اس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں ترغیب دیتا ہے

افکار

منصور عامر

پہلا حصہ

اس طرح اللہ تعالی ہمیں ترغیب دیتا ہے

افکار / منصور عامر

اشاعت اول/۲۰۱۹ء

رجسٹریشن نمبر

۵۷۰۸ / ۲۰۱۹ء

انٹرنیشنل نمبر

۹۷۸-۹۶۹-۹۰-۶۱۹۳-۱

تقریظِ کتاب

عالم جلیل مفتی مصر پروفیسر ڈاکٹر / شوقی ابراھیم علام کے قلم سے

اللہ تعالی کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

سب تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جو جہانوں کا پالنہار ہے۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور اسی سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اور ہم اپنے اعمال کی برائی اور نفوس کے شر سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں- جس کو اللہ تعالی ہدایت عطا فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جس کو وہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور ہم درود وسلام بھیجتے ہیں اپنے آقا ومولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اور جس نے ان کی پیروی کی۔ اور ان کی ہدایت اور طریقے پر چلا قیامت کے دن تک۔

امابعد:

بے شک کار خیر جو رضاکارانہ طور سرانجام دیا جائے وہ انسانی معاشروں کی تعمیر اور ان کے افراد کے مابین باہمی اتحاد واتفاق پھیلانے کی بنیادی اساس ہوتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی اجتماعی سرگرمی ہے جو تہذیب، رحمت اور خیر کے تمام معانی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اور دین حنیف نے اسی طرف دعوت دی ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان: مومنو! رکوع کرتے اور سجدے کرتے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور نیک کام کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ Surah حج ۷۸ Aya count -

اور اللہ تعالی نے فرمایا: تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات قیام کیا کرتے ہو۔ اور خدا تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے۔ اس نے معلوم کیا کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی۔ پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔ اس نے جانا کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور بعض خدا کی راہ میں لڑتے ہیں۔ تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک (اور خلوص نیت سے) قرض دیتے رہو۔ اور جو عمل نیک تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے۔ اور خدا سے بخشش مانگتے رہو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah مزمل - Aya count ۲۰

اور تطوع ایک ایسی کوشش ہوتی ہے جو کسی معاشرتی واجب کی ادائیگی کے لئے اپنے ارادے اختیار اور رغبت سے کی جائے۔ اور کسی دنیاوی جزا کی توقع بھی نہ ہو۔ اور ایک مسلمان فرد نفلی اعمال کو اللہ تعالی کی رضا کے حصول اور اجر و ثواب کمانے کے لئے سرانجام دیتا ہے۔ اور اپنے وقت صحت اور مال کو اس چیز کے لئے استعمال کرتا ہے جو اللہ تعالی کے ہاں بہتر ہو۔

اور تطوع اپنے مضامین میں شہریوں کے لئے شہریت کے اصول و مبادئ حقیقی معنی میں سموئے ہوئے ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی اہمیت کو بھی۔ اور یہ کہ سارے لوگ ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ اور اس طرح کی رضاکارانہ سرگرمیوں کے دوران اہل وطن کے مابین شعور کی فضا پیدا ہوتی

ہے۔ اور معاشرے کے افراد کے درمیان اجتماعی کفالت اور یکسانیت متحقق ہوتی ہے۔ اور یہ چیزیں کسی بھی معاشرے کے تمام گروہوں کے درمیان ربط ویگانگت پیدا کرتی ہیں۔

اور اسلام نے اسی عمل خیر کی طرف بلایا ہے اس لئے کہ یہ دینِ رحمت ہے۔ دوسروں پر مہربانی اور دوسروں کے لئے کام کرنا، ان پر سے تکالیف اور پریشانی کو دور کرنا اور تعمیرِ زمین کی کوشش کا دین ہے۔ اور جو کوئی قرآن کریم جو کہ اللہ پاک کا انسانیت کی طرف آخری پیغام ہے میں غور وفکر کرتا ہے تو وہ تین اسلامی قدریں پاتا ہے۔ اور ان تین قدروں کے مجموعے سے جو چیز تشکیل پاتی ہے اس کو ہم اسلام کے عظیم مقاصد کا نام دے سکتے ہیں۔ اور یہ تین قدریں: عبادت، تزکیہ نفس اور تعمیر زمین ہیں۔

اور یہی تین قدریں قرآن پاک کا مرکز و محور ہیں۔ اور پورے عالم کے سامنے اسلامی نظریہ کی حقیقی ترجمان بھی ہیں۔

- پس عبادت ایک ایسی قدر ہے جو انسان کا تعلق اس کے خالق سے استوار کرتی ہے۔ اور اسی سے اس کے تصورات خالق، کائنات، اور انسان کے دنیا میں آنے کے مقاصد اور موت کے بعد ٹھکانے کے حوالے سے تشکیل پاتے ہیں۔ اسی لئے انسان کے افعال وکردار اسی نظریے کے مطابق صادر ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ Surah ذاریات Aya count ٦٠ -

اور اللہ تعالی نے فرمایا: اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔ Surah اَنبیاء Aya count ٢٥ -

- اور تزکیہ یعنی احسان یہ ایک ایسی قدر اور خوبی ہے جو اس زمین پر ایک ربانی انسان کی شخصیت کی ترجمانی کرتی ہے۔ وہ ایک ایسا انسان ہے جو رحمت اور خیر کو پھیلاتا ہے جو جہاں بھی ہو باعث برکت ہوتا ہے جو ظلم وزیادتی کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا۔ Surah شمس۷ Aya count - پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کرنے کی سمجھ دی۔ Surah شمس۸ Aya count - اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا۔ Surah شمس۱۰ Aya count -

اور اللہ تعالی نے فرمایا: جس طرح (منجملہ اور نعمتوں کے) ہم نے تم میں تمھیں میں سے ایک رسول بھیجے ہیں جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہیں پاک بناتے اور کتاب (یعنی قرآن) اور دانائی سکھاتے ہیں، اور ایسی باتیں بتاتے ہیں، جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔ Surah بقرہ Aya count - ۱۵۱

پس انسان کا تزکیہ اللہ پاک کے پیغامات اور نزولِ کتب کا اعلی ہدف اور مقصد رہا ہے۔

- اور تعمیرِ کائنات یہ اس زمین پر انسان کے لئے ایک مثبت تہذیبی کردار کی علمبردار ہے۔ اور تعمیر ومعاشرت کے ذریعے سے وہ ذمہ داری واضح ہوتی ہے جس کا اللہ تعالی نے انسان سے عہد کیا ہے اور وہ طلب خلافت اور تعمیرِ زمین ہے۔ اسی لئے اللہ تعالی نے یہ کائنات اس انسان کے لئے مسخر کی ہے۔ اللہ نے فرمایا: اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا کہ قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں آباد کیا تو اس سے مغفرت مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو۔ بے شک میرا پروردگار نزدیک (بھی ہے اور دعا کا) قبول کرنے والا (بھی) ہے۔ Surah ھود۶۱ Aya count -

یعنی تم سے اس کی تعمیر کا مطالبہ کیا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے اس میں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں۔Surah جاثیہ Aya count ۱۳ -

اور یہ تین قدریں تہذیبِ انسانی کے قیام کی بنیاد ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کے فقدان سے بھی تہذیب وتمدن دم توڑ دیتی ہے۔ اسی لئے اسلامی تہذیب ہمیشہ سے ایسی تہذیب رہی ہے جو اللہ پہ ایمان رکھتی ہے۔ اور انسان کی تربیت اور اس کا تزکیہ کرتی ہے۔ اور انسانیت کے درمیان عدل، رحمت اور خیر کو عام کرتی رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے زمین کو تعمیر بھی کیا اور انسان بلکہ ساری کائنات کو فائدہ پہنچایا۔

اور تہذیبِ اسلامی اس قابل ہوئی کہ اس نے ان اخلاقی قدروں اور قیم کو معانی کے ساتھ ساتھ حقیقت کی دنیا میں ادارے قائم کیے۔

سو رحمت کی قدر وقیمت ہسپتالوں اور یتیم خانوں کی طرف منتقل ہوئی۔ اور علم کی قدر کتب، مدارس اور یونیورسٹیز کی طرف منتقل ہوئی۔ اور کفالت کی قدر زکوۃ اور وقف وغیرہ کے قوانین کی طرف منتقل ہوئی۔

پس اسلامی تہذیب کا لاقانونیت وافراتفری، تباہی وبربادی اور ہلاکت کے ساتھ دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ اپنی نوع کی ایک ایسی منفرد تہذیب ہے۔ جس نے زمین کو آباد کیا انسان کی مدد کی۔ اور بشریت کی تعمیر وترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

اور غیر مسلموں نے بھی اس ربانی تہذیب کے فضل اور احسان کا اعتراف کیا۔ مؤرخ اور فلسفی جارج سارٹن اپنی کتاب "تاریخ علم" میں کہتا ہے کہ "علمائے اسلام وعرب قرون وسطی کی نادر روز گار شخصیات ہیں اور ان کی تراث انسانیت کا عظیم اور شاندار کارنامہ ہے۔ اور بے شک عربی اسلامی تہذیب کا قیام انتہائی ناگزیر تھا۔ اور عرب نے بڑی دلیری اور عقلمندی کے ساتھ فکر کی ترقی اور تشکیلِ نو میں اپنا کردار ادا کیا۔ وہ صرف نقال نہیں تھے جیسا کہ بعض مؤرخین کا خیال ہے۔ بلکہ ان کی نقل میں روحانیت اور زندگی تھی۔ اور اپنے قدماء کے عقلی ملکہ کے نتائج پر مطلع ہونے کے بعد انہوں نے اس کی تنقیح وتشریح کی اور بنیادی اور اہم ترین اضافہ جات کیے جو ان کی قوتِ ایجاد اور فہم صحیح پر دلالت کرتے ہیں"۔

اور بعض مغربی فلاسفہ اور مؤرخین جنہوں نے انصاف اور غیر جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ بے شک ہم اپنی عام خوشحال زندگی کے اسباب کے حصول میں عرب کے مقروض ہیں۔ اور یہ سب کچھ مسلمانوں کا اسلام اور اسلامی تعلیمات واقدار کے ساتھ تمسک کی بنا پر تھا۔ اور اسلامی تعلیمات کا اپنی زندگیوں میں حکمت اور بصیرت کے ساتھ تطبیق کی وجہ سے۔

لہذا اگر مسلمان آج اپنے اس منصوبہ کی تکمیل چاہتے ہیں جو ان کے آباء واجداد نے قائم کیا تھا۔ اور اس انداز سے جو ان کے زمانے کے حالات سے مطابقت رکھتا ہو تو ان پر لازم ہے کہ وہ اپنی اقدار کو اپنی زندگیوں میں دوبارہ اجاگر کریں۔

اور محترم جناب / منصور عامر ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دین کی شمع کو اٹھایا اور اس کے ذریعے سے لوگوں کی راہوں کو روشن کیا۔ اور یہ اعلان کیا کہ دین ایک ایسی مؤثر طاقت ہے کہ جس کے

ذریعے سے بنی نوع انسان میں تکافل، تعاون اور بھائی چارے کو ممکن بنایا جاسکتا ہے بشرطیکہ جذبے صادق اور حوصلے بلند ہوں۔

اور ان کی یہ کتاب جدید اسلوب اور عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق اسلامی تہذیب کے آثار واسس کو اجاگر کرنے کی ایک بہترین کوشش ہے۔ اور اس اہم ترین کوشش کا مقصد قرآن پاک میں غور اور فکر ہے۔

قرآن پاک اللہ تعالی کی وہ آخری کتاب ہے جس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی بار بار کے مطالعے سے وہ پرانا ہوتا ہے۔ اور جس نے اس کے ذریعے سے کچھ کہا تو سچ کہا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے اس پر عمل کیا وہ ماجور ہوا۔ اور جس نے اس کی طرف بلایا اسے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دی گئی۔

اور قرآن پاک کا ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم اچھے انداز سے اس کی تلاوت کریں اس میں غور وفکر کریں اور اس کے معانی کو سمجھیں۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کبھی بھی ایک سورت سے دوسری سورت کی طرف منتقل نہیں ہوتے تھے جب تک کہ وہ اس کو اچھی طرح سمجھ کر اس پر عمل نہ کر لیتے۔

اور بے شک قرآنِ مجید میں تدبر و تفکر اعلی ترین عبادات اور قابل قدر اعمال وطاعات میں سے ہے۔

اور اللہ تعالی نے اپنے کتاب نازل فرمائی تاکہ ہم اس کی آیات میں غور وفکر کریں نہ کہ اس سے اعراض کریں اور اس کو پسِ پشت ڈال دیں۔ اور حقیقی احساس وتاثیر تو غور وفکر اور سمجھنے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ اور علم کے مطابق عمل کرنے سے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: (یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں۔ Surah ص ۲۹ Aya count -

اور اللہ تعالی نے فرمایا: اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ Surah قمر ۱۷ Aya count - اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ Surah قمر ۲۲ Aya count - اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ Surah قمر ۳۲ Aya count - اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ Surah قمر ۴۰ Aya count -

اور تدبر اور فہم قرآن اللہ کی عطاو عطیہ ہے جو اللہ تعالی اپنے سچے بندے پر انعام فرماتا ہے۔

اور اس کتاب میں محترم جناب / منصور عامر صاحب نے کتابِ مجید کی آیاتِ بینات میں غور وفکر کیا ہے۔ اور انسان کو کسی ہدف، عمل یا سلوک معین کی طرف ابھارنے اور ترغیب دینے کے لئے خدائی منہج کے خدوخال کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔

اور مؤلف اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ انسانیت کی ترغیب کے لئے منہج الھی کا خلاصہ اللہ تعالی کے اس قول میں ہے: (اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔ جو اس کے رستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو رستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔ Surah نحل Aya count ۱۲۵ -

اور کتاب کا منہج استقرائی ہے۔ مؤلف نے ترغیب پر دلالت کرنے والے آیات قرآنیہ کا احاطہ کرنے کے کی کوشش کی ہے۔ اور پھر اپنی فکر سے ان آیات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور وہ اس دوران تفکیر کی کوئی حد متعین نہیں کرتے بلکہ ان کی فکر ایک مثبت تعمیری فکر ہے نہ کہ تدمیری۔ اور یہ سوچ کتنی اچھی ہے۔

اور مؤلف نے ترغیب پر مشتمل آیات کو الگ الگ لیا ہے۔ پھر اس میں اپنی فکر کو ڈالا ہے۔ اور ایک معتدل نظریے اور صائب فکر کے ذریعے مراد پر دلالت کرنے والے معانی کو نکالا ہے۔

اسی لئے ہم کتاب کے موضوعات اور افکار میں تنوع دیکھتے ہیں۔ اور مؤلف نے اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کرنے کی ترغیب، مساجد کو بنانے کی ترغیب، سرمایہ کاری امن وسلامتی کے ساتھ رہنا، دوسروں کا احترام کرنا، عدل وانصاف، طہارت وپاکیزگی، زیب وزینت، دوسروں کا عذر قبول کرنا، ٹکراؤ سے بچنا، رزق میں اضافہ کی طلب، اللہ تعالی کی رضا کے حصول کی کوشش، اور اللہ تعالی کا شکر بجالانے میں جلدی کرنا، جیسے موضوعات کو شاملِ کتاب کیا ہے۔

مؤلف باشعور عقل کے مالک ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ اسلام دینِ حیات ہے۔ اور وہ دین کو ہر زمانے اور ہر جگہ کے انسان کی حرکات سے مرتبط دیکھتے ہیں۔ اسی لئے وہ اپنی کتاب کے موضوعات کو بڑی مہارت اور عقلمندی کے ساتھ جدید انسانی زندگی کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔ اور ہم ان کی کتاب میں ٹیکس ادا کرنے والے معاشرے سے منسلک ہونے کی ترغیب، قوانین واحکام کے التزام کی ترغیب، کام ختم کرنے کے بعد اجرت لینے کی ترغیب، آخرت میں بنک اکاونٹ کھلوانے کی ترغیب، اور چھوٹے بچوں کی حفاظت کے لئے پولیس کے احکام صادر کرنے کی ترغیب جیسے موضوعات دیکھتے ہیں۔

اور ہم نے مؤلف کو اپنے عظیم وطن مصر کی محبت میں گھرا ہوا پایا۔ وطن وہ ماں جس نے دل وروح کو بھر دیا۔ اور وہ اپنی کتاب کو مصر کی زیارت کی ترغیب پر ختم کرنا نہ بھولے۔

اور یہ کتاب ہر اس شخص کے لئے دعوت ہے جو اپنی زندگی میں کامیاب ہے کہ وہ دنیا کو یہ موقع نہ دے کہ دنیا اس کو اس کے رب اور دین سے غافل کر دے۔ بلکہ وہ اپنی آخرت کے لئے فائدہ حاصل کرے جس طرح دنیا میں فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ مؤلف اپنے دین کو مد نظر رکھتے ہیں۔ اور آیاتِ قرآنیہ کے تدبر و تفکر میں منہمک ہے۔ وہ اپنی زندگی کے عملی تجربات کے ذریعے سے ایک فکر جو زمانے اس کی زبان اور مفاھیم سے مناسبت رکھتی ہو پیش کر کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اور یہ کتاب معاشرے کے زعماء کی طرف ایک دعوت ہے کہ وہ بھی محترم مؤلف کے راستے پر چلیں کہ وہ ہماری ثقافتی اور فکری زندگی میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس میں وہ ہمارے اسلامی اور تہذیبی مبادئ کو بنیاد بنائیں اور ہمارے جدید دور پر ان کا استعمال کریں۔

اور آخر میں ہم کہتے ہیں کہ یہ جدید اور صحیح اسلوب کے ساتھ قرآن فہمی کی ایک بہترین کوشش ہے۔ میں اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ لوگوں کو اس کے ذریعے فائدہ پہنچائے۔ اور مؤلف محترم کو انسانیت کی بھلائی اور خیر کی توفیق عطا فرمائے۔

پروفیسر ڈاکٹر / شوقی ابراھیم علام

مفتی مصر

تحریر کردہ: ۱۹ جمادی آخر ۱۴۴۰ ہجری

بمطابق ۲۴ فروری ۲۰۱۹ء

اللہ تعالی کے نام سے شروع جو بڑامہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

مقدمہ

مجھے اجازت دیجئے کہ میں پہلے علامہ پروفیسر ڈاکٹر/ شوقی ابراھیم علام مفتی مصر کا شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے ہوئے میرے اس کام پر مقدمہ لکھا۔

میں ہر اس شخص کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس مختصر کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ اور آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ میرے عذر کو قبول کریں گے۔ اور اگر میں نے کوئی غلطی کی تو اس سے در گزر کریں۔
پس اللہ تعالی نے آسمانی کتب نازل فرمائیں اور ہم سے ان میں غور وفکر کا مطالبہ کیا ہے۔ اللہ تعالی کا قول:
"بھلا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں" Surah محمد Aya - ۲۴count

یہ میری طرف سے قرآن فہمی کی ایک کاوش ہے۔ اور میں نے اس بات میں تدبر کو اختیار کیا۔
کیونکہ میرے خیال میں جو بات انسان کے لئے حقیقی محرک ہے وہ ترغیب ہے۔

اسی کے ذریعے سے امیدیں عموم پکڑتی ہیں۔ اور ترغیب ہی عمل اور ابداع وایجاد پر ابھارتی ہے۔
اور اس کے بغیر مایوسی پھیلتی ہے۔ اور زندگی کے معانی ضائع ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالی کا اپنی مخلوق کو قرآن پاک میں ترغیب دلانے کی جو کیفیات ہیں۔ ان میں میں نے غور وفکر کیا ہے۔ پس اللہ تعالی علیم وخبیر ہے اور کون اس سے زیادہ اپنی مخلوق کو جانتا ہے؟

اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کی ترغیب

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنے ساتھ تجارت کرنے پر ابھارا ہے۔ اور میری رائے میں یہ اللہ تعالی کی طرف سے اپنے بندوں کے ساتھ محبت کی انتہاء ہے پس اللہ تعالی کو بندے کے ساتھ تجارت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ بلکہ یہ بندے کے لئے سعادت کا باعث ہے۔ اور وہی اس کے ذریعے سے کامیاب ہو گا۔

زندگی میں کسی بھی شخص کا کسی بڑے تاجر یا اس سے مشابہ شخص کے ساتھ تجارت کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہر ایک کے سوچنے کا طریقہ اور صلاحیتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ (کسی بڑے تاجر کے ساتھ) رابطہ بھی ناممکن ہو۔ لیکن اللہ تعالی نے اپنے ساتھ تجارت کا دروازہ ہر انسان کے لئے کھول دیا ہے۔ اور اس تجارت کی خوبی یہ بیان کی ہے کہ یہ تجارت -لن تبور- کبھی نقصان کا باعث نہیں ہو گی۔ جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان: **"جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہو گی"۔ Surah فاطر Aya count - ۲۹۔**

جب اللہ تعالی نے لوگوں کو مختلف مراتب میں پیدا فرمایا ہے۔ تو اس کا عدل یہ ہے کہ اس نے اپنے ساتھ تجارت کا دروازہ سب کے لئے کھول دیا ہے۔

پس جس کو اللہ پاک نے مال کی نعمت سے نوازا۔ اس نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو قرض دو۔ اور یہ اللہ پاک کی طرف سے اپنے بندے کی ثقاہت اور اعتماد کا امتحان ہے۔ (کہ بندہ کیا کرتا ہے) کہ جو چیز اللہ کے لئے تھی وہ کل انسان کے نیکیوں کے پلڑے میں ہو گی۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **"اگر تم خدا کو (اخلاص اور**

نیت) نیک (سے) قرض دوگے تو وہ تم کو اس کا دوچند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور خدا قدر شناس اور بردبار ہے"۔ Surah تغابن Aya count - ١٧۔

اور جو شخص اللہ کے ساتھ مالی تجارت کی استطاعت نہیں رکھتا اس کے لئے اللہ پاک نے مختلف طرح کی تجارت کے دروازے کھول دے ہیں۔ مثلا نماز قائم کر کے۔ عمل صالح کے ذریعے۔ اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان کے ذریعے سے اور اس طرح کے دیگر اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کر سکتا ہے۔ پس اللہ تعالی نے سب کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان: **مگر جو لوگ ان میں سے علم میں پکے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور روز آخرت کو مانتے ہیں۔ ان کو ہم عنقریب اجر عظیم دیں گے۔ Surah نساء Aya - count١٦٢۔**

اور اسی طرح اللہ پاک نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے بدلہ ہے۔ اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی وہ غمگیں ہوں گے۔ جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان: **جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ Surah بقرہ Aya count - ٢٧٧۔**

میری رائے میں جو لوگ اللہ پاک کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ محبت کا اعلان کر کے اللہ تعالی نے ہمیں اپنے تربیتی منہج کے ملامح سکھائے ہیں۔ کبھی اللہ پاک صراحت کے ساتھ احسان کرنے والوں کے ساتھ محبت کا اعلان فرماتا ہے۔ جیسے کہ اللہ پاک کا قول: **تو خدا نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور**

آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ (دے گا) اور خدا نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران - Aya count ۱۴۸

اور کبھی فرماتا ہے کہ وہ صدقہ کرنے والوں کو جزا دے گا۔ جب اللہ تعالی نے فرمایا: **جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ Surah بقرہ ۲۶۱ Aya count -**

پس اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنے ساتھ تجارت کی ترغیب دی ہے۔ تاکہ بندے اللہ پاک کی محبت اور اس کے فضل وکرم کو پاسکیں۔ جیسا کہ سابقہ بیان کردہ آیات میں گذرا ہے۔ اور یہ ترغیب کی ایک بہترین صورت ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالی انسان سے محبت کرتا ہے تو انسان دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو پالیتا ہے۔

پھر اللہ پاک نے بندوں کو اپنے ساتھ تجارت پر ابھارا ہے۔ کیونکہ یہ تجارت ان کو تزکیہ اور طہارت عطا کرے گی۔ جیسے کہ اللہ پاک کا فرمان: **ان کے مال میں سے زکوۃ قبول کرلو کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے اور خدا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ Surah توبہ ۱۰۳ Aya count -**

اور یہ بھی واضح طور پر بیان فرمادیا کہ اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کوئی عام تجارت نہیں۔ بلکہ اس کا بدلہ اور جزا دوگنا یا اس سے بھی زیادہ ملے گی۔ جیسے کہ اللہ پاک کا فرمان: **"اگر تم خدا کو (اخلاص اور نیت نیک (سے) قرض دو گے تو وہ تم کو اس کا دوچند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور خدا قدر شناس اور بردبار ہے"۔ Surah تغابن Aya count - ۱۷۔**

اور اللہ پاک کا فرمان: **کوئی ہے کہ خدا کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اس کو کئی حصے زیادہ دے گا۔ اور خدا ہی روزی کو تنگ کرتا اور (وہی اسے) کشادہ کرتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ Surahبقرہ ۲۴۵ Aya count - ۔**

اور اللہ پاک کا فرمان: **خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دوچند کردے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔ Surah نساء ۴۰ Aya count -**

اور اللہ پاک کا فرمان: **کون ہے جو خدا کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دے تو وہ اس کو اس سے دگنا کرے اور اس کے لئے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے۔ Surah حدید ۱۱ Aya count -**

پھر اللہ پاک نے اضافہ فرمایا کہ وہ اس سے کئی گنا زیادہ دے گا۔ جیسے کہ اللہ پاک کا فرمان: **تاکہ خدا ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔ Surah نور ۳۸ Aya count -**

اور ان سارے امور سے اللہ پاک کا مقصود و مراد لوگوں کو اعمال خیر، ایمان، عمل صالح، نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، روزہ رکھنے جیسے اعمال کی طرف راغب کرنا ہے۔

اور اللہ پاک جانتا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک مالی تجارت انسانی نفس پر گراں گذرتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالی نے مال کی تجارت میں نفع کو دوگنا کرکے بیان کیا ہے۔

اور اگر ہم اپنی زندگیوں اور اپنے معاملات میں اس منہج سے روشنی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم حسنِ معاملہ اور پاکیزہ اعمال کو سرانجام دیں۔ اور ہمیں یہ اعتماد ہونا چاہیے کہ ان اعمال کا out put یقینی طور پر مثبت ہوگا۔ ہمیں سلام کو پھیلانے اور عام کرنے سے ابتدا کرنا ہوگی۔ پس جب کوئی لفظے سلام کے ذریعے ہماری تکریم کرے تو ہمیں اس سے بہتر لفظ سے اس کی تکریم کرنی چاہیے۔ اور جو

کوئی بھی ہمارے لئے خیر و بھلائی پیش کرے اس کے لئے اس کا بدلہ ہونا چاہیے۔ اور ہمیں اپنی استطاعت کے مطابق اس کے لئے خیر پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ "احسان کا اجر احسان ہے"۔ اور جو کوئی بھی ہمارے ساتھ تجارت کرے اسے اعتماد ہو کہ اس کو اس کا حق ملے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کو اس کے حق سے بھی زیادہ ملے۔ کیونکہ لوگ کسی بھی کمپنی یا شخص کے ساتھ اس کی خوبصورت سیرت اور اس کی سابقہ تجارت کے حوالے سے معلومات کا انبار، اس کی بہترین موقف، ان کا اپنے وعدے کو پورا کرنا، اور اپنے ساتھ کاروبار کرنے والوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا۔ اور انہیں یہ یقین دلانا کہ ان کے حقوق محفوظ ہیں اور کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ جیسی صفات سے جاذبیت حاصل کرنے ان کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔

پس ہمیں اللہ تعالی کے ساتھ تجارت میں جلدی کرنی چاہیے۔ اور تجارت کی وہ اقسام جن کا بیان گذر چکا اور اس طرح کی بے شمار اقسام جن کا ذکر کتب سماویہ میں آیا ہے ان میں سے جن میں آسانی ہو یہ شخص اسی دروازے کے ذریعے سے اللہ کے ساتھ تجارت کرے۔ اور ہمیں چاہیے کہ ہم اس منہج کے ذریعے لوگوں کو اپنے ساتھ کام کرنے پر ابھاریں۔ اپنے مواعید کا التزام کرتے ہوئے، لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، ان کا احترام کرتے ہوئے اور ان سے محبت کرتے ہوئے۔ اور ہماری یہ حرص اور خواہش ہونی چاہیے کہ اللہ کے اذن سے جو بھی ہمارے ساتھ کام کرے گا اس کو نفع ہی ہو گا۔ اور ہم بقدر امکان کسی کے لئے خسارے اور نقصان کا باعث نہیں بنیں گے۔ اور ہم اپنے وعدوں کے ساتھ ملتزم اور ان کو پورا کرنے میں مثال ہوں گے۔ اور ہم ہر ایک کو اس کا حق دیں گے۔

پس ان ساری بیان کردہ اشیاء میں اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کرنے کے ربانی ترغیبی منہج کے خد وخال ہیں۔

اور ہمیں اپنی عادت بنالینی چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں میں جو کام بھی کریں گے۔ اس میں ہم اللہ کے ساتھ تجارت کی نیت کر لیا کریں گے ہماری زندگیوں میں یہ تبدیلی کا آغاز ہو تا کہ ہم اللہ پاک کے ساتھ تجارت کر کے لطف اندوز ہو سکیں۔

کیاہم میں سے ہر شخص اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کر کے لطف اندوز نہیں ہوناچاہتا؟

کیوں نہیں؟

جنت میں گھر بنانے کی ترغیب

کوئی شک نہیں کہ ہر شخص یہ خواب دیکھتا ہے کہ دنیا میں اس کی خواہش کے مطابق گھر ہو۔ ہر شخص کا ایک خواب ہے جو اس کی عقل اور امکانات کے مطابق ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص یہ خواب دیکھتا ہے کہ اس کا ایک خوبصورت گھر ہو۔ جبکہ دوسرا شخص یہ خواب دیکھتا ہے کہ اس کی ایک کوٹھی ہو، جس میں تیرنے کا تالاب ہو۔ جب کہ تیسرا شخص یہ خواب دیکھتا ہے کہ اس کے گھر کے پاس ایک ایسا کھیت ہو جس میں گھوڑے اور درخت ہوں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔ پھر انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ تو اس گھر کو چھوڑنے والا ہے۔ اور دنیا سے رخصت ہونے والا ہے تو پھر قبر کے بارے میں سوچ بچار کرتا ہے۔ اور اسی کے بارے میں اہتمام کرنے لگتا ہے۔ اور یہ اس کے خیال وتصور کے مطابق آخری شے ہوتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے بارے میں اہتمام کرے۔ پس وہاں پر کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی قبر کھجور کے درختوں سے ڈھکی ہوئی ہو۔ جبکہ دوسرا شخص یہ خواہش کرتا ہے کہ وہاں پر پینے کے پانی کی ایک سبیل ہو۔ اور اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں جن کا ہم اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں۔

میں نے قرآن پاک کی غیر متخصص قرآت کے دوران یہ سوچا کہ کیا جنت میں گھر بنانا ممکن ہے جیسے ہم زمین پر اپنا گھر بناتے ہیں؟! اور کیوں نہیں؟

شروع میں میں نے پایا کہ جنت میں گھر ایک ایسا امر ہے جس کا ذکر قرآن پاک کی آیات میں ایک سے زائد مرتبہ آیا ہے ان میں سے اللہ تعالی کا قول:

اور مومنوں کے لئے (ایک) مثال (تو) فرعون کی بیوی کی بیان فرمائی کہ اس نے خدا سے التجا کی کہ اے میرے پروردگار میرے لئے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال

(زشت مآل) سے نجات بخش اور ظالم لوگوں کے ہاتھ سے مجھ کو مخلصی عطا فرما۔ Surah تحریم Aya ۔ count ۱۱۔

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہیں ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ Surah صف ۔ Aya count ۱۲

خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا (وعدہ کیا ہے) اور خدا کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔ Surah توبہ ۱۲۹ Aya count ۔

ان کے لیے ان کے اعمال کے صلے میں پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے اور وہی ان کا دوستدار ہے۔ Surah أنعام ۱۲۷ Aya count ۔

اس بنا پر میں نے یقین کر لیا کہ جنت میں گھر بنانے کی فکر تو موجود ہے۔ پس ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کا خواب دیکھیں۔ اور جو اور جیسی خواہش کر سکتے ہیں کریں۔ کیونکہ ہمارا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے جو خالق و کریم ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہر شے ہے۔ پس ہم پر لازم ہے کہ:

نمبر ۱: ہم اللہ پاک سے یہ عرض کریں کہ وہ ہمارے لئے جنت میں ایک گھر بنائے۔ اور ہمیں یہ یقین ہونا چاہیے کہ بکنگ کا دروازہ کھلا ہوا ہے کیونکہ خود اللہ تعالی نے فرمایا: **اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کنیاتے ہیں۔ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ Surah غافر Aya count ۶۰۔**

نمبر ۲: آیات طیبات میں بیان کردہ کمالات کو اختیار کرتے ہوئے ہمیں اپنی حدود کو مطلق رکھنا چاہیے۔ جنت میں مختلف اختیارات ہوں گے۔ پس ایک شق ہے جو لانڈسکیپ پر مشتمل ہے جو کھجور، انگور، انار، زیتون وغیرہ درختوں پر مشتمل ہے۔ اور اللہ تعالی کے پاس تمام کمالات ہیں۔ جیسے کہ وہاں کہ جنت میں حصولِ درجات کے خاص مواقع ہیں۔ وہاں بعض بستیاں ہیں جہاں پر صحابہ کرام، صدیقین، شہدا اور صالحین وغیرہ رہیں گے۔ اور ان کے علاوہ دیگر بلند درجات کے مالک لوگ۔ اور یقینی طور پر دنیا میں ان بلند مقامات کی قیمت بھی اعلی ہوتی ہے۔

نمبر ۳: اور وہاں پر بعض خصوصیات گھر کے واقع ہونے کے حوالے سے ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ گھر صاف ستھری شہد کی نہروں پر واقع ہو یا دودھ کی نہروں پر واقع ہو۔ آیات طیبات ان چیزوں کے وجود کی تائید کرتی ہیں جیسے کہ اللہ تعالی کا قول: **جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا۔ اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے۔ اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ (کیا یہ پرہیزگار) ان کی طرح (ہو سکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا۔ Surah محمد ۳۸ Aya count** -

نمبر ۴: جنت کے گھر میں خواہش مند حضرات کے لئے حور عین کا حصول بھی ممکن ہو گا۔

اور دوسری طرف ان گھروں کی قیمت کی ادائیگی کے مختلف طریقے ہیں۔ اس لئے کہ ہمارا معاملہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ ہے جو عدل کرنے والا ہے۔ سو ہر شخص جنت میں گھر بنانے کا مساوی حق رکھتا ہے۔ اور یہ شخص اس کی قیمت کی ادائیگی کی استطاعت رکھتا ہے۔

جنت میں گھروں کا مقابل اور ان کی قیمت مختلف ہے بمطابق اس کے جو اللہ پاک نے اپنی مخلوق کے لئے مقدر کیا ہے۔ مثال کے طور پر ہر انسان زکاۃ دینے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بلکہ مالی طور پر قادر لوگ ہی زکاۃ کے مکلف ٹھہرائے گئے ہیں۔ مالی لحاظ سے ان صاحبِ نصاب لوگوں کے لئے جنت میں گھر کی قیمت کی ادائیگی مال کو صدقہ کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ٹھہرائی گئی ہے۔ اور اسی طرح جو زکاۃ کے مکلف نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا مال حدِ نصاب سے کم ہے۔ تو ہو سکتا ہے کہ ان کے لئے جنت میں گھر کی قیمت قیام لیل یا روزہ اور اس طرح کی دیگر عبادات ہو سکتی ہیں۔

اور میں نے کوشش کی ہے کہ قرآن پاک میں قیمت کی ادائیگی کی جو مختلف نظم اور شقیں ہیں۔ ان میں غور و فکر کروں۔ اور ان میں سے بعض کو پیش کروں تو میں نے اقساط کی مختلف قسمیں پائی ہیں۔ ان میں سے:

- بعض وہ قسطیں ہیں جن کی ادائیگی تقوی کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **جس باغ کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف یہ ہیں کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کے پھل ہمیشہ (قائم رہنے والے) ہیں اور اس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے۔ Surah رعد Aya count ۳۵ ۔**
- بعض اقساط کی ادائیگی عمل صالح کے ذریعے سے ہو گی۔ جیسے قولِ باری تعالی: **اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کیے وہ بہشتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ وہاں ان کی صاحب سلامت سلام ہو گا۔ Surah ابراھیم Aya count ۲۳۔**

- بعض اقساط کی ادائیگی اطاعت کے ذریعے سے ہو گی۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **نہ تو اندھے پر گناہ ہے (کہ سفر جنگ سے پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ بیمار پر گناہ ہے۔ اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کے فرمان پر چلے گا خدا اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور جو روگردانی کرے گا اسے برے دکھ کی سزا دے گا۔ Surah فتح Aya count ۱۷۔**

- بعض اقساط کی ادائیگی ایمان کے ذریعے سے ہو گی۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا (وعدہ کیا ہے) اور خدا کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے۔ Surah توبہ ۷۲ Aya count -**

- بعض اقساط کی ادائیگی قولِ سدید کے ذریعے سے ہو گی۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **تو خدا نے ان کو اس کہنے کے عوض (بہشت کے) باغ عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور نیکوکاروں کا یہی صلہ ہے۔ Surah مائدہ Aya count ۸۵-**

- بعض اقساط کی ادائیگی صبر کے ذریعے سے ہو گی۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ Surah بقرہ ۱۵۵ Aya count -**

- بعض اقساط کی ادائیگی شکر کے ذریعے سے ہوگی۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا"۔ Surah آل عمران**
- Aya count ۱۴۴

اور ان کے علاوہ ادائیگی کی بے شمار مختلف صورتیں ہیں۔ وہ نماز کے ذریعے سے ہوں، یا روزے کے ذریعے سے، یا دوسروں کے لئے مسکرانے کے ذریعے سے، یا حسنِ معاملہ، ادائیگی امانت اور عدل وغیرہ کے ساتھ ہو۔ اور اس طرح کی بے شمار صورتیں ہیں۔ اور یہ اللہ تعالی کی رحمت ہے۔ اور اس نے رغبت رکھتے والوں کے لئے آسانی فرمائی ہے۔ جنت میں ان کے لئے گھر بنانے کے لئے۔

پھر جنتی گھروں کی اللہ تعالی نے ایک خاص خوبی یہ رکھی ہے کہ ان میں رہنے والے ہمیشہ وہاں رہیں گے جیسے اللہ تعالی کا فرمان: **ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ان میں ہمیشہ بستے رہیں گے اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔Surah آل عمران۱۳۶ Aya count -**

اور اس کے علاوہ بے شمار آیات اس چیز کی تائید کرتی ہیں۔

اور جنت میں ان گھروں کی سپردگی کی کاروائی بھی میں نے قرآن پاک میں پائی ہے۔ اور ان پاکیزہ گھروں پر نگران فرشتے ہیں۔ جو ان گھروں کو بُک کروانے والوں کا استقبال کریں گے۔ تاکہ ان کے گھر ان کے حوالے کریں۔ اور ان کا استقبال ان کلمات کے ساتھ ہو گا۔ جیسے اللہ پاک کا قول:

لوگوں کو لقب دینے کی ترغیب

قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا سب سے پہلے جس چیز کا ملاحظہ کرتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو مختلف القاب سے نوازا ہے۔ مثال کے طور پر ہم صبر کرنے والے۔ انصاف کرنے والے۔ تقوی اختیار کرنے والے۔ احسان کرنے والے۔ شکر کرنے والے۔ علم والے۔ اللہ کے بندے وغیرہ جیسے لقب پاتے ہیں۔

اور اگر ہم ان القاب کے اسباب میں غور وفکر کریں تو ہم یہ دیکھتے ہیں۔ میری سمجھ کے مطابق۔ کہ ہر لقب ہمیشہ عمل اور عبادات کی اس نوع کے ساتھ ملا ہوا ہے جس کو انسان سرانجام دیتا ہے۔ مثال کے طور پر:

- عدل کرنے والے انسان کو مقسطین۔ انصاف کرنے والوں کے لقب کی فہرست میں رکھا گیا۔
- اور بہت زیادہ شکر کرنے والوں کو شاکرین کے لقب کی فہرست میں رکھا گیا۔
- اور صبر کرنے والے انسان کو صابرین کے لقب کی فہرست میں رکھا گیا۔
- اور صاحبِ تقوی کو متقین کے لقب کی فہرست میں رکھا گیا۔
- اور بہت زیادہ احسان کرنے والے کو محسنین کے لقب کی فہرست میں رکھا گیا۔
- اور جس کو علم عطا کیا گیا اس کو علماء کے ساتھ ملا دیا۔ اور اسی طرح دیگر صفات کے حامل لوگوں کو مختلف القاب سے نوازا گیا۔

اس جزئیہ میں جتنا زیادہ غور وفکر کریں گے تو ہم دیکھیں گے کہ اللہ تعالی نے لوگوں کے مختلف مرتبے بنائے ہیں۔ وہ سارے آپس میں برابر نہیں۔ اسی طرح جنت میں بھی اللہ تعالی نے ان کے لئے مختلف مراتب رکھے ہیں۔

اس پر دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان کے لئے تکالیف کو مختلف اور عبادات میں تنوع رکھا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان سے مختلف ہو گا۔ اسی طرح عبادات کو مختلف انواع میں تقسیم کیا۔ اس اختلاف کے پیش نظر جس پر اصل میں اللہ تعالی نے ہمیں پیدا فرمایا۔ پس اس نے فرمایا: **اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تا کہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ Surah أنعام - Aya count ١٦٥**۔

پس ایک عبادت کا درجہ و مرتبہ دوسری عبادت سے مختلف ہوتا ہے۔ پس جس کے پاس مال ہو گا تو اس کو زکوۃ، صدقہ، حج اور اس طرح کی دوسری عبادات کا مکلف ٹھہرایا جائے گا۔ پس جو شخص حج و زکوۃ کی استطاعت نہیں رکھتا اس کو بنیادی عبادت نماز، روزہ وغیرہ کا مکلف ٹھہرایا گیا۔

ابھی بھی بعض ممالک ایسے ہیں جنہوں نے لقب دینے کے منہج میں ترغیب کو پیش نظر رکھا ہے۔ مثلا برطانیہ - وہ ابھی تک سر sir کا لقب دیتے ہیں ہر اس شخص کو جو اپنے ملک کے لئے مفید کام سرانجام دے۔ اور اسی طرح لارڈ lord کا لقب بھی دیا جاتا ہے تا کہ وہ لقب پانے والے لوگوں کو اہل وطن اور عوام کے سامنے ممیز کر سکیں کہ انہوں نے معتبر ترین کام سرانجام دیے ہیں اور اس لقب کو حاصل کیا ہے۔

اور اکثر ممالک انعامات دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ پس کہا جاتا ہے کہ یہ شخص نوبل انعام یافتہ ہے یا کوئی خاص تمغہ حاصل کر چکا ہے۔ مثال کے طور پر تمغۂ شجاعت وغیرہ۔

اور میری رائے میں اب وقت آ چکا ہے کہ ہم اللہ تعالی کے لقب عطا فرمانے کے اس ترغیبی منہج سے سیکھیں اور استفادہ کریں اور یہ اجتہاد پر مبنی ہے نہ کہ کسی اور چیز پر۔

پس دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے ہمارے کتنے ہی فوجی جان دے بیٹھے اور وہ شہدا کا لقب حاصل کر چکے۔ کیونکہ ہم یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے پاس اللہ کے اذن سے زندہ ہیں۔ اور یہ لقب اللہ پاک نے ان کو دیا ہے۔ ہم نے نہیں۔ ہاں اور جو زخمی ہو جائیں تو ان کو مصاب عملیات کا لقب دیا جاتا ہے۔

اور میری تجویز ہے کہ ان کو یہ لقب دیا جاتا ہے کیونکہ ان کو یہ زخم اپنے وطن کا دفاع کرتے ہوئے لگا ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ ایک انتہائی بہادر ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ ان کو بطل فلان یا شجاع فلان کا لقب دیا جائے اس کام کے مطابق جو انہوں نے سرانجام دیا۔ اور وہاں پہ کوششوں اور اپنے آپ کو فنا کرنے کے درجات اور مرتبے ہیں یہاں تک کے شہادت اور زخمی ہونے کے علاوہ بھی۔ پس جو کوئی بھی تمغہِ شجاعت حاصل کرتا ہے۔ ہم اس کو شجاع کا لقب کیوں نہیں دیتے۔ اور جو اس سے بڑھ کر عمل کرے اس کو بطل کا لقب کیوں نہیں دیتے؟

ہمیں ان کے ذریعے فخر کرنے دیجیے یعنی ان کا لقب، شجاع یا بطل ان کے شناختی کارڈ پر ان کے نام پہلے ہو۔ تا کہ وہ اپنے اہل وطن کے درمیان سربلند ہو کر اپنی زندگی بسر کریں۔ اور یہ لقب ان کے معاشرے اور ان کے ملک کی طرف سے ان کے لئے اظہار تشکر ہوتا ہے۔ اور ان کے لئے اور ان کے اہل خانہ کے لئے فخر کا باعث ہوتا ہے۔ بسبب اس عمل کے جو انہوں نے اپنے وطن کے لئے کیا ہوتا ہے۔ پھر ملک کے اندر ہر ایک درجہ کے لئے کچھ امتیازات ہونے چاہیں۔ جیسے کہ کلب میں یا گاڑیوں میں نقل وحمل کے دوران قیمتوں میں کمی ہونی چاہیے۔ اور حقیقت میں یہ چیزیں موجود ہیں۔ لیکن اگر ان عام جگھوں پر تختیاں لٹکا دی جائیں۔ کہ یہ جگھیں بہادروں اور شجاع کے لئے ہیں۔ سو یہ ان کا احترام ہو گا جس کے وہ مستحق ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ یہ چیز ان کے لئے تشکر کا بہترین اظہار ہو گی اور نسلِ نو کے لئے ترغیب ہو گی۔ اور ان کا جذبہ حب الوطنی بڑھے گا اور انہیں اس چیز کا علم ہو گا کہ جو کوئی بھی کوئی بڑا کام سر انجام دے گا۔ تو وہ وطن میں فخر و مباہات کا باعث ہو گا۔

اور ہم سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کیوں نہیں کرتے ان کی سیرت ہمارے لئے بیان کرتی ہے کہ وہ اپنے صحابہ کرام کو القاب دیا کرتے تھے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا لقب دیا۔ عمر کو فاروق کا، حمزہ کو اسد اللہ کا، اور عبد الرحمن بن عوف کو اللہ کا تاجر کا لقب دیا رضی اللہ عنھم۔ اور ان کے علاوہ بے شمار کو القاب دیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ یہ اللہ تعالی کا منہج ہے۔ اسی لئے جو ان کے ارد گرد تھے ان کو ان کے احترام کے طور پر لقب عنایت فرمائے۔

منہج الہی کے اشارے ہمیں سمجھاتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے ان بندوں پر فخر کرتا ہے جو مختلف عبادتوں میں کوششیں کرتے ہیں۔ اور عبادات کی وہ اقسام جن میں وہ متمیز ہیں ان کے مطابق ان کو لقب دیتا ہے۔ اور انعام دیتا ہے اور بعض اوقات ان کے لئے اپنی محبت کا اظہار بھی کرتا ہے تاکہ ان عبادات پر ان کو ہمیشگی اور پابندی پر ترغیب دی جائے۔

میں اپنی تجویز کی طرف واپس آتا ہوں۔ ہمیں اپنے معاشرے میں متمیز لوگوں کو لقب دینے سے ابتداء کرنا ہو گی۔ پس جو کوئی کوئی نئی چیز ایجاد کرنے پر انعام حاصل کرے۔ تو کیوں ہم اس کو اس کے کارڈ میں مبدع نئی چیز ایجاد کرنے والا کے لقب سے نہیں نوازتے؟ اور جو کوئی نئی سوچ دینے کا انعام حاصل کرتا ہے ہم اس کو مبتکر کا لقب کیوں نہیں دیتے؟ اور جو کوئی بہادری میں کامیاب ہو ہم اس کو بہادر کا لقب کیوں نہیں دیتے؟ اور اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے علم میں بڑے بڑے مرتبے حاصل کیے اور

ایسی ریسرچ و تحقیق پیش کی جس سے معاشرے کو فائدہ ہوا تو کیوں ہم ان کو استاذ (پروفیسر) کا لقب نہیں دیتے؟!

اسی طرح ہم اپنے گھروں میں ایک دوسرے کو القاب کیوں نہیں دیتے۔ مثلا وفادار بیٹے کو ہم وفادار کا لقب دیں۔ اور اس کے بھائی جس نے کسی بھی فن کا مظاہرہ کیا۔ ہم اسے فنکار کا لقب دیں۔ اور جو اپنے والدین کی خوشنودی کی کوشش کرے اسے ہم فرمابردار کا لقب دیں۔

تو یہ کتنی اچھی ترغیب ہے کہ جو مزید عمل اور کوشش پر ابھارتی ہے۔ اور اپنی خاندان کے درمیان لقب کی حفاظت پر ابھارتی ہے۔

اسی طرح بیوی اپنے مہربان و محترم خاوند کو جو معاملات میں اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہے۔ اس کو میری محبوب کا لقب دے۔ اور اسی طرح خاوند میری محبوبہ کا نام دے۔ تو اس سے حسنِ معاملہ اور محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ سارے القاب دوسروں کو اپنے عمل وسخاوت کی حفاظت پر ابھارتے ہیں۔

اور اسی طرح ہم اپنی کمپنیز میں ان لوگوں کے لئے جو نئی افکار پیش کرتے ہیں۔ اپنی محبتوں کا اظہار کیوں نہیں کرتے۔ اور کمپنی کے دیگر افراد کے درمیان ان کو مبتکر کا لقب کیوں نہیں دیتے۔ اور اسی طرح جو لوگ کمپنی کے مال کی حفاظت کریں۔ تو اس کو امانت دار کا لقب دیں اور اسی طرح دیگر لوگوں کو بھی۔

یہ سارے امور فخر کی طرف بلاتے ہیں اور بڑے آسان امور ہیں۔ اور ان میں یہ کام سرانجام دینے والوں کے لئے شکریہ، احترام اور قدر کے جذبات ہیں اور اس میں اللہ تعالی کے ترغیبی منہج کے اشارے اور خدوخال ہیں۔ جو اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کے لئے وضع کیا ہے۔

پس کیا ہم لوگوں کو ان کا مقام و مرتبہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور اللہ پاک کے منہج کو بطور نمونہ لیتے ہوئے ان کو ترغیب دینے کے لئے ان کو القاب دینے کے لئے تیار ہیں؟

کیوں نہیں؟

آپس میں صلح جوئی کی ترغیب

میں نے بہت کوشش کی کہ میں قرآن پاک سے توبہ کی ترغیبات تلاش کروں۔ تو شروع میں جب میں نے اللہ تعالی کا قول۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ پایا۔ تو میں نے یہاں پر رک کے سوچا کہ کیا اللہ تعالی کے اسماء اور صفات بے شمار نہیں ہیں مثال کے طور پر محافظ ونگہبان، غلبہ وعزت والا، زبردست عظمت والا ہے، سلطنت و کبریائی والا ہے۔ غالب وطاقت والا۔ وغیرہ وغیرہ۔

میرا غالب گمان ہے کہ اللہ تعالی نے اس ابتداء سے ہماری حوصلہ افزائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ یہ صرف گمان ہے جو غلط اور صحیح کا احتمال رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہم بے شمار خطائیں کرنے والے ہیں۔ اور کہا کہ اس قرآن کو نازل کرنے والے کو بہت عزیز ہے۔ کہ اس کے اسماء وصفات میں رحمان اور رحیم کے ذریعے سے فخر کیا جائے۔ اور میرے انداز کے مطابق اللہ پاک پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے اس صفت کو پہچانیں۔ اور اس کے ذریعے سے وہ ان کو دکھائے کہ وہ ان پر رءوف ورحیم ہے۔ پھر اس کے بعد جو خطا کرتا ہے تو ان کے لئے فرماتا ہے: "اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ" سورۃ الزمر ۵۳۔ یہاں صفت غفور کی اضافت رحمت کی طرف ہے۔ کیونکہ انسان کبھی غلطی کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے۔ پھر غلطی کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے۔ تو بے شک اللہ تعالی غفور ورحیم ہے۔ وہ توبہ کے بعد توبہ قبول فرماتا ہے۔ پس وہ "الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَۃَ عَنۡ عِبَادِہٖ وَ یَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ" سورۃ الشوری ۲۵۔

پس اللہ پاک ہمیں زیادہ سے زیادہ ترغیب دینا چاہتا ہے اپنی ارشاد کی روشنی میں: اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیئے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ نیک رستہ پائیں۔ Surah بقرہ Aya count ۱۸۶ -

پھر انسان سوچتا ہے کہ کیا میرا رب میرے ان سارے گناہوں کے باوجود میری توبہ قبول فرمائے گا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: (اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah زمر ۵۳ Aya count -

تا کہ گناہکار کو توبہ پر راغب کیا جائے وسیع امید کے دروازے کھول کر کہ بے شک توبہ ہر حال میں قبول ہو گی۔ اور ہم (بندوں) پر اس کے لئے صرف اور صرف کوشش ہے۔

پھر ان گناہوں سے توبہ کی ترغیب آتی ہے جو مالی مسائل سے متعلق ہیں۔ کیونکہ اللہ پاک انسان کا مال سے تعلق کو جانتا ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہو۔ جیسے اللہ تعالی نے خود اپنے بارے میں فرمایا کہ وہ ان کو عذاب نہیں دینا چاہتا۔ فرمانِ باری تعالی: اگر تم (خدا کے شکر گزار رہو اور (اس پر) ایمان لے آؤ تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اور خدا تو قدر شناس اور دانا ہے۔ Surah نساء Aya count - ۱۴۷۔

اللہ تعالی ربا کا معاملہ کرنے والوں کے لئے فرماتا ہے: اگر ایسا نہ کرو گے تو خبر دار ہو جاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور تمہارا نقصان۔ Surah بقرہ Aya - count۲۷۹۔

اور اگر توبہ کرنے والوں کے لئے رأس مال باقی رکھنے کی ترغیب نہ ہوتی۔ باوجود اس کے کہ وہ حرام کے ذریعے سے اس نے کمایا ہے۔ تو اللہ جانتا تھا کہ کبھی بھی توبہ نہ ہوتی۔ تو اللہ پاک نے یہاں پر تاکید کی کہ تمہارا اصل مال تمہارے لیے ہے۔ کیونکہ وہ بندوں کی طبیعتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اور

مال کے ساتھ ان کے شدید تعلق کو بھی اللہ پاک کا قول: اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو۔ Surah فجر - Aya count ۲۰۔ اس لئے اصل مال کو ان کے لئے محفوظ رکھتے کو ان کے لئے توبہ کی ترغیب کا ذریعہ بنایا۔

پھر اللہ تعالی اپنے بندوں کے لئے مزید دروازے کھولتا ہے۔ کہ اگر وہ توبہ کے بعد نیک انجام کرتے ہیں۔ تو ان کا انعام انسانی عقل وانداز نے سے بہت بڑھ کر ہو گا۔ اللہ پاک ان کی وہ برائیاں جن کا انہوں نے ارتکاب کیا ہے۔ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔ تو وہ تائب شخص جو نیک اعمال کرتا ہے۔ تو وہ انتہائی درجے کی برائی سے ہٹ کر بہت اعلی درجے کی اچھائی کا حامل ہو گیا۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان: مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah فرقان Aya count - ۷۰۔

میں وضاحت کے لئے یہاں ایک مثال دیتا ہوں۔ ہم تصور کرتے ہیں کہ ایک ایجنٹ ہے جس پر کسی بینک کا بہت بڑا قرض ہے۔ اور وہ ایجنٹ جو اس پر قرض ہے ادا نہیں کرتا۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ بینک اس لئے ایک پیکج پیش کرتا ہے کہ تباہ حال ایجنٹ اگر پابندی کا عہد کرے۔ اور حقیقی طور پر ایک یا دو قسطیں ادا کر دے تو اس کو درج ذیل فوائد حاصل ہوں گے:

۱۔ اس کا تمام قرض معاف ہو جائے گا۔

۲۔ وہ مقروض سے قرض دینے والے کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اور اس کے قرض کی مکمل قیمت بطور امانت اسی کی مصلحت کے لئے بینک میں رکھ دی جائیگی۔

کیا ہم تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی یہ موقع پائے اور اس کو ضائع کر دے۔ اور وہ قرض کی پریشانی سے چھٹکارا پا کر صاحب امانت بن جائے صرف ادا نہ کرنے کے ارادے کو ترک کر کے اور ایک یا دو قسطیں ادا کرنے سے ابتداء کرے؟

میں یہ تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص اس طرح کے موقع کو ضائع کر دے۔

اور یہاں یہ سوال یہ ہے کہ وہ کونسی ترغیبات ہیں جو اس سے بڑھ کر ہیں اور وہ کونسا رب ہے جو اپنے بندوں پر خدائے رحمان سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے؟

اگر مجھے اس کرم کو نام دینے کی اجازت ہو تو میں اس کو اعلی درجے الہی ترغیب کا نام دوں گا۔ اور کسی بشر کے پاس اس ترغیب کو بیان کرنے کے لئے الفاظ ہی نہیں۔ پس اس طرح اللہ تعالی ہمیں ترغیب دیتا ہے۔

ہماری لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اس منہج کو لیں تا کہ ہماری زندگی درست ہو سکے۔ مثلا خاوند اپنی بیوی کے ساتھ اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ اس منہج کو اختیار کرے۔ اور ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیوں طلاق اس قدر منتشر ہے؟

جواب کا ایک بڑا حصہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے در گذر کرنا ختم ہو چکا۔ اور ایک در گذر کرنا عام ہو جائے تو طلاق کی نسبت بھی بہتر ہو جائے اور ضرور ہم اپنے گھروں کو محفوظ رکھ پاتے۔

توبہ کا قبول کرنا محبت کا اظہار ہے۔ اور اگر اللہ پاک کو اپنے بندوں سے محبت نہ ہوتی تو کبھی بھی بندوں کو توبہ پر نہ ابھارتا۔ اور نہ ہی ان کی توبہ قبول فرماتا۔

اسی طرح ہماری زندگیوں میں ہمارا ایک دوسرے کو معاف کرنا ہر ایک کا ایک دوسرے کے لئے محبت کا اظہار ہے۔

سرمایہ کاری کی ترغیب

اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو مختلف درجات میں پیدا کیا۔ اور بعض گروہوں پر ان میں سے زکوۃ فرض کی یعنی جدید مفہوم میں مال پر ٹیکس کی ایک قسم ہے۔ اور یہ ایک جانا پہچانا حق ہے۔ دوسرے گروہوں پر۔

اللہ پاک نے ہمیں زمین کو تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ کہ ہم اس کے راستوں میں چلیں۔ جیسے فرمانِ باری تعالی ہے: وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو نرم کیا تو اس کی راہوں میں چلو پھرو اور خدا کا (دیا ہو) رزق کھاؤ اور تم کو اسی کے پاس (قبروں سے) نکل کر جانا ہے۔ Surah ملک ۳۰ Aya count -

اور یہ اس کا اپنے بندوں کو ذخیرہ اندوزی نہ کرنے پر ابھارتا ہے۔ وہاں ایک قسم ٹیکس دہی کی ترغیب یا مقدارِ زکوۃ میں کمی کی ہے۔ وہ یہ کہ جب بندہ اپنے مال کے ذریعے سرمایہ کاری کرتا ہے۔ کیونکہ سرمایہ کاری میں زمین کی تعمیر بھی ہے۔ اور کام اور پیداواری کے مواقع میسر آتے ہیں۔ جو اقتصادی نقل وحرکت کو پیدا کرتا ہے۔

تو جہاں پر اللہ تعالی نے کام کرنے اور کوشش کرنے پر اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ وہاں زکوۃ کی جو نسبت ۲.۵٪ ہے۔ جو کہ اس اصل مال پر ہے۔ جس میں سرمایہ کاری نہ ہو۔ اس میں بے شمار جگہوں پر کمی کی ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- زراعت کے میدان میں۔ جب انسان اپنے مال کی زمین میں بطور زراعت سرمایہ کاری کرتا ہے۔ تو اس پر زکوۃ ۵٪ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ نل وغیرہ کے ذریعے اس کو سیراب کرتا ہے۔ اور اگر وہ بارش کے پانی کے ذریعے سیراب ہوتی ہے۔ تو اس پر زمین کی پیداوار میں ۱۰٪ فرض ہے۔ اور یہ جو اصل زکوۃ ۲.۵٪ ہے۔ جو اس مال میں ہے۔ جس میں سرمایہ کاری نہیں ہوتی، اس کے بدلے

میں سرمایہ کاری والے میں ہے۔ اور اس میں ٹیکس دہی کی ترغیب ہے۔ تاکہ لوگوں کو مال کی سرمایہ کاری پر ابھارا جائے۔ اور مزید حوصلہ افزائی کے اللہ پاک فرماتا ہے: "وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ"– سورۃ الأنعام ۱۴۱، یعنی زکوۃ اور ٹیکس کی ادائیگی کاٹنے والے دن ہو گی۔ اور اگر کاٹنے کے لئے کوئی چیز ہی نہ ہو تو زکوۃ ہی نہیں ہو گی۔ جبکہ اگر سرمایہ کاری نہیں کی۔ تو زکوۃ یہ صورت میں واجب ہو گی۔ پیداوار ہو یا نہ ہو۔

- بینکوں کے ذریعے سے اموال کی سرمایہ کاری۔ جیسے ایک شخص اپنے مال کو کسی ایک ایسے بینک میں رکھ دے۔ جو اس شخص کی طرف سے سرمایہ کاری کرے۔ اور اس کو سالانہ بدل لٹاتا رہے۔ تو چونکہ یہ مال گردش کرے گا۔ اور معاشرے کو مختلف طرح کی سرمایہ کاری کے ذریعے سے فائدہ دے گا بجائے اس کے کہ یہ مال صاحب مال کے پاس ذخیرہ رہے۔ اور معاشرہ اس سے فائدہ حاصل نہ کر سکے۔ تو اللہ تعالی نے اس عمل پر ابھارنے کے لئے سالانہ عائد پر ۱۰٪ زکوۃ واجب کی ہے۔ جو کہ اصل مبلغ پر عائد کردہ زکوۃ ۲.۵٪ سے بہت کم ہے۔ تو یہ کمی لوگوں کو ذخیرہ اندوزی نہ کرنے اور اپنے اموال کو سرمایہ کاری کے لئے استعمال کرنے کی ترغیب ہے۔
- اور یہی صورتِ حال صناعت کے میدان میں سرمایہ کاری کرنے پر ہے۔ تو جو شخص صناعت کرتا ہے۔ تو اس کے استعمال کے آلات، عمارتوں وغیرہ میں زکوۃ نہیں ہے۔ بلکہ زکوۃ عامل کے صافی اصل مال میں ہوتی ہے۔ تو اس صورت میں مقدار زکوۃ ٹیکس میں کمی ہے۔ جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے سرمایہ کاری کرنے اور ذخیرہ اندوزی نہ کرنے کی ترغیب ہے۔
- اسی طرح غیر منقولہ جائیداد میں سرمایہ کاری۔ وہاں پر بھی ٹیکس کی ترغیباب ہیں۔ میرا مقصد زکوۃ ہے۔ تو جب تک کسی بھی غیر منقولہ جائیداد میں سرمایہ کاری کی گئی تاکہ اس سے کرایہ

حاصل پر سکے۔ تو زکوۃ اس کے کرایہ میں سے ۲.۵٪ ہو گی۔ اور ایک دوسری رائے کے مطابق ۱۰٪ ہو گی لیکن اس کے ماہانہ کرایہ میں سے۔ تو ہر دو رائے کے مطابق ٹیکس وہی اور زکوۃ کی ترغیبات ہیں جو کہ ایک شخص اپنے مال کی سرمایہ کاری کر کے ادا کرتا ہے۔ اور اس کو ذخیرہ اندوزی سے بچاتا ہے۔ پس زکوۃ غیر منقولہ خریدی ہوئی زمین پر نہیں ہے بلکہ اس سے حاصل ہونے والے کرائے پر ہے۔ اور (ان دونوں باتوں میں) بہت بڑا فرق ہے۔ اور مال کی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہے بجائے اس کے کہ کوئی مال کی ذخیرہ اندوزی کرے۔

- اور یہی حال پیسوں کے ذریعے سرمایہ کاری کرنے کا ہے۔ غالب رائے کے مطابق ۱۰٪ زکوۃ ہو گی۔ اور وہ بھی منافع پر ہو گی نہ کہ اصل سرمایہ کردہ مال پر۔
- اسی طرح تجارت کے ذریعے سرمایہ کاری کی بے شمار حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اور اس طرح سرمایہ کاری کی دیگر اقسام کی بھی۔ سو قاعدہ یہی ہے کہ مال مستثمر میں زکوۃ ذخیرہ شدہ مال کی نسبت کم ہو گی تو یہ سرمایہ کاری پر ابھارنے کے لئے اللہ پاک کے ترغیبی منہج کی مظاہر میں سے ایک مظہر ہے۔

مجھے اجازت دیجیے کہ میں اپنے فہم کے مطابق سرمایہ کاری کے لئے اللہ تعالی کے ترغیبی منہج کی وضاحت کروں کہ وہ تین امور پر مبنی ہے:

۱. سرمایہ کاری کی طرف دعوت۔
۲. اللہ پاک کام کرنے والوں اور محنت کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
۳. تو چونکہ امر مال سے متعلق ہے تو ہم قرآن پاک میں اس امر کا تکرار پاتے ہیں۔ مختلف جگہوں پر۔ تو ضروری ہے کہ ترغیب بھی مال کے ذریعے سے ہو۔

تو سرمایہ کار کے لئے انعام بھی قرض کردہ زکوۃ کی مقدار میں کمی کے ذریعے دیا گیا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی کے لئے۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی طبیعت سے واقف ہے۔ (وہ جانتا ہے) کہ مالی امور سے متعلق ترغیب بھی اسی کی نوع میں سے ہونی چاہئے۔

اور آج مختلف ممالک کے لئے اس منہج سے فائدہ اٹھانا ممکن ہے۔ پس سرمایہ کاری کے اعلانات اظہار تشکر کی عبارات اور سرمایہ کاری کی طرف متوجہ ہونے والوں کے لئے حوصلہ افزائی سے عبارت ہوں۔ اور ہر اس سرمایہ کار کے لئے ٹیکس میں کمی یا معافی ہو جو زیادہ سرمایہ کاری کرے گا یا محنت کرے گا۔

پس اللہ تعالی اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔ تو اس لئے یہ منہج اختیار فرمایا۔ اور سالفہ تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ٹیکس معافی سرمایہ کاری کو پر کشش بناتی ہے۔

مثلا مصر میں ہم ماہرین اقتصادیات کی طرف سے اس طرح کی تعلیق کثرت سے پاتے ہیں کہ ہمیں اپنی مصنوعات میں جدت لانے کی ضرورت ہے۔ اور خصوصاً ان مصنوعات میں جن کو ہم برآمد کرتے ہیں۔ اور درآمدات میں بھی کثرت کی ضرورت ہے۔ تو وہاں نشاط کی اس قسم سے متعلق ٹیکس کے حوالے سے خصوصیات کیوں نہیں ہوتیں؟ مثلا یہ ہو کہ جو شخص درآمدات کو بنانے میں شریک ہو گا۔ اس کا ٹیکس معاف کر دیا جائے گا۔ تاکہ زیادہ لوگوں کو ملک کی فلاح کے لئے کام کرنے پر ابھارا جائے۔ اور حکومت ان لوگوں کے لئے اپنے احترام اور مشارکین کے لئے اپنی محبت کا اظہار کرے۔

اسی طرح ترغیب مالی ہونی چاہئے۔ پس سرمایہ کار کے لئے ترغیب مالی ہونی چاہئے۔

اور اسی طرح ہماری زندگی میں یہ ممکن ہے کہ ہم سابقہ نتائج پر قیاس کرتے ہوئے انعام بھی اسی قسم کا ہو۔

مثال کے طور پر ایک ملازم صبح سویرے آتا ہے۔ اور وقت کی پابندی کرتا ہے۔ تو اس کے لئے تر غیب بطور شکر و حوصلہ افزائی کہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے اجازت ہو کہ وہ جلدی واپس جائے۔

اسی طرح وہ طالب علم جو اپنے واجب کی ادائیگی میں محنت کرتا ہے۔ تو اس کا انعام اس کی حوصلہ افزائی اور شکریہ کے طور پر یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعض واجبات اور فیسیں اس کی محنت کے احترام میں معاف کر دی جائیں۔

میں شدت سے محسوس کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم نعمت کی نوع سے ہی شکر ادا کریں۔ مثلا مال کی نعمت پر شکر زکوۃ و صدقہ کے ذریعے سے ہو گا اللہ تعالی نے اس طرح ہم سے معاملہ فرمایا ہے اور وہ شاکر و علیم ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ترغیب کے منہج کو اپنائیں۔ اور ترغیب میں اللہ تبارک و تعالی کے طریقہ کو سیکھیں اور قرآن پاک سے دروس اخذ کریں۔

اور میری رائے میں سرمایہ کاری پر ترغیب الہی کی ایک اور قسم ہے۔ اور یہ اللہ پاک کہ اس قول میں ہے: **اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لیے چارپائے جانور (جو چرنے والے ہیں) حلال کر دیئے گئے ہیں۔ بجز ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں مگر احرام (حج) میں شکار کو حلال نہ جاننا۔ خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ Surah مائدہ Aya count ا۔**

پس یہاں پر ہم وعدوں کو وفا کرنے کی ترغیب پاتے ہیں۔ ایک مثال دوں گا کہ اگر ہم کسی کانفرنس میں وزیر اعظم کو اپنے دیگر وزراء ساتھیوں اور گورنروں کے ساتھ گفتگو کرتے پائیں۔ اور وہ ان سے کہے کہ وہ وعدہ پورا کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور ان میں سے جو اپنے کیے ہو وعدوں کو پورا کریں گے

ملک اور سرمایہ کاروں کے ساتھ تو ان کو انعام دوں گا۔ اور یقینا یہاں مفہوم یہی ہے کہ اگرچہ کوئی شق ایسی ہو جو ملک کی حق میں نہ ہو۔ سرمایہ کاری پر ابھارنے کے لئے یہ کتنا اچھا پیغام ہے۔

اور میں بطور سرمایہ کار اس سے زیادہ کسی بھی ملک سے کسی بھی چیز کا مطالبہ نہیں کروں گا کہ وہ وعدوں کی پابندی کریں اور انہیں پورا کریں۔

اور دوسری جانب میں قرآن پاک میں سرمایہ کاری کی ایک اور ترغیب پاتا ہوں۔ اللہ پاک کے قول: **خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ Surah نساء Aya count ۵۸۔**

اور اللہ پاک کا فرمان:

(یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے جاسوسی کرنے والے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کروگے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah مائدہ Aya count ۴۲۔

ان دونوں آیات اور اس طرح کی بے شمار آیات میں اللہ پاک ہمیں ان لوگوں کے ساتھ اپنی محبت کی خبر دیتا ہے۔ جو عدل پر مبنی فیصلے کرتے ہیں۔

اور سرمایہ کاری کے لئے اس سے بڑھ کر کیا ترغیب ہو سکتی ہے۔ پس اگر کسی کی ملک کی عام توجہ عدل کے ساتھ فیصلے کرنے پر ہو۔ اگرچہ اس کے ذریعے سے فیصلہ ملک کے خلاف ہی کیوں نہ آئے۔ تو اس میں ایک بہترین پیغام ہے سرمایہ کاروں کے لئے کہ وہ اسی ملک میں سرمایہ کاری کریں۔

لیکن اگر پیغام اس سے زیادہ قوی ہو۔ یعنی کسی بھی ملک کا صدر کسی عام کانفرنس میں عدل پر مبنی فیصلے کرنے والوں کے لئے اپنی محبت کا اظہار کرے۔ اگرچہ فیصلہ ملک کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ عدل اس فیصلے کا تقاضا کر رہا ہو۔ تو سرمایہ کارپوری دنیا سے اس ملک کی طرف ٹوٹ پڑیں گے۔ جو ملک ان کے حقوق کو تحفظ دیتا ہے۔ اور عدل قائم کرتا ہے۔

اگر میرا فہم سابقہ ذکر کردہ ترغیبی وجوہات وآلیات کو جمع کر سکتا ہے۔ تو یقینا قرآن پاک اس سے کئی زیادہ سرمایہ کاری کے لئے ترغیبات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کو پڑھیں اور اس میں غور وفکر کریں۔

ٹیکس ادا کرنے والے معاشرے سے منسلک ہونے کی ترغیب

اللہ تعالی اپنی مخلوق کی طبائع اور مال کے ساتھ ان کی محبت کو خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالی فرماتا ہے: اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو۔ Surah فجر ۲۰ Aya count ۔

پس اللہ پاک جانتا ہے کہ اپنے بندوں کو ان افعال سے توبہ کی طرف بلانا جو مال سے متعلق ہیں ان بندوں کے لئے انتہائی مشکل ہے جب کہ توبہ کرنے والے سے مال کی قربانی کا مطالبہ ہے۔ تو اس سلسلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی مالی امور سے متعلق گناہ کرنے والے کے لئے تاکید فرماتا ہے کہ اس کا اصل مال اس کے پاس باقی رہے گا۔ اور وہ رأس مال اس سے کوئی نہیں لے گا اگر وہ توبہ کرتا ہے۔ تو یہ اللہ پاک کی طرف سے بندے کی حوصلہ افزائی ہے تاکہ بندہ قدم آگے بڑھائے اور اللہ تعالی سے معافی مانگے۔

اور اس سلسلے میں میری رائے کے مطابق ربانی منہج نے درج ذیل اقدامات کیے ہین:

۱. حرام افعال مثلاً-سود- چھوڑنے اور اس سے دوری اختیار کرنے کی دعوت۔

۲. توبہ کرنے والوں کے لئے اللہ تعالی کی محبت کا اظہار ان کی حوصلہ افزائی کے لئے جیسے سود سے توبہ کرنے والوں کے لئے۔

۳. اللہ تعالی نے ان کو ضمانت دی ہے کہ ان کا رأس مال ان کے پاس ہی رہے گا۔ جیسے فرمانِ باری تعالی: اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور تمہارا نقصان۔ Surah بقرہ ۲۷۹ Aya count -

تو یہاں پر ہم مال سے متعلق امور میں اللہ تعالی کے منہج کے مظاہر سے سیکھیں اور فائدہ اٹھائیں۔

اور یہاں پر جو منہج ہے۔ اس میں ترغیب مال سے متعلق ہونی چاہیے عام قاعدے کے طور پر جیسے کہ ہماری عادت ہے۔

مثال کے طور پر مصر میں یا وہ ممالک جن میں ٹیکس کی ادائیگی سے بھاگا جاتا ہے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ان ممالک میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جو ایسے کام کر رہے ہوتے ہیں جن پر ٹیکس عائد ہوتا ہے۔ اگرچہ بطور ٹیکس دہندگان ان کی رجسٹریشن نہ بھی ہو۔ تو ان کا ملک مستحق انکم ٹیکس سے محروم ہو جاتا ہے۔ جب کہ ملک کو اپنے بجٹ کی بہتری کے لئے اس ٹیکس کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

تو اگر ہم چاہتے ہیں کہ ٹیکس سے بھاگنے کی صورتوں میں سابقہ قاعدہ کی تطبیق کریں۔ تو میری رائے میں اس طرح کا منہج ہونا چاہیئے:

۱. عام شہریوں کو ٹیکس دینے والے معاشرے سے منسلک ہونے کی دعوت دی جائے ان کے ناموں کو رجسٹر کیا جائے۔ اور ان کے لئے ٹیکس کے کارڈ ایشو کیے جائیں۔
۲. ہر وہ اچھا شہری جو اس دعوت پر ٹیکس کارڈ حاصل کرنے کی کوشش کرے اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔
۳. اس رجسٹریشن کے ذریعے جو شخص ٹیکس کارڈ حاصل کرے، اس کے پچھلے تمام ٹیکسز معاف کر دیے جائیں۔ اور یہ ملک کی طرف سے اپنے شہریوں کی حوصلہ افزائی ہو گی تاکہ وہ اس طریقے پر چل سکیں۔

پس یہ بالکل واضح ہے کہ بے شمار شہری ایسے ہیں جو کہ اس طرف مائل ہونگے۔ کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے ان معاملات کی وضاحت کریں جن پر ٹیکس لگ سکتا ہے۔ لیکن انہیں سابقہ سالوں کی

طرف واپس لوٹنا اور ان کا حساب دینا اور غیر محدود حد تک جرمانہ ادا کرنے کا خوف، ان کو ٹیکس کارڈ لینے سے روکتا ہے۔

پس کوئی شک نہیں کہ اگر ملک کی طرف سے جو گذر چکا اس کو معاف کرنے میں سبقت کی جائے۔ اللہ تعالی کے منہج کی اتباع کرتے ہوئے: اگر ایسا نہ کروگے تو خبر دار ہو جاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لوگے (اور سود چھوڑ دوگے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور تمہارا نقصان۔Surah بقرہ Aya count ۲۷۹ -

تو مجھے یقین ہے کہ اس صورت میں ملک اور شہریوں دونوں کو فائدہ ہے۔ اور اس طرح سے وہ ایک نیا تعلق قائم کر سکتے ہیں جس سے ہر ایک مستفید ہو گا۔

اسی طرح بشری قوانین میں جو سزاؤں کا فلسفہ ہے وہ بھی اسی منہج کی بنا پر ہونا چاہیے۔ جرائم کی مختلف اقسام اور مخصوص جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے اس طرح کی ترغیبات کے ذریعے سے اصلاح ممکن ہے۔

۲۰۱۳ء کے انقلاب کے بعد مصر میں ہم نے مشاہدہ کیا کہ جب یہ کہا گیا کہ جس کے پاس بھی غیر قانونی مہلک اسلحہ ہے۔ وہ اپنے قریبی تھانے میں جمع کروادے۔ اور جمع کروانے والے سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اس نے یہ غیر قانونی اسلحہ کہاں سے حاصل کیا۔

تو حکومت کی خواہش کے مطابق نتیجہ بر آمد ہوا۔ اور لوگوں نے اپنی مرضی اور اختیار سے وہ اسلحہ جمع کروادیا۔

دوبارہ سابقہ سالوں کے ٹیکسز کی معافی کے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔ (ٹیکسز کی معافی اس شخص کے لئے) ٹیکس کارڈ حاصل کرے گا۔ جب حکومت اسلحہ کی ذخیرہ اندوزی جیسے جرم کو معاف کر

سکتی ہے جن کی سزا عمر قید بامشقت ہوتی ہے۔ تو کیا ٹیکس دہی سے بھاگنے یا ٹیکس کی رجسٹریشن نہ کروانے والوں کے لئے اسی منہج پر چلا جائے۔ یہ تو ایک عام سا جرم ہے جس کی سزا قید ہے ؟

اور یہاں پر ہم بشری قوانین کی تفسیر کرنے والے بعض ایسے لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ عدل نہیں ہے کہ جو لوگ ٹیکس سے بھاگیں پھر اپنی مرضی اور اختیار سے ٹیکس دہندگان میں اپنا نام رجسٹر کروا دیں۔ ان کے سابقہ سالوں کا ٹیکس معاف کر دیا جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ ان لوگوں کے ساتھ عدل نہیں ہے جو پابندی کے ساتھ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی جو سب سے بڑھ کر عدل فرمانے والا ہے۔ اس نے سود کے معاملے میں اس چیز کو جائز قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر اس نے توبہ کرنے والا کو راس مال اسی کے پاس محفوظ رہنے کا انعام دیا ہے یہ اللہ پاک کا عدل ہے۔ تو پس کبھی کبھی اس طرح کی عدالت انتہائی اہم واولی ہوتی ہے۔ تا کہ ٹیکس سے بھاگنے والا ہمیشہ بھاگا ہی نہ رہے۔ اور جب کے دوسرا شخص ٹیکس ادا کرتا رہے۔ اور اس کے ملک کو اس طرح کے مالدار لوگوں کے شمول کی اشد ضرورت ہے۔

اور میری رائے میں بہترین عدل یہی ہے کہ غیر رجسٹر شدہ مالدار شخص کو راغب کر کے ٹیکس سے منسلک مالداروں کے ڈائرے میں لایا جائے۔ اور یہی مطلوبہ عدل ہے۔ کیونکہ سارے شہری حکومت کے سامنے برابر ہیں۔

کیا لوگوں کو اس طرح کی ترغیبات "عفا اللہ عما سلف" کے ذریعے ٹیکس کارڈ نکلوانے کے لئے ہم جلدی دیکھ سکتے ہیں ؟!

کیوں نہیں ؟

قوانین اور احکام کی پابندی کی ترغیب

اللہ تعالی نے قرآن پاک کی مختلف سورتوں میں اپنے بندوں کو تقوی (اللہ پاک کے حکم کی پابندی) کی طرف بلایا ہے۔ اور اس کی ترغیب دی ہے۔

میں یہاں پر کوشش کروں گا کہ منہج ربانی کے مظاہر کی روشنی میں تقوی پر ابھارنے کے جو مختلف طریقے ہیں اپنے معمولی علم اور نظریے کے مطابق ان کو پیش کروں، ان میں سے:

ا. بے شک اللہ تعالی متقین کے ساتھ ہے: ادب کا مہینہ ادب کے مہینے کے مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں۔ پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔ Surah بقرہ Aya count ۱۹۴۔

۲. اللہ پاک تاکید فرماتا ہے کہ وہ متقین سے محبت فرماتا ہے: ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (خدا سے) ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران Aya - count ۷۶۔

۳. اللہ پاک تاکید فرمایا ہے کہ وہ متقین کے اعمال قبول فرمائے گا: اور (اے محمد) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو بالکل) سچے (ہیں) پڑھ کر سنا دو کہ جب ان دونوں نے خدا (کی جناب میں) کچھ نیازیں چڑھائیں تو ایک کی نیاز تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب قابیل ہابیل سے) کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کروں گا اس نے کہا کہ خدا پرہیز گاروں ہی کی (نیاز) قبول فرمایا کرتا ہے۔ Surah مائدہ ۱۲۰ Aya count -

۴. اللہ پاک نے متقین محسنین کے ساتھ موصوف فرمایا ہے: وہ بولے کیا تم ہی یوسف ہو؟ انہوں نے کہاہاں میں ہی یوسف ہوں۔ اور (بنیامین کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے) یہ میرا بھائی ہے خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔ جو شخص خدا سے ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ Surah یوسف Aya count ۹۰۔

۵. اللہ تعالی نے متقین کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے: اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی۔ Surah شعراء Aya count ۹۰۔

جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ Surah حجر Aya count ۴۵۔

٦. اللہ پاک متقین پر مزید فضل فرماتے ہوئے ان کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: یہ نصیحت ہے اور پرہیزگاروں کے لئے تو عمدہ مقام ہے۔ Surah ص Aya - count ۴۹۔

اور اللہ تعالی کا فرمان: بے شک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے۔ Surah دخان Aya count۵۱۔

۷. اللہ پاک نے متقین کے ساتھ ہمیشہ جنت میں رہنے کا وعدہ فرمایا ہے: اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ Surah زمر Aya count۷۳۔

۸. اللہ پاک متقین کے رزق میں وسعت وکشادگی عطا فرماتا ہے۔ اور ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دشواریاں سے نکلنے کا راستہ بناتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: پھر جب وہ اپنی میعاد (یعنی انقضائے عدت) کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو ان کو اچھی طرح (زوجیت میں) رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرلو اور (گواہ ہو!) خدا کے لئے درست گواہی دینا۔ ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کرے گا۔Surah طلاق Aya count ۲۔

اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ Surah طلاق Aya count ۳۔

کتنا اچھا ہے کہ انسان کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے مخرج ہو۔ اور اللہ پاک اس پر رزق کے ایسے دروازے کھولے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوں۔

۹. پھر اللہ پاک نے اجر عظیم کا فرمایا۔ اللہ پاک نے فرمایا: (لوگو) جب تک خدا ناپاک کو پاک سے الگ نہ کردے گا مومنوں کو اس حال میں جس میں تم ہو ہرگز نہیں رہنے دے گا۔ اور اللہ تم کو غیب کی باتوں سے بھی مطلع نہیں کرے گا البتہ خدا اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کرلیتا ہے۔ تو تم خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تم کو اجر عظیم ملے گا۔Surah آل عمران ۱۷۹ Aya count -

میرے ساتھ سوچیے کہ جس نے اجر کو عظیم کہا۔ وہ اللہ خود کتنا عظیم ہو گا۔

اور جب متقین کے اصطلاحی معنی میں ہم نے غور وفکر کیا۔ تو وہ اللہ تعالی کے احکام پر رک جانا اور ان کی پابندی کرنا، اسی لئے اللہ تعالی کا انعام بھی پابندی کرنے والے متقین کے لئے ہے۔

لیکن جب ہم اپنی زندگیوں پر نظر دوڑاتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری دنیا پابندی کرنے والوں کو انعام دینے سے خالی ہے۔ مگر بہت کم ہیں جو انعام دیتے ہیں۔ گویا کہ التزام اور پابندی ایک طبیعی امر ہے۔ اور پابندی کرنے والے کو پابندی نہ کرنے والے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ جب کہ پیدا کرنے والے کو علم ہے کہ التزام و پابندی بے شمار مشقت اور تھکاوٹ کو سموئے ہوتی ہے۔ اور یہ کسی صالح انسان ہی سے صادر ہو سکتی ہے۔

پس کمپنیز کی طرف سے اپنے ملتزم ملازمین کے لئے انعام کہاں ہے؟

اور والدین کی طرف سے اپنے پابند بچوں کے لئے انعام کہاں ہے؟

اور اسی طرح ----------

پس ہم اس منہج کو اختیار کیوں نہیں کرتے کہ ہم پابندی کرنے والے کو انعام دیں۔ جب ہم اس کو پابندی کی طرف بلاتے ہیں تو اس سے اپنی محبت کا اظہار کریں۔ اور اس کا التزام کے مطابق اس کو انعامات دینے کی کوشش کریں۔ اور ہم ان کو یہ ضمانت دیں کہ وہ ہمیشہ ترقی پانے والے اور بہترین لوگوں کی فہرست میں ہونگے۔

پس جو چیز ہم نے یہاں سیکھی۔ میری نظر میں التزام کوئی فطری امر نہیں ہے بلکہ یہ ایک کوشش کا نام ہے جو شکریہ اور ترغیب کا مستحق ہے۔

میں یہاں مثال دوں گا کہ اگر ٹریفک کا ادارہ گاڑی کے مالک کو سالانہ بنیادوں پر اپنا لائسنس نیو کروانے پر اس کا شکریہ ادا کرے کہ اس نے ٹریفک قوانین کی پابندی کی ہے۔ اور کسی طرح کی مخالفت کا

مرتکب نہیں ہوا۔ اور اس کو کسی طرح کا انعام دے۔ اگرچہ شکریہ کا ایک خط ہی کیوں نہ ہو یا اس کا نام نٹ پر ان لوگوں کی لسٹ میں ڈال دیا جائے جو ٹریفک قوانین کی پابندی کرتے ہیں۔ دوسروں کے لئے نمونہ کے طور پر۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہترین طریقہ ہے جس کے ذریعے قانون کی پابندی پر ابھارا جاسکتا ہے۔

اور آپ کے لئے ایک اور مثال ہے کہ اگر محکمہ ٹیکس، ٹیکس کی فائل کو چیک کرنے کے بعد دیکھتا ہے کہ ایک سرمایہ کار جس پر جتنا ٹیکس عائد ہوتا تھا اس نے پوری پابندی کے ساتھ ادا کیا۔ تو ملک اس چیز کو واضح کرے کہ وہ پابندی سے ٹیکس ادا کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور وہ اس مالدار شخص کا شکریہ ادا کرے۔ اور اس کا نام ان محترم لوگوں کی فہرست میں درج کرے جو سالانہ اپنا ٹیکس پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ یہ حوصلہ افزائی کی ایک بہترین صورت ہے۔

تو جیسے ٹیکس سے بھاگنے والوں کے لئے سزا ہے اسی طرح ٹیکس ادا کرنے والوں کے لئے انعام بھی ہونا چاہئے۔ یہی وہ اصل منہج ربانی ہے جو تینوں آسمانی کتابوں میں ہے۔

اگر کوئی حکومت التزام کرنے والوں سے محبت کا اظہار کرتی ہے تو کیا اس میں کوئی عیب ہے؟

اور میرا خیال ہے کہ عملی طور پر اس اصطلاح کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ جبکہ اللہ تعالی نے کلمۂ محبت کو استعمال فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ انسان کے نزدیک اس کی اہمیت کو جانتا ہے کہ یہ محبت کسی طرح اس کو ابھارنے کے لئے معجزہ کا کردار ادا کرتی ہے۔

عمومی طور پر میرا خیال ہے کہ ہم اس میں غور وفکر کریں تاکہ جو چیزیں ہم نے ذکر کیں۔ ان کی اپنی زندگیوں میں تطبیق کریں۔ اور لوگوں کو التزام پر ابھاریں خواہ یہ ترغیب صدر مملکت کی طرف سے ہو

یا کسی کمپنی کے سپروالزر کی طرف سے یا باپ کی اپنے بیٹوں کے ساتھ یا دوست کی اپنے دوستوں کے ساتھ۔

عام طور پر انسانوں کے لئے یہ بڑی مفید ترغیبات ہیں۔ اور ہماری سوچ ہونی چاہئے کہ وہ ترغیب کے ذریعے سے قوانین کی پابندی کرے گا نہ کہ صرف قانون کی تطبیق کے ذریعے سے۔

دوسروں کو قبول کرنے اور ان کا احترام کرنے کی ترغیب

اللہ پاک نے اپنے بندوں کو دوسروں کے احترام پر اپنی زندگی اور عقیدے کی بنیاد رکھنے پر ابھارا ہے۔ گویا کہ یہ انسانیت کے استقرار کی بنیاد ہے۔ ہم بے شمار آیات پاتے ہیں جو اس پر دلیل ہیں۔ ان میں سے اللہ پاک کا فرمان:

- کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرماں بردار ہیں۔ Surah آل عمران ۔ Aya count ۸۴۔
- اور جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق نہ کیا (یعنی سب کو مانا) ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان (کی نیکیوں) کے صلے عطا فرمائے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah نساء ۔ Aya count ۱۵۲۔

اللہ پاک نے ان سالفہ آیات اور اس طرح کی بے شمار آیات میں ہمیں یہ خبر دی ہے کہ مسلمان، مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ جمیع انبیاء ورسل علیہم السلام (ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور موسی اور عیسی اور محمد صلی اللہ علیہم اجمعین) پر ایمان نہ لے آئے۔

اور میری رائے میں اس میں کسی کی تہذیب وثقافت کا اعلی درجے کا احترام ہے۔ پس جب اللہ پاک کسی انسان کو مسلمان گنتا ہی نہیں جب تک کہ وہ ان رسولوں پر ایمان نہ لائے۔ اور ان چیزوں کا احترام نہ کرے جن کو وہ لائے ہیں تو بہت ضروری ہے کہ ممالک کے دساتیر، قوانین اور مناھج تعلیم بھی دوسروں کے احترام پر مبنی منہج پر بنائے جائیں۔

اور میں بڑے واضح انداز میں دیکھ رہاہوں کہ ہمارے سکولز میں دین کے مادہ کو اخلاق کے مادہ بدلنے کی ضرورت ہے۔ پھر دین کے پیریڈ میں طلبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے (جیسا کہ ہمارے سکولز میں چل رہاہے۔ دین کے پیریڈ کی شروعات سے) ایک گروپ مسلمان اور دوسرا عیسائی۔ میں اس کو اختلاف کی ایک بنیاد سمجھتاہوں کیونکہ اس پر متشدد اور وسطیت سے محروم افکار کے لوگ بنیاد رکھتے ہیں۔

ہماری اولاد کی دینی تعلیم عبادت کی جگہوں میں ہوتی رہتی ہے۔ صرف مدرسہ میں ہی نہیں۔ اور میری رائے میں اس طرح ایک طالب علم ادیان کے مضمون اور ان میں جو اخلاق ہے اس کو سیکھ سکتا ہے۔ سو جب ایک طالب علم سکول میں دین کے مضمون کو سیکھتا ہے تو یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ صرف آیات حفظ کرے اور کبھی کبھی وہ ان کا معنی بھی نہیں جانتا ہونا۔

میری تجویز ہے کہ سارے (طلبہ) جمع ہوں اور وہ دین کے نام کے پیریڈ کے بجائے اخلاق کا لیکچر لیں۔ کیونکہ سارے کہ سارے ادیان کے اخلاق اور معاملات پر توجہ دی ہے۔ یہاں تک کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیاہے۔

ذرا غور کیجئے کہ اخلاقیات کے پیریڈ میں سارے طلبہ جمع ہوں۔ اور اس کے دوران وہ دنوں مختلف ادیان کی اجماعی باتوں، اچھے اخلاق اور حسن معاملات کی طرف دعوت کو جانیں۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ اس صورت میں دوسرے کے احترام پر ابھارنے والے خدائی منہج کی تطبیق ہو جائے گی اور اسی لیے میں تعلیم میں اخلاقیات کے مادے کی حدث کی ضرورت کو محسوس کرتا ہوں۔

پس خدائے ذوالجلال نے ہمیں بتایا ہے کہ آسمانی کتابیں ایک دوسری کو مکمل کرنے کے لئے اتری ہیں۔ اور ہمیں ایک دوسرے کے تعارف کی طرف بلایا ہے۔ اور ہمیں مسلمان نہیں سمجھا جاسکتا یہاں تک

کہ ہم تورات وانجیل پر ایمان نہ لے آئیں۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ان پر ایمان لائیں اور انہیں جانتے نہ ہوں؟

جب کہ اللہ پاک نے ہمیں اس طرف بلایا ہے۔ فرمایا:

- اس نے (اے محمد ﷺ) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اسی نے تورات اور انجیل نازل کی۔ Surah آل عمران Aya count ۴۔ (یعنی) لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلے (تورات اور انجیل اتاری) اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو) الگ الگ کر دینے والا (ہے) نازل کیا جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہو گا اور خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔ Surah آل عمران ۴ Aya count -
- اور وہ انہیں لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا۔Surah آل عمران Aya count۴۸۔
- وہ جو (محمد ﷺ) رسول (اللہ) کی جو نبی اُمی ہیں پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں۔ اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں۔ تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی۔ اور جو نور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی۔ وہی مراد پانے والے ہیں۔ Surah اَعراف ۱۵۷ Aya count -
- خدا نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں (اور اس کے) عوض ان کے لیے بہشت (تیار کی) ہے۔ یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں

بھی ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے۔ جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے اور خدا سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے تو جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔Surah توبہ Aya count ۱۱۱۔

اور اس طرح میری رائے میں خطاب دینی کی مطلوب Development کی ابتدا منہج ربانی کے مظاہر سے ہوتی ہے۔ اس میں دوسروں کا احترام بھی ہے۔ ان سے درگذر کرنا بھی ہے۔ مل جل کے رہنا بھی ہے۔ پس اللہ پاک ہمارے لئے بیان فرمایا اپنے قول میں:

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبر دار ہے۔Surah حجرات Aya count ۱۳۔

اور ہم کیسے ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے جبکہ ہم میں ہر گروہ بھی اپنی مشقیں ہیں اور انہی مشقوں کے دوران انہوں نے اپنے آپ کو بند کر دیا ہے اور یہ کوشش نہیں کرتے کہ دوسرے ان کی حقیقت کو جان سکیں؟

ہندوں کے استقرار کے لئے جو آلہ مقرر کیا ہے وہ تعارف ہے پس ہم کہاں ہیں اس وسیلہ (تعارف) سے آج کی دینا میں۔

پس کتنی لڑائیاں اور جھگڑے ہیں۔ آج ایک ہی وطن والوں کے درمیان۔

اور موجود زمانہ میں تعارف اور پہچان کے ذرائع سابقہ زمانہ سے قوی اور زیادہ ہیں۔ اور وہ انٹرنٹ ہے۔ اس کو ہم پہلے نمبر پر تعارف کا ذریعہ کیوں نہیں بناتے؟ اور ایسا پروگرام ترتیب کیوں نہیں دیا جاتا جو ادیان کے درمیان وجوہ اتفاق کو بیان کرے تاکہ لوگوں میں قربت پیدا کی جائے؟

اسی طرح صحافت میں بھی ہم ایسا کوئی پروگرام نہیں دیکھتے جو شیخ اور قسیس کو ایک جگہ جمع کرے تاکہ وہ مل کر ان چیزوں کو واضح کریں جو دونوں ادیان میں ایک جیسی ہیں جبکہ ہم ہمیشہ اختلافات کو ہی تلاش کرتے رہتے ہیں۔

میرے خیال میں اب وقت آ چکا ہے کہ صحافت بہتر صورت میں بنانے والا ہو۔ جس میں وہ آسمانی ادیان میں موجودہ اتفاقات کو لوگوں کے لئے بیان کرے۔ اور انہیں سکھائے کہ اتفاق کہاں ہیں؟ اور یہ نہیں کہ اختلاف کہاں ہیں؟

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اگرچہ ایک ہی دین کے ماننے والوں میں مختلف گروہ ہیں۔ تو پس اہل دین کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو مختلف گروہوں اور فرق کے درمیان اتفاقی نقاط پر تعلیم دیں۔ بجائے اس کہ یہ شخص یہ سمجھے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ صحیح ہے۔ اور اس کے علاوہ (اشخاص) خطا پر ہیں۔

اسی طرح صحیح تعارف ہو گا اور یہی بہترین فضا ہے مل جل کر رہنے کے لئے اور اسی کے ذریعے ایک دوسرے کا احترام بھی ہو گا۔ اور ایک دوسرے کو قبول بھی کیا جائے گا۔

کسی بھی چیز کی بڑی منفعت کو بیان کرنے کی ترغیب

اللہ پاک نے اپنے بندوں کو پانی کی حفاظت پر ابھارا ہے۔ کیونکہ اس میں انسان کے لیے بڑے فائدے ہیں۔ اور بے شمار آیتیں پانی کی قدر و قیمت کے بیان میں آئی ہیں۔ پس اللہ تعالی نے تاکید فرمائی ہے کہ:

- کہ اللہ تعالی نے پانی کے ذریعے سے زمین سے وہ چیزیں پیدا کیں جو ہم کھاتے ہیں اور یہ انسان کی زندگی اور رزق کا مصدر ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لیے انواع و اقسام کے میوے پیدا کئے۔ پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ۔ اور تم جانتے تو ہو۔Surah بقرہ ۲۲ Aya count ۔

- اللہ تعالی نے تاکید فرمائی ہے کہ پانی میں زندگی ہے فرمانِ باری تعالی: اور خدا ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا۔ بے شک اس میں سننے والوں کے لیے نشانی ہے۔Surah نحل Aya count ۶۵۔

- اللہ پاک نے تاکید فرمائی ہے کہ اس نے ہر چوپائے کو پانی سے پیدا فرمایا: اور خدا ہی نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ تو اس میں بعضے ایسے ہیں کہ پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ Surah نور ۴۵ Aya count ۔

- اللہ پاک نے تاکید فرمائی ہے کہ پانی پاک ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اور وہی ہے جو اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بتا کر بھیجتا ہے اور ہم ہی آسمان سے پاک پانی اتارتے ہیں۔ Surah فرقان Aya count ۴۸۔

- اللہ پاک نے تاکید فرمائی ہے کہ پانی برکت والا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اور آسمان سے برکت والا پانی اُتارا اور اس سے باغ وبستان اُگائے اور کھیتی کا اناج۔ Surah ق Aya count ۹۔ یعنی وہ صرف پاک ہی نہیں کرتا بلکہ اس میں انسان کے لئے اللہ تعالی کی طرف سے برکت بھی ہے۔

- اللہ پاک نے تاکید فرمائی ہے کہ اس کا عرش پانی پر ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور (اس وقت) اس کا عرش پانی پر تھا۔ (تمہارے پیدا کرنے سے) مقصود یہ ہے کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے اور اگر تم کہو کہ تم لوگ مرنے کے بعد (زندہ کرکے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہہ دیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ Surah ھود ۷ Aya count ۔

اور اس کے بعد جب اللہ پاک نے ہمیں پانی کے فوائد اور زندگی اور بقاء کے لئے اس کی اہمیت بتا دی۔ تو اللہ تعالی نے ہمیں اس کو استعمال کرتے وقت فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: اے نبی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے تیئیں مزّین کیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور بے جانہ اڑاؤ کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ Surah اَعراف ۳۱ Aya count -

بے شک ہمارے ارد گرد دنیا پانی کی کمی کی طرف جارہی ہے۔ اس کے باوجود پانی کا غلط استعمال ہو رہا ہے اور ابھی تک اس کے استعمال میں فضول خرچی سے کام لیا جارہا ہے۔

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ساری آیات جن میں اللہ پاک نے پانی کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے وہ بہترین ترغیب ہیں انسان کے لئے کہ وہ پانی کی قدر و قیمت کو جانے اور اپنے لئے اس کی ضرورت کو بھی۔ اور وہ اچھے اندازے اس کو استعمال کرے اور اس کی حفاظت کرے۔

اور یہاں پر منہج الہی کے خد و خال فہم کے ساتھ کسی بھی چیز انتہائی فائدہ ہے اور لوگوں کی اس منہج کی لوٹنا ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ منہج اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور اس میں برکت ہے تا کہ بندے کی نظر اس کی اہمیت کی طرف متوجہ ہو۔ اور وہ اس کو ترغیب دلاتا ہے کہ فضول خرچی نہ کرے۔

اس سب کے بعد کیا ہمارے اندر یہ استعداد نہیں ہے کہ ہم اس عظیم نعمت جو اللہ تعالی نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اس کی اہمیت کو واضح کریں؟ اور پانی کے استعمال میں عقلمندی سے کام لیں؟ اور اس کو ایک دفعہ استعمال کے بعد دوبارہ پھر استعمال کے قابل بنائیں تا کہ ہم اس سے مکمل فائدہ حاصل کریں؟ اور کیا ہم نے اس سے یہ سیکھا ہے کہ ہم لوگوں کو اس کی حفاظت پر ابھاریں۔ ان کو اس کی اہمیت بتا کر، اور ان کو یہ سمجھا کر کہ وہ ہی اس سے مستفید ہونے والے ہیں نہ کہ قانون کی تطبیق کے ڈر کے لئے سے؟

۸

عدل کی ترغیب

اللہ پاک نے انسان کو پیدا فرمایا اور وہ اس مخلوق کے باطن سے واقف ہے اس لئے اللہ تعالی جانتا ہے کہ عدل کے ذریعے ہی اس مخلوق کو ابھارا جا سکتا ہے اس لئے اپنے آپ کو صفتِ عدل سے موسوم فرمایا۔

اور تاکہ زمین پر زندگی استقامت سے گذرے۔ اللہ پاک نے اپنے بندوں سے عدل کا مطالبہ کیا ہے۔ اور قاضی اور فیصلہ کرنے والے کو حکم دیا ہے کہ وہ عدل کریں۔ اللہ تعالی نے فرمایا: خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ Surah نساء - Aya count ۵۸۔

پھر دوسری ترغیب اس انداز میں دی کہ اللہ تعالی نے تاکید فرمائی کہ وہ عدل وانصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یعنی عدل کرنے والے جو عدل کے ذریعے سے فیصلے کرتے ہیں (وہ ان سے محبت کرتا ہے) ان کے ادیان اور حوالہ جات فیصلہ کرنے والوں کے ساتھ متفق ہیں یا مختلف (وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ اگر وہ انصاف پر مبنی فیصلہ کرتے ہیں) اللہ تعالی نے فرمایا: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ خدا تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah ممتحنہ - Aya count ۸۔

کتنا اچھا انعام ہے کہ انسان اللہ تعالی کی محبت حاصل کرلے۔ جب وہ عادل ہو گا تو (یعنی عدل کر کے) پس جس سے اللہ پاک نے محبت کی وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوا۔ پس اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔

یہاں پر منہج ربانی کے جو مظاہر ہیں اپنے بندوں کو عدل پر ابھارنے کے میں رکوں گا۔ کہ اللہ تعالی نے ان سے مطالبہ فرمایا ہے کہ:

۱. کہ وہ عدل کریں۔

۲. عدل کرنے والوں سے اللہ پاک نے اپنی محبت کا اظہار فرمایا ہے۔

۳. ان کو متقین کی طرح کی جزاء عطا فرمائی: اے ایمان والوں! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبر دار ہے۔ Surahمائدہ Aya count ۸۔ اور متقین سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

مجھے اپنی ابتدائی عمر میں قضاء سے متعلق ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور میری سمجھ کے مطابق عدالت یہ ہے کہ قاضی کا نہ شکر ادا کیا جائے اور نہ ہی اس کی مدح کی جائے۔ کیونکہ قاضی کا رتبہ بہت بلند ہے۔ اور اس کا ایمان ہوتا ہے کہ وہ صاحب پیغام ہے۔ لہذا وہ کسی کے شکریے کا منتظر نہیں ہوتا۔

اور میں یہاں پوچھتا ہوں کہ ملک کی طرف سے عدل قائم کرنے والوں کا شکریہ ادا کیوں نہیں کیا جاتا۔ جب کسی بھی واقعات میں ان کی طرف سے عدل کرنے کے شواہد موجود ہوں۔ یا دوسرے مواقع پر عدل کے قیام میں ان کا اتقان ہو؟

اور کیوں نہیں جب کہ پیدا کرنے والے نے ہمارے لیے واضح کیا ہے کہ جو عدل کرے گا۔ اللہ پاک اس سے محبت کرے گا اور جو عدل کرے گا تو وہ متقین میں سے ہو گا۔ اور متقین کے لیے دنیا میں انعامات اور آخرت میں اعلی درجے کی جنت کی کامیابی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

میری تمنا ہے کہ کسی دن میں ججز کو یا محکمۂ قضاء سے متعلق افراد کی تکریم دیکھوں۔ اور اس لیے تکریم کی جائے کہ انہوں نے عدل وانصاف کے بہترین نمونے قائم کیے ہیں۔

اسی طرح میری تمنا ہے کہ ان ملازمین کی تکریم دیکھوں جو اپنے ماتحت لوگوں میں عدل قائم کرتے ہیں۔ یا انہوں نے اپنے ساتھ معاملہ کرنے والے اہل وطن میں عدل قائم کیا۔ یا استاد کی تکریم کی جائے کہ اس نے اپنے طلبہ کے مابین عدل کیا۔ یا کوچ کی تکریم کی جائے کہ اس نے اپنی ٹیم کے افراد کے ما بین عدل کیا۔ یا کسی کالج کے پرسنل کی تکریم کی جائے کہ اس نے تعلیمی ٹیم میں عدل کیا۔

ماحصل یہ ہے کہ ایک دن دیکھوں کہ لوگوں کو بدلہ، انعامات اور تکریم دی جارہی ہے عدل کے بند کے تحت۔

یہ ایسی تکریم ہے جس کو میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ اور یہ ہی اس کے بارے میں اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا۔ ایسا کیوں نہیں ہے؟ جب کہ اللہ تعالی نے -جو خالق ہے- عدل کرنے والوں کے لیے اپنی محبت کی تاکید فرمائی اور ان کے ساتھ نعمتوں والی جنت کا وعدہ فرمایا۔

جب اللہ تعالی نے تاکید فرمائی کہ عدل کسی بھی ملک کی بنیاد ہے۔ یعنی عدل کے ذریعے سے ہی توازن قائم ہوتا ہے۔ اور اس کی بناء عظیم ہوتی ہے۔ تو یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر ممالک کو ابھارنا ضروری ہے۔ اور ہمیں ایک دوسرے کو ابھارنا ضروری ہے سو جب ممالک یہ چاہتے ہیں کہ ان کے احوال

اچھے ہوں۔ تو یہ عدل کے ذریعے اور اس پر ابھارنے سے ہو گا۔ اور اگر ممالک ترقی کا ارادہ رکھتے ہیں تو لوگوں کو عدل کی ترغیب دیں۔

اور ہم نے ترقی پذیر ممالک کو دیکھا جبکہ وہ اپنے آپ کو قانون کی بالادستی کے تحت چلاتے ہیں۔ اور ان ممالک میں عدلیہ کا ایک ایسا نظام ہے جو ان کو فعال رکھے ہوئے ہے۔

اور کیوں نہیں پس عدالت کے ذریعے حوصلہ افزائی کی جائے اور عدل (کی اہمیت) کو وہی شخص جان سکتا ہے جو اپنے خالق کی عظمت کو جانتا ہے جب اس نے تاکید فرمائی کہ (بے شک عدل کسی بھی ملک کی بنیاد ہے)۔

پس یہ کتنا عظیم عمل ہے کتنی عظیم ترغیب ہے کتنا عظیم منہج ہے۔ اور کتنا عظمت والا ہے وہ ذات جو اپنی مخلوق کے باطن سے خوب آگاہ ہے۔

اپنی مزدوری مکمل کرنے کے بعد اجرت لینے کی ترغیب

اللہ پاک نے ہمیں زمین میں اپنے مال کو mange کرنے کا نائب و امین بنایا ہے جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان: تو) خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جس (مال) میں اس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (مال) خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔Surah حدید ۷ Aya count -

اور ہمیں بے شمار جگہوں پر اس مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ جیسے کہ فرمانِ باری تعالی:

- (اے پیغمبر) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو گا اور نہ دوستی (کام آئے گی) ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔ Surah ابراھیم ۳۱ Aya count -
- (مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمھیں عزیز ہیں (راہِ خدا میں) صرف نہ کروگے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم صرف کروگے خدا اس کو جانتا ہے۔ Surah آل عمران ۹۲ Aya count۔

اور اس طرح کی بے شمار آیات۔

اور اللہ تعالی نے وصیت کرنے کی اجازت بھی دی ہے۔ اللہ پاک کا فرمان:

- تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے دستور کے مطابق وصیت کر جائے (خدا سے) ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔ Surah بقرہ ۱۸۰ Aya count -

- اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں۔ اگر ان کے اولاد نہ ہو تو اس میں نصف حصہ تمہارا۔ اور اگر اولاد ہو تو ترکے میں تمہارا حصہ چوتھائی۔ (لیکن یہ تقسیم) وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو انہوں نے کی ہو یا قرض کے (اداہونے کے بعد جو ان کے ذمے ہو، کی جائے گی) اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو۔ اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ۔ اور اگر اولاد ہو تو ان کا آٹھواں حصہ (یہ حصے) تمہاری وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو تم نے کی ہو اور (ادائے) قرض کے (بعد تقسیم کئے جائیں گے) اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو جس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا مگر اس کے بھائی بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے (یہ حصے بھی ادائے وصیت و قرض بشرطیکہ ان سے میت نے کسی کا نقصان نہ کیا ہو (تقسیم کئے جائیں گے) یہ خدا کا فرمان ہے۔ اور خدا نہایت علم والا (اور) نہایت حلم والا ہے۔ Surah نساء ۱۲ Aya count -

اور وصیت زیادہ سے زیادہ تہائی مال میں جائز ہے (ثلث سے زیادہ میں جائز نہیں)۔ اور اسی (رائے) پر استقرار ہے۔

جو کچھ پیچھے گذرا اس میں غور و فکر کرنے کے بعد میں سمجھا ہوں کہ بے شک جس مال کو ہم اپنی ملکیت تصور کرتے ہیں۔ وہ اللہ پاک کا ہے۔ ہم تو صرف اس کے نائب اور امین ہیں۔ اور بے شک اللہ پاک جو صاحب مال ہے اس کی طرف سے ہمیں اجازت ہے کہ ہم ورثہ کو چھوڑ کر ثلث مال تک جس کے لیے چاہیں وصیت کریں۔

اور زیادہ واضح انداز میں یہ کیا جا سکتا ہے۔ جو میں سمجھا ہوں کہ یہ ثلث مال ایک بونس ہے۔ بندے کے لیے کام مکمل کرنے کے بعد تو اس کے لیے اپنے مال میں تصرف کا حق ہے۔

پس کام مکمل کرنے کے بعد ہم بونس کسی اور کے لیے کیوں چھوڑ دیں اور خود کیوں نہ لیں؟

یہاں ایک مثال دوں گا کہ ایک کمپنی اپنے کسی ملازم کے لیے کوئی پروگرام تشکیل دیتی ہے۔ اور اس کمپنی کا C M اس کو کام مکمل کرنے کے بعد ایک چیک بطور بونس دیتا ہے۔ تو کیا ایسا معقول ہے کہ بونس حاصل کرنے والا شخص اس چیک کو نہ لے۔ اور اپنے بعد میں اس کام پر آنے والے شخص کے لیے یہ چیک چھوڑ دے؟

قطعی طور پر یہ ناممکن ہے کیوں کہ وہی شخص کام کو ختم کرنے کے بعد اس کا مستحق ہے۔

رہا یہ سوال کہ ہم اس Bonus کا کیا کریں؟

تو کتنی اچھی بات ہے کہ ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کریں گے اس نے ہم پر یہ انعام فرمایا ہے۔ اور مزید اعلی انعامات حاصل کریں اور یہ شکر کرنے والوں، صدقہ کرنے والوں اور عملِ صالح کرنے والوں کے انعامات ہیں۔

اس طرح اللہ پاک کی توفیق سے میں سمجھا ہوں جو سمجھا ہوں۔ اور اپنی خدمت کے اختتام پر مکافاۃ حاصل کیا ہے اور اس کو میں نے وصیت کی صورت میں خیر کے کاموں کے لیے وقف کیا ہے۔ اور جو کچھ اللہ پاک نے مجھ پر اکرام فرمایا ہے اس میں سے ثلث مال کو چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ ایک بہت اچھا فہم تھا جو میں نے سمجھا۔ اور میں نے چاہا کہ میں اس کی آپ کو بھی وصیت کروں۔

پس آپ میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ مکافاۃ خدمت کے اختتام پر وصول کرے اور زندگی کو الوداع کہنے سے پہلے کوئی خیر کا کام کر جائے۔

میں وضاحت کے لیے ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک سٹوڈنٹ خود سو جاتا ہے اور ہوم ورک خود نہیں کرتا بلکہ اپنے والد کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ تا کہ وہ اس کی طرف سے کرے۔

تو یہاں پر والد کام کر بھی سکتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے نہ کرے پس نقصان اس سٹوڈنٹ کا ہی ہے اور اس کو نمبرات میں خسارہ ہو گا۔

ہم کیوں اپنا کام دوسروں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اپنی زندگیوں میں خود اس کام کو سرانجام نہیں دیتے۔ تا کہ ہم جس کو چاہیں وصیت کریں۔ تا کہ ہم اپنی زندگی میں ہی اپنی خدمت کے اختتام پر انعام لے کر کامیاب ہو جائیں۔

پس جو کچھ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے۔ وہ ہمارے لیے باقی رہے گا۔ جب کہ جو کچھ ہم دنیا میں چھوڑ جائیں گے۔ اس کو کبھی نہیں دیکھ پائیں گے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی میں ہی اپنی خدمت کا بدلہ لے لیں تا کہ ہمارے لیے بے بڑا ثواب ہو۔ اس کے ذریعے سے ہم صدقہ جاریہ کریں۔ اور کاش کہ اگر ہم یہ صدقہ بصورت وقف ہو۔

وصیت کبھی کبھی بصورت مال ہوتی ہے۔ جو فورا خرچ کیا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی اکثریت مال کی وجہ سے وقف کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ بے شمار لوگ اس سے ایک طویل مدت تک مختلف طریقوں سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ خواہ وہ نقدی مال ہو یا زرعی زمین ہو یا ہسپتال وغیرہ۔

اور تحقیق اللہ پاک نے حکم دیا ہے کہ ترکہ کی تقسیم وصیت کے نفاذ کے بعد ہو۔ اس حکم میں وصیت کا درجہ بلند کرتا ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ ایک ایسا فعل ہے جو نائب کے ارادہ کے ساتھ متعلق ہے۔ اللہ پاک نے اس کو اس حق کی اجازت دی ہے۔ اور اس حق کی حفاظت بھی کی ہے۔ پس جو کوئی وصیت کے مال کو لے گا کوئی دوسرا اس کے قریب نہیں آئے گا (یعنی ورثاء وصیت لینے والے کو تنگ نہیں کر سکتے) اور یہ لوگوں کے لیے ایک ترغیب ہے کہ وہ اپنی وصیت کو اوقاف یا اس طرح کے دیگر کار خیر میں صرف کریں۔

اور اگر یہ عمل کثرت کے ساتھ ہو گا تو اس میں غریبوں کے لیے بہت بہتری اور مدد ہو گی۔

تحقیق اللہ پاک نے امانت دار کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور اس کے ساتھ جنت اور بلند درجات کا وعدہ فرمایاہے۔ جیسا کہ بے شمار آیات میں وضاحت آئی ہے۔

پس ہم میں سے ہر شخص صدقہ جاریہ کے ذریعے سے کوئی دروازہ بنائے۔ ایسا نافع عمل کرے جو لوگوں کو فائدہ دے۔ وہ اس کی مدد کرے جب انسان کا عمل منقطع ہو جائے۔ اور یہ عمل اللہ تعالی کے سامنے گواہ ہو جائے کہ ہمیں کامل اعتماد ہے کہ جو کچھ ہم اللہ تعالی کی رضاجوئی کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ باقی رہتاہے۔

اور عملی طور پر اوقاف کے مختلف ابواب ہیں۔ کبھی کبھی انسان انفرادی طور پر کسی بینک کے ساتھ مل کر وقف کے عمل کو (ترتیب) دیتاہے۔ جس کو ٹرسٹ یاامانہ کیا جاتا ہے۔ یا کسی اجتماعی وقف کے عمل میں شراکت دار ہوتا ہے۔

میں یہاں پر نمونے کے ایک وقف کی مثال دوں گا۔ ایک ہسپتال جو مفت علاج کے لیے بنایا جارہا ہے (ہسپتال ۵۰۰۵۰۰ ٹیومر کے علاج کے لیے) اور یہ ابھی تعمیر ہو رہاہے۔ اور یہ عمل وقف کا بہترین اور اعلی نمونہ ہے۔ جس کو کرنے والا دنیا میں چھوڑ جائے گا۔ اور اس کی نیکیوں کے اکاونٹ میں بیروں اضافہ ہوتا رہے گا۔ جب تک کوئی مریض اس میں داخل ہوتا رہے گا۔ اور فائدہ حاصل کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ یہ منہدم نہ ہو جائے۔ یہ کتنا عظیم اجر ہے۔

میں سب کو دعوت دیتاہوں کے اپنے ارد گرد کسی بھی وصیت یاوقف کے بارے میں غور و فکر کریں۔ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کیونکہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ اور سالوں تک اللہ تعالی کے سامنے گواہ رہے گا کہ اس شخص نے یہ کام کر کے اللہ تعالی کا شکر ادا کیا ہے۔

اور جب ہم نے جان لیا کہ اپنی خدمت کے اختتام پر انعام لیا جاتا ہے تو کیا یہ معقول ہے کہ ہم اس کو دوسروں کے لیے چھوڑ دیں۔

کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ ہم اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اس انعام کو اپنی زندگیوں میں ہی لے لیں۔ اور اللہ تعالی کی ہم پر کی گئی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اور یہ ہماری طرف سے وقف اور صدقہ جاریہ ہو۔ اللہ تعالی کے لیے اور اس کے ذریعے سے ہم دنیا اور آخرت میں سعادت حاصل کریں۔

کیوں نہیں؟

پاکیزگی کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پاکیزگی کے حصول کی ترغیب دی ہے۔ اور بہترین ترغیب جس سے اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ رہنے والوں کے لیے ابتداء کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

- اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے۔ سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔ اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔ کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah بقرہ Aya count - ۲۲۲۔
- تم اس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو کہ پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ Surah توبہ - Aya count ۱۰۸ ۔

پس اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ رہنے والوں کے لیے اپنی محبت کو بیان فرمایا ہے۔ اور جب انسان حصول محبت الٰہی میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی خوشنما ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں وہ صاحب احترام لوگوں میں سے ہو جاتا ہے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار امور کی اجازت دی ہے جب تک کہ وہاں پاکیزگی موجود ہے۔ مثال کے طور پر عورتوں کے ساتھ مباشرت حیض کے بعد پاکیزگی کے حصول کے بعد اللہ پاک نے اس کی اجازت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جب وہ پاک ہو جائیں ان کے پاس آؤ جہاں سے اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے۔ Surah بقرہ Aya count ۲۲۲۔

اسی طرح اللہ تعالی نے جنت میں حور عین کا وصف بھی یہی بیان فرمایا کہ وہ خوب ستھری ہیں۔ ان کی خوبصورتی اور طہارت و پاکیزگی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کے لئے پاک بیبیاں ہیں اور ان کو ہم گھنے سائے میں داخل کریں گے۔ Surah نساء Aya count ۵۷ -

اور اسی طرح جنتی شراب کی پاکیزگی اور صفائی کو یوں بیان فرمایا: اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا۔Surah انسان Aya count ۲۱۔

گویا کہ اللہ تعالی اپنی محبت کے اعلان کے ساتھ اپنے بندوں کو اپنے نفوس کی طہارت پر ابھار رہا ہے۔ اور اس کے اسباب بھی بیان فرمائے اور یہ طہارت مخفی طور پر صدقہ میں رکھ دی۔ اور اگر ہم اپنے مال اور نفس کی طہارت چاہتے ہیں تو لازمی ہے کہ ہم صدقہ کی وصیت کریں کیونکہ صدقہ میں نفس کی طہارت ہے۔

اور یہاں پر نفس کی طہارت پر ابھارنے کا جو خدائی منہج ہے۔ میری نظر میں اس کی تلخیص دو امور میں ہے:

۱. اللہ پاک نے بیان فرمایا کہ وہ پاکیزہ رہنے والے شخص سے محبت فرماتا ہے اور جس سے اللہ تعالی محبت کرے وہ دنیا اور آخرت کی خیرات پا لیتا ہے.
۲. پاکیزگی کے حصول کے میں آسانی پیدا فرمائی.

۳. اسی طرح طہارت نفس ایک غیر محسوس و غیر ملموس چیز ہے اور یہ بدنی طہارت کی طرح واضح نہیں ہے۔ پس اللہ سبحانہ و تعالی نے چاہا کہ اپنے بندوں پر مادی اسباب آسان فرمائے۔ ان کے ذریعے سے وہ نفس (غیر ملموس) کی طہارت حاصل کریں۔ اور واضح فرمایا کہ نفس کی طہارت کا راز صدقہ میں پوشیدہ ہے۔ ان کے لئے بطور ترغیب کہ یہ کام بڑا آسان اور متاح ہے ہر اس شخص کے لیے جو چاہتا ہے کہ اللہ تعالی اس سے راضی ہو جائے اور اس سے محبت کرے۔

اسی طرح اللہ پاک نے اپنی کتاب کو بھی طہارت کے وصف سے موصوف فرمایا ہے۔ تاکہ لوگوں کو پاکیزگی پر ابھارا جاسکے۔ کیونکہ یہ وہ چیز ہے جس پر اللہ پاک اپنے بندوں کو دیکھتا پسند فرماتا ہے۔ جیسے کہ فرمانِ باری تعالی: (یعنی) خدا کے پیغمبر جو پاک اوراق پڑھتے ہیں۔ Surah بینہ Aya count ۲ -

یہ سارے امور پاکیزگی پر آسان طریقوں سے ابھارنے خدائی منہج کی وضاحت ہیں۔ پس قبل اس کے کہ ہم کسی کو کسی کام پر ابھاریں۔ ضروری ہے کہ ہم اس کو وہ شے مہیا کریں جو مطلوبہ کام کو سرانجام دینے کے لیے سہولت کا کردار ادا کرے۔

اور یہاں پر وسیلہ کسی راستے کا پیدا کرنا ہے پھر مطالبہ ہے۔ پھر اس مطالبے کو نافذ کرنے کی محبت کا بیان ہے - پھر اس انعام (کا ذکر ہے) جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس مطالبے کو قبول کرنے اور اس پر دوام اختیار کرنے پر۔ پھر ان بدائل کا ذکر ہے جو اس نتیجے اور مطالبے تک پہنچانے کے لیے سہولت کا کردار ادا کرتے ہیں۔

پس یہاں پر اللہ تعالی کا طہارت کے حصول کے مطالبے کا منہج اس طرح ہے کہ اس نے ہمارے لیے حصول طہارت کا ذریعہ (پانی) بھیجا۔ اور جو کوئی پاکی حاصل کرے گا۔ اس کے لیے اپنی محبت کا اظہار فرمایا۔ پھر بعض امور دنیویہ کے انعام کا ذکر فرمایا۔ مثلاً عورتوں سے جماع۔ آخرت میں بطور انعام جنت کا

وعدہ وغیرہ۔ اور جو کوئی پانی نہ پائے اس کے لیے طہارت کے حصول کو آسان کر دیا کہ وہ مٹی کا استعمال کر کے تیمم کرے جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ: مومنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک (ان الفاظ کو) جو منہ سے کہو سمجھنے (نہ) لگو نماز کے پاس نہ جاؤ اور جنابت کی حالت میں بھی (نماز کے پاس نہ جاؤ) جب تک کہ غسل (نہ) کرلو ہاں اگر بحالت سفر رستے چلے جارہے ہو اور پانی نہ ملنے کے سبب غسل نہ کر سکو تو تیمم کرکے نماز پڑھ لو) اور اگر تم بیمار ہو سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں پر مسح (کرکے تیمم) کرلو بے شک خدا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔Surah نساء۴۳ Aya count ۔

اور یہاں پر طہارت پر ابھارنے کی ایک بہت بڑی ترغیب یہ واضح ہوئی ہے کہ طہارت انسان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کے قابل بناتا ہے۔ ہم اس کی کتاب کو بغیر طہارت کے چھو نہیں سکتے۔ نماز سے قبل طہارت ضروری ہے۔ اسی طرح طواف وغیرہ۔

یہاں تک کہ میت کو اپنے رب سے ملاقات کے لیے غسل دیا جاتا ہے گویا کہ ہم جب ارادہ کرتے ہیں کہ ہم رابطے کے اہل ہو جائیں یا ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ورابطہ استوار کریں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم طہارت حاصل کریں۔

پس ہمیں پاکیزگی کو منہج بنانا چاہیے۔ خواہ یہ پاکیزگی جسمانی ہو روحانی اور کتنا اچھا یہ راستہ ہے۔ جس کے ذریعے ہم یہ طمع کرتے ہیں کہ اللہ پاک ہم سے محبت کرے۔

کیوں نہیں؟

نظافت اور زیب وزینت کی ترغیب

اللہ پاک نے لوگوں کو زیب وزینت پر ابھارا ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا:

اے نبی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے تیئں مزّین کیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور بے جانہ اڑاؤ کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔Surah اَعراف ۳۱ Aya count -

پس اللہ پاک نے حرمت کی نفی اور اباحت کے ساتھ ابتدا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

پوچھو تو کہ جو زینت (وآرائش) اور کھانے (پینے) کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے کیا ہے؟ کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن خاص ان ہی کا حصہ ہوں گی۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں سمجھنے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ Surah اَعراف ۳۲ Aya count -

اور اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی کہ وہ اشیاء کو مزین فرمایا ان کو خوبصورتی دینے کے لیے اور ان کو ایک ایسے قالب میں ڈھالا ہے۔ جہاں رکھنا اس نے پسند فرمایا۔ جیسے کہ فرمانِ باری تعالیٰ:

- اور ہم ہی نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے اُس کو سجا دیا۔ Surah حجر - ۱۶ Aya count۔
- اور اللہ تعالیٰ کا قول: بے شک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا۔ Surah صافات ۶ Aya count -
- اور اللہ تعالیٰ کا قول: پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم بھیجا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ رکھا۔ یہ

زبردست (اور) خبردار کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں۔ Surah فصلت Aya - ۱۲ count۔

- اور اللہ تعالی کا قول: کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیونکر بنایا اور (کیونکر) سجایا اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔ Surah ق ۶ Aya count -

اور اللہ تعالی نے وضاحت فرمائی ہے کہ زیب وزینت کا تعلق صرف مادی (حسی) اشیاء سے نہیں ہے۔ بلکہ معنوی اشیاء سے بھی ہے جیسے کہ اللہ پاک کا فرمان: اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ﷺ ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں۔ Surah حجرات ۷ Aya count -

اور اس چیز کی طرف دیکھتے ہوئے کہ اللہ تعالی پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے زیب وزینت اختیار کریں (کیونکہ زیب وزینت اس کی methodology ہے)۔ اس نے لوگوں سے زیب وزینت کا مطالبہ فرمایا اور ان کے لیے وہ وسائل اور طریقے پیدا فرمائے۔ جو ان کو تزیین وآرائش پر قادر بناتے ہیں ان میں اللہ تعالی کا فرمان: اور اسی نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (وہ تمہارے لیے) رونق وزینت (بھی ہیں) اور وہ (اور چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں۔ Surah نحل ۸ Aya count -

یہاں ہم نے دیکھا کہ زیبائش وآرائش سواری میں مباح ہے بلکہ شرعی طور پر مطلوب ہے۔

اور یہاں پر میں نے کوشش کی ہے کہ میں تزیین پر ابھارنے والے منہج ربانی کے ملامح کو بیان کروں تو میں نے پایا کہ اللہ تعالی نے بنی نوع انسان کو تزیین کا حکم دینے سے پہلے خود آسمان وزمین کو مزین فرمایااور اس کے بعد لوگوں سے تزیین کا مطالبہ فرمایا۔اور اس کو مباح فرمایا۔

میں یہاں کسی کمپنی کے سپروائزر کے حوالے سے ایک مثال دوں گا اس نے ارادہ کیا کہ اس کے ملازمین اچھا لباس زیب تن کریں اور مزین ہو کر آئیں۔ اور ان کا مظہر ایسا ہو جو کمپنی میں ان کی موجودگی کے لائق ہو۔تو پس ترغیب اس کی اپنی ذات سے شروع ہو گی تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے آپ سے شروع کرے اور دیکھے کہ وہ کیا پہنتا ہے۔اور کمپنی میں آنے کے لیے کیسے زیب وآرائش کرتا ہے ؟ پھر ملازمین کے لیے واضح کرے کہ وہ تزیین کو پسند کرتا ہے۔اور زیبائش وآرائش مطلوب ہے۔اور ان کے لیے ان کے دفاتر ایسے بنائے ہیں جو ان کے لیے مناسب ہیں۔اور وہ تفصیلی طور پر (زیب وزینت) اہتمام کرتا ہے تاکہ جگہ ان کے استقبال تیار ہو۔پھر ان سے مطالبہ کرے کہ وہ اس کی کمپنی میں تشریف لے آئیں اور وہ اس کے لیے تیار ہوں گے۔اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ وہ کمپنی کی حیثیت کے مطابق نقل وحمل کے لیے گاڑیاں بھی فراہم کرے۔

اسی طرح ایک والد اپنے بیٹے کے ساتھ کیسے وہ اس سے تزیین وآرائش کا مطالبہ کر سکتا ہے۔اور حسن قامت،سلیقہ پوشاک اور وہ خود ایسا نہیں کرتا؟

ابتدا اپنی ذات سے ہو۔ اور جو حکم زیب وزینت کا ہے۔ یہ صرف زیب وزینت کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ یہ زندگی کا ایک مفہوم ہے۔ ہم اپنے اردگرد والوں کے لیے پہلے خود مثال بنیں۔ تاکہ ہم ان ہیں اس کام پر ابھار سکیں جس پر ہم ان کو دیکھنا پسند کرتے ہیں اور یہ ایک عام اصول ہے –معاملات میں–پس اگر میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگ میری تصدیق کریں۔تو مجھ پر لازم ہے کہ میں ان کو سچا کہوں۔

اور اگر میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرا احترام کریں تو مجھ پر لازم ہے کہ میں ان کے احترام سے ابتداء کروں اور اسی طرح (دیگر امور کا معاملہ بھی ہے)۔

اور اگر ہم اس کو مفہوم مخالف کی نظر سے دیکھیں تو بے شک اللہ پاک ہمارے لیے واضح فرمارہا ہے کہ وہ قبیح چیز کو پسند نہیں کرتا۔ اور وہ غیر نظیف جگہوں کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے۔یہاں پر ایک اور ترغیب ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ ہم اپنے ارد گرد دیکھیں (تاکہ ہم منہج الٰہی کے مظاہر کو سمجھیں۔ پس اللہ پاک نے زمین کو مزین فرمایا۔ اس میں چیزوں کو پیدا کر کے اور ودیعت کر کے) تاکہ ہمارے لیے ایک بیغام زمین کو سجانے کے لیے۔ پس اللہ تعالی نے آسمان کو پیدا فرمایا اور ستاروں سے اس کو مزین فرمایا۔ اور ہم سے تزیین کا مطالبہ فرمایا۔ پس ہمیں اپنے ماحول کو سجانا ہو گا۔ درختوں کے ساتھ، نباتات کے ساتھ، عمارتوں کو معتبر پینٹ کے ساتھ، صفائی کے ساتھ، اور تہذیبی سلیقہ شعاری کے ساتھ۔

افسوس کہ مصر میں ہماری یومیہ زندگی میں ہمیں عمارتوں کو پینٹ نہ کرنے، تعمیری ذوق کے فقدان اور تہذیبی سلیقہ شعاری کی عدم موجودگی کی عادت سی ہوگئی ہے۔ اور یہ چیز ہمیں سڑکوں پر مناسب صفائی سے آنکھیں چرانے کی طرف لے گئی۔ نیز میدانوں کے جمال کے عناصر اور پودے جو راستوں کے لائق ہوتے ہیں۔ ان سے بھی ہماری توجہ میٹادی۔

کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے جو اپنے بندوں کو زیبائش وآرائش کی دعوت دی ہے۔ یہ ایک بڑی اہم چیز ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ مطلوبہ دینی خطاب کے ضمن آتی ہو۔ یا ہمارے سکولوں میں اخلاقیات کے مضمون میں جو میں نے تجویز پیش کی۔

اسی طرح گذشتہ بیان کردہ منہج کی تطبیق یہ مطالبہ کرتی ہے کہ مسئول کی اپنی ذات بہترین نمونہ ہو۔ اور وہ ان میں سے ہو جو اپنے آفس کے سامنے سے صفائی کرتا ہے۔ یا اپنے گھر کے سامنے سے۔ تا کہ معاشرے کے لیے ایک نمونہ بنے۔ اور اسی طرح ایک استاد اپنے سکول میں ایک والد اپنی اولاد کے ساتھ، تا کہ ہم تزیین وزیبائش کی محبت کا بیج بویں اور اس کے پھل سے سعادت مندی اور خوشی حاصل کریں۔

ایسی تبدیلی پر ابھارنا جسے ہم پسند کرتے ہیں

میں نے اللہ پاک کے فرمان: اے ایمان والو اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو خدا ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن کو وہ دوست رکھے اور جسے وہ دوست رکھیں اور جو مومنوں کے حق میں نرمی کریں اور کافروں سے سختی سے پیش آئیں خدا کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔ Surah مائدہ ۵۴ Aya count ۔ کا مطالعہ کیا۔

تو اپنی سوچ کے مطابق یہ محسوس کیا کہ اللہ تعالی انسان کو اپنی زندگی میں تبدیلی کی کوشش پر ابھارتا ہے۔ (اگر وہ اس سے خوش نہیں ہے تو) اور ہر وہ شخص جو سمجھتا ہے کہ اس کے سامنے دروازے بند ہیں اور شقاوت اس کے عمل میں لکھ دی گئی ہے۔ اس کے ازدواجی تعلقات میں، دوستوں کے ساتھ، وغیرہ وغیرہ۔ تو بے شک تبدیلی پر ابھارنے والے خدائی منہج کے خدوخال اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہم محبت کے ساتھ زندہ رہ سکتے ہیں۔ پس آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف کوشش کرنی چاہیے اور اللہ تعالی نے ہمیں کوشش اور تبدیلی کا مکلف بنایا ہے۔ تاکہ ہم ان لوگوں کے ساتھ زندگی گذار سکیں جو ہم سے محبت کرتے ہیں یا ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

تو اس سلسلے میں اللہ تعالی نے خود ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ اگر بشریت اس پر ایمان نہیں لائے گی تو اللہ تعالی ایسی قوم لے آئے گا (یحبھم ویحبونہ) یعنی صالح قوم اللہ پاک ان سے محبت فرمائے گا وہ اللہ پاک سے محبت کریں گے۔ تو ایک عام اصول یہ رکھا کہ ہم ان چیزوں کو تلاش کریں جن سے ہم محبت کرتے ہیں۔ اور ہم مایوس نہ ہوں۔ اور یہ نہ سوچیں کہ اس طرح ہمارے لیے لکھا گیا ہے۔ اور تبدیلی کے دروازے بند ہیں۔

فیملی کے مسائل میں طلاق کو جائز قرار دیا تاکہ کسی کے سامنے دروازے بند نہ ہوں اور تبدیلی کا راستہ کھلا ہو جب زندگی مستحیل ہو جائے۔

کام کے میدان میں استعفی کی صورت موجود ہے۔ اور ہر شخص کے لیے ممکن ہے کہ وہ ایسا کام تلاش کرے جو اسے پسند ہو۔ اور جہاں اس کے سپر وائزر اس کو پسند کرتے ہوں اور جہاں پر اس کی زندگی میں تقدم اور سعادت وخوشحالی سے بھرپور ہو۔

اور انسانی زندگی میں اگر ایک شخص اپنے دوستوں سے محبت کے تبادلہ کو محسوس نہیں کرتا تو وہ تبدیلی کی کوشش کرے۔

اور میرے خیال میں خدائی منہج ابداع کی طرف دعوت ہے اور مجبور شخص کسی طرح کی Creativity نہیں کر سکتا۔ بلکہ محبت اور استقرار یہ دونوں چیزیں ابداع کی اساس ہیں۔

اور ترغیب اور ابھارنے کا جو سسٹم و منہج ہے وہ اللہ پاک کے منہج میں بطور مثال آیا ہے۔ پس اللہ پاک نے اپنے بندوں کو اس کے لیے ابھارا ہے۔ کہ وہ تدبر اختیار کریں اور وہ ان چیزوں سے موافقت اختیار نہ کریں جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں بلکہ ان چیزوں کے ساتھ بیٹھیں جو ان پسند ہیں اور جیسے اللہ تعالی چاہتا ہے کہ ان کو دیکھے۔

اسی طرح ایسا شخص جو اپنی حاصل کردہ ڈگری کی بنیاد پر ملے ہوئے عمل سے ناخوش ہے۔ مثال کے طور پر وہ ایک وکیل بنا لیکن اس میں چیزوں کو بنانے کی بہترین صلاحیت ہے۔ اور وہ عدالت میں موجودگی پر خوش محسوس نہیں کرتا باوجود اس کے کہ وہ ایک وکیل ہے۔ اور وہ اعلی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پس اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی ذات کو نئے سرے سے تلاش کرے اور دیکھے کہ اس کے اندر

کیا ہے۔ کیونکہ جب وہ اپنا راستہ تلاش کرے گا۔ اور اپنا پیشہ تبدیل کر دے گا۔ اور وہ کام شروع کر دے گا جو اس کو پسند ہے۔ تو وہ نئی نئی چیزیں لائے گا۔ اور متمیز شان کا مالک ہو گا۔

اسی طرح ایک اسٹوڈنٹ اپنے حاصل کردہ مجموعہ درجات کی وجہ سے کسی خاص کالج میں داخلہ لے لیتا ہے مثلاً میڈیکل میں داخلہ لے لیتا ہے لیکن بعد میں اپنے آپ کو پر سکون تصور نہیں کرتا۔ اور اپنی ذات کو تلاش کرنے کے بعد اس نے محسوس کیا کہ وہ ایک بہترین وکیل ہو سکتا ہے۔ اور قانون اس کی خواہش ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنا ڈپارٹمنٹ تبدیل کرے اور وہ چیز پڑھے جسے وہ پسند کرتا ہے۔ تاکہ وہ ایک ممتاز وکیل بن سکے بجائے اس کے کہ وہ ایک عام ڈاکٹر ہو۔ اور اپنی خدمات کی ادائیگی سے خوش بھی نہ ہو۔

یہ تمام امور خالق کی عظمت اور اس کی اپنے بندوں سے محبت کا بیان ہیں تو اللہ پاک نے چاہا کہ وہ ان کے لیے مثال بیان فرمائے۔ اور ان کے لیے ان کی ذات کے اکتشاف کا دروازہ کھولے۔ اور حصول سعادت کی تلاش کا دروازہ کھولے کیونکہ سعادت مندی ابداع میں پنہاں ہے۔

کیا ہم تیار ہیں کہ ہم اپنے آپ کو تبدیل کریں تاکہ ہم اپنی سعادت کو تلاش کر سکیں؟

کیوں نہیں؟

عذر قبول کرنے کی ترغیب

اللہ پاک نے بے شمار آیات میں اپنے بندوں کو توبہ کی طرف راغب کیا ہے۔ ان میں نے بعض ہم لیتے ہیں:

- سیدنا آدم علیہ السلام کا قول جو قرآن پاک میں اللہ تعالی نے اس طرح بیان فرمایا: دونوں عرض کرنے لگے کہ پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ Surah أعراف Aya count ۲۳ -
- اسی طرح سیدنا یوسف علیہ السلام کا قول اللہ پاک کا فرمان: بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو خدا نے اُن کو بخش دیا۔ بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah قصص Aya count ۱۶ -

اللہ پاک نے ان آیات طیبات کے دوران لوگوں کو استغفار توبہ کے لیے کوشش اور عمل صالح پر ابھارا ہے۔ اور میں سابقہ دو آیتوں میں اعتذار کو ساز گار بتانے کے لیے وسائل کو اس طرح محسوس کرتا ہوں:

نمبر ۱: ابتداء اپنے گناہ اور غلطی کے اقرار سے ہو۔ جو دوسرے کے حق کی گئی ہو۔ جیسے کہ ہمارے باپ سیدنا آدم علیہ السلام کا قول (ظلمنا انفسنا): ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس طرح کی ابتداء یا اس طرح کا معتبر مقدمہ دوسرے شخص کو جس سے معذرت کی جارہی ہوئی ہے۔ اس کو سمجھنے کا موقع دیتا ہے۔ اور پہلے سے ہی اپنی غلطی کا اقرار دوسرے شخص جس سے معذرت کی جارہی ہوتی ہے۔ اس کے احترام کی دلیل ہے اور اسی طرح غلطی کا اقرار معذرت کو قبول کرنے کا دروازہ کھولتا ہے۔

نمبر ۲: اس کے ساتھ وہ معافی کی درخواست کرے

نمبر ۳: اس کی تاکید ہے دوسرے شخص کے لیے کہ اگر وہ معاف کرے گا تو بہت بڑا فائدہ اٹھائے گا۔ اور اگر معاف نہیں کرے گا تو معافی کے درخواست گذار کو بہت بڑا نقصان ہو گا۔

میری رائے میں یہ سارے وہ طریقے ہیں جو سابقہ دو آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ اور بڑا واضح نمونہ تشکیل دیتے ہیں۔ قرآن پاک میں اعتذار کے ادب کا۔

اور یہاں پر ہمیں اس منہج سے زندگی کی ثقافت کو سمجھنا واجب ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ کیسے ہم دوسروں کو عذر قبول کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔

پس کوئی شک نہیں کہ تکبر اور غلطی کا اعتراف نہ کرنا، دوسری جانب والے شخص کو یہ احساس دلاتا ہے کہ خطاکار اپنی غلطی پر نادم نہیں ہے اور نہ وہ حقیقی طور پر معذرت میں رغبت رکھتا ہے۔

یہاں میں نے عذر کو قبول کرنے کے مظاہر کا ملاحظہ کیا ہے۔ جیسے میں سمجھا ہوں کہ غلطی کے اعتراف سے اگر ابتداء کی جائے تو یہ دوسرے شخص کے لیے عذر قبول کرنے کی بہترین ترغیب ہوتی ہے۔ پھر اپنی غلطی کے اعتراف کے ساتھ ساتھ معافی کی درخواست بھی پیش کی جائے۔ پھر جس شخص سے معافی مانگی جارہی ہو۔ اس کو یقین دلایا جائے کہ اگر آپ نے میرا عذر قبول نہ کیا تو مجھے (معافی مانگنے والے کو) بہت نقصان ہو گا۔

میں یہاں پر ایک عام فہم مثال دوں گا کہ ایک بیٹا غلطی کرتا ہے۔ اور وہ ایسا کام کرتا ہے جس کو فیملی قبول نہیں کرتی۔ تو اس بیٹے کا اپنے والدین کی طرف آنا اور اپنی غلطی کا اعتراف کرنا والدین کو پُر سکون کرے گا۔ اور وہ دونوں خاموشی اختیار کرلیں گے۔ اور اس کو معاف کرنے کے لیے تیار ہو جائیں

گے۔ پھر بیٹا ان سے معافی کا طلبگار ہو۔ اور مزید اضافہ کرے کہ اگر آپ کا غصہ اسی طرح رہا تو اس کو بہت خسارہ ہو گا۔

اس منہج اور طریقے کے ساتھ (اگر کوئی بیٹا معافی مانگے گا) میں نہیں محسوس کرتا کہ کوئی باپ یا ماں اپنے بیٹے کے عذر کو رد کر دیں۔

سو اس طرح اللہ تعالی کے منہج کے مظاہر (جیسے کہ میں سمجھا ہوں) ہمیں ایک عام منہج کی طرف بلا رہے ہیں۔ ایسا منہج جس میں اپنی خطا کے اعتراف کی ثقافت عام ہو۔

میری خواہش ہے کہ میں زندگی کا ایسا دن دیکھوں جس میں سب کی طرف سے اپنی خطا کے اعتراف کی ثقافت منتشر ہو۔ جس میں برداشت اور Compromise ہو۔ جس میں سب کو قبول کر کے آگے بڑھنا ہو۔

کیوں نہیں!

دوسروں کے ساتھ مزاحمت نہ کرنے اور ان کو ترجیح دینے کی ترغیب

آج کی دنیا مزاحمت سے بھری پڑی ہے۔ سڑکوں پر جب ہم گاڑی ڈرائیو کر رہے ہوتے ہیں۔ میں مصر کے بارے میں گفتگو کر رہا ہوں۔ تو ہر شخص دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ اگر ایک گیٹ سے صرف ایک گاڑی داخل ہو سکتی ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر شخص یہی کوشش کرتا ہے کہ وہ سب سے پہلے داخل ہو۔ اگرچہ وہ ان سے پہلے نہیں تھا۔

شادیوں میں بوفے پر مزاحمت ہوتی ہے۔ ہر طرف اطباق سے پہلے لینے کی کوشش ہو رہی ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ بوفے پر کھانا اتنا تیار ہوتا ہے جو مدعو لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے بلکہ ان کی تعداد سے زیادہ ہوتا ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جب پیدل چلنے والا راستہ پار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور سڑک کراس کرنے کی نشانیاں بھی ناکافی ہوتی ہیں۔ تو پیدل سڑک پار کرنے والا ڈرائیوروں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ تھوڑا سا آہستہ چلیں تاکہ وہ سڑک پار کر لے۔ تو گاڑیوں والے اس سے مزاحمت کرتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی گاڑی والا رُکے اور اس کو سڑک پار کرنے کی فرصت دے۔

اور اسی طرح مزاحمت ایک بری عادت ہے۔ اور ہم اسی میں زندگی گذار رہے ہیں۔

اور میں نے کوشش کی ہے کہ میں تلاش کروں کہ کیا اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو قرآن کریم میں عدم مزاحمت کی ترغیب دی ہے۔ اور کیسے ان کو ترغیب دی ہے؟

تو میں نے یہ آیہ کریمہ پائی: اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کر دو۔ اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔ Surah مجادلہ Aya count ۱۱۔

یہ کتنی خوبصورت ترغیب ہے۔ اللہ تعالی کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے عدم مزاحمت پر پس اللہ کریم انہیں حکم دیتا ہے کہ:

۱. کہ اگر تم سے کہا جائے کہ اپنی مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو۔ یعنی آرام سے کنارے پر ہو جایا کرو۔ اور آپس میں خفگی یا غصہ نہ کیا کرو۔ اگر آپ اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہیں جو آپ آگے گذرنے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ یا اس سے مثل کوئی بات تو آپ نرم ہو جایا کریں۔ اور اس کو گذرنے دیا کریں یا اپنے اوپر اس کو سبقت کی اجازت دے دیں۔

۲. اپنے بندوں کی حوصلہ افزائی کے لیے کہ وہ ایسا کریں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نفسِ بشری ترغیب کا محتاج ہے۔ سو اللہ پاک کے جو بندے اس حکم کو قبول کریں گے اللہ پاک ان کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کے لیے کشادگی پیدا فرمائے گا۔ کتنی عظیم بات ہے کہ اللہ تعالی بندے کے لیے کشادگی پیدا فرمائے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ یہ قولِ باری تعالی: (یفسح اللہ لکم) اللہ پاک تمہارے لیے کشادگی پیدا فرمائے گا۔ عام ہے کسی خاص جگہ یا زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ پس اللہ تعالی اپنے بندے کے دل میں کشادگی پیدا فرمائے گا۔ جیسے اس کی زندگی اور آخرت میں کشادگی پیدا فرمائے گا۔ یہ بہت بڑا اجر ہے اور انتہائی خوبصورت جزا ہے۔ اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کا نتیجہ ہے کہ انسان کسی بھی کام کو اس لیے سرانجام دے رہا ہو کہ وہ اللہ پاک کے حکم پر لبیک کہہ رہا ہے۔

کتنی بڑی تجارت ہے جو اللہ تعالی کے ساتھ ہے۔ ایسی تجارت جو کبھی خسارے کا شکار نہیں ہوتی۔

ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ جو شخص راستہ پار کرنا چاہتا ہے۔ اور کوئی شخص اس کو یہ موقع نہیں دیتا۔ ہم یہ کبھیں نہیں سوچتے کہ وہ تیز رفتار گاڑیوں سے لسان حال میں یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ (کشادگی پیدا کرو۔ کشادگی پیدا کرو) اور کوئی بھی اس پر کان نہیں دھرتا۔

اور اگر یہ جان لیں کہ جو شخص اپنی گاڑی کو روکے گا تاکہ گذرنے والے کو راستہ عبور کرنے کا موقع دے۔ تو اللہ پاک اس کے دن میں، راستے میں، عمل میں، دل میں، اس کی زندگی اور آخرت میں کشادگی پیدا فرمائے گا۔

یقینی طور پر یہ چیز بہت سارے لوگوں کی حوصلہ افزائی کا باعث بنے گی تاکہ وہ بھی رکیں اور پیدل چلنے والے کے لیے کشادگی پیدا کریں۔

ایک عام سی اطاعت کا ایک عظیم اجر ہے۔ کیونکہ یہ عمل انسانیت کے عظیم معانی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اور وہ ایثار ہے۔ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا۔ تو اللہ پاک (اس عمل کے عوض) اپنا فضل اور کرم اس پر نازل فرماتا ہے۔

اور ممکن ہے کہ ہم اپنی یومیہ زندگی میں لوگوں کو اس طرح کے عمل پر ابھاریں میں یہاں ایک مثال دوں گا کہ ایک ٹریفک پولیس والے کے پاس یہ طاقت ہے کہ وہ کسی ڈرائیو کے لیے شکریہ کے الفاظ ذکر کرے۔ جیسے کہ وہ ٹریفک کی خلاف ورزی کی صورت میں لکھتا ہے۔ پس اگر ٹریفک پولیس والا دیکھتا ہے کہ کوئی گاڑی والا کسی کو راستہ کراس کروانے کے لیے رک رہا ہے۔ یا اس طرح کا کسی اور اچھے جذبہ کے تحت رک رہا ہے۔ تو اس گاڑی والے کا حق ہے کہ اس کی گاڑی کی فائل میں شکریہ کے الفاظ ذکر کیے جائیں۔ اور جب وہ اپنے لائسنس کو رنیو کرواتے تو اس کو فائدہ ہو۔ بعض خلاف ورزیوں پر ڈسکاونٹ کی صورت میں یا بعض سزاؤں کو معاف کرنے کی صورت میں۔

اور اس طرح یقینی طور پر ایک بہت بڑی حوصلہ افزائی ہے۔ تا کہ ہم سڑکوں پر ایک دوسرے کی رعایت کریں۔

اور اسی طرح سابقہ بیان کردہ tool ایک دعوت ہیں۔ تا کہ ہم ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی ترغیبات کو اس منہج کے موافق بنائیں۔

اور ہماری یومیہ زندگی میں ضروری ہے کہ ہم اپنے گھروں کو چھوڑیں اللہ پاک کے ساتھ تجارت کی نیت سے اگرچہ چھوٹے اعمال کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔ اور ابتدا کشادگی پیدا کرنے سے کریں جو شخص پار کرنے کی کوشش کرے یا مزاحمت کی کوشش کرے اور محتاجوں اور منگنوں پر صدقہ کرتے ہوئے گذریں۔ اور اس طرح کے دیگر اعمال حسنہ جو اللہ تعالی کو پسند ہوں۔

کتنا اچھا ہو کہ ہم اپنے اعمال کی طرف نکلنے کو بھی اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کی نیت کے ساتھ جوڑ دیں۔ کتنا عظیم out put ہو گا۔ اور کتنی بڑی بات ہے کہ اللہ تعالی اپنے عام بندے کو یہ اجازت دے کہ وہ اس کے ساتھ کسی عام کام میں تجارت کرے جیسے کہ دوسروں کے لیے کشادگی پیدا کرنا۔

رزق میں اضافے کی طلب کی ترغیب

میں جانتا ہوں کہ ساری کی ساری تفاسیر اس بات تک پہنچی ہیں کہ اللہ تعالی نے ہمارا رزق ہماری پیدائش سے قبل ہی ہمارے لیے مقدر کر لیا ہے۔ اللہ تعالی فرمایے:

- پوچھو کہ تم کو آسمانوں اور زمین سے کون رزق دیتا ہے؟ کہو کہ خدا اور ہم یا تم (یا تو) سیدھے رستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں۔ Surah سبأ Aya count ۲۴ -

- کہہ دو کہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ Surah سبأ Aya count ۳۶ -

- کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ Surah روم Aya count ۳۷ -

اور میں مکمل طور پر اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اللہ تعالی خالق بھی ہے۔ رازق بھی ہے۔ لیکن میری نظر میں اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے ہمارے لیے رزق میں اضافے کے دروازے کھولے ہیں۔ یہ ہماری زندگیوں میں ہماری ترغیب کے لیے ہے کہ جب ہم کوئی خاص عبادت کو ادا کرتے ہیں (تو یہ رزق میں اضافے کا سبب ہوتا ہے) اور ان دونوں چیزوں میں۔ کہ رزق اللہ پاک کے علم میں مقدر ہیں اور بندوں کے سامنے رزق میں اضافے کی طلب کے دروازے کو کھولنا۔ کوئی تعارض نہیں ہے۔ پس اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ فلاں شخص کو فلاں معین عبادت کی توفیق دے گا۔ وہ اس کو کرے گا۔ تو اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہو گا۔ اور یہ سارا کچھ اللہ تعالی نے علم میں ہے جس کو اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا: (اے محمد ﷺ) تم جس کو دوست رکھتے ہو اُسے ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہ ہدایت پانیوالوں کو خوب جانتا ہے۔ Surah قصص - Aya count ۵۶

ہاں رزق میں اضافے کے طرق کو اللہ پاک نے مختلف مواقعے پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ مثال کے طور پر کچھ ذکر کروں گا۔ حصر کی استطاعت نہیں رکھتا:

نمبر ۱: تقوی کی وجہ سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: پھر جب وہ اپنی میعاد (یعنی انقضائے عدت) کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو ان کو اچھی طرح (زوجیت میں) رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرلو اور (گواہ ہو!) خدا کے لئے درست گواہی دینا۔ ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کرے گا۔ Surah طلاق Aya count ۲۔

اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔ خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کردیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ Surah طلاق Aya count ۳ - یہاں پر صراحۃً آیت دلالت کر رہی ہے کہ تقوی کے ذریعے سے رزق بڑھتا ہے۔ یہاں پر اللہ کریم کی طرف سے رزق مطلق ہے پس وہ یہ چیز کا رزق ہے۔ اسی طرح دنیا اور آخرت کا رزق ہے۔

نمبر ۲: استغفار کے ذریعے سے رزق بڑھتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے ، وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا، اور مال اور بیٹوں سے

تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان میں تمہارے لئے نہریں بہادے گا۔Surahنوح Aya count ۱۲-۱۱-۱۰۔

نمبر۳: صدقات کے ذریعے سے رزق بڑھتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: کون ہے جو خدا کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دے تو وہ اس کو اس سے دگنا کرے اور اس کے لئے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے۔ Surahحدید Aya count ۱۱۔

نمبر۴: اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے سے رزق بڑھتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ Surahبقرہ۲۶۱ Aya count -

میری رائے میں یہ ساری آیات انتہائی واضح ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے رزق میں اضافے کا دروازہ کھولا ہے۔ اور اس کی چابیاں بھی بڑی واضح ہیں جن کا ذکر گذر چکا۔

پس اللہ سبحانہ وتعالی اپنی خلق کو جاننے والا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسان فطری طور پر رزق میں اضافے کو پسند کرتا ہے۔ تو میری نظر میں اس کے لیے بڑی واضح ترغیب رکھی اور اس کے ذریعے سے بندوں کو اعمال صالحہ کرنے پر ترغیب دی۔ وہ اعمال صالحہ جن کو اللہ پاک پسند فرماتا ہے مثلاً تقوی، احسان، تسبیح اور استغفار وغیرہ۔

میں تصور کرتا ہوں کہ ہمیں اس کے ذریعے سے یہ سیکھنا چاہیے کہ مادی انعام یا مادی ترقی انسان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ تاکہ وہ محنت کی طرف آئے اور امید کردہ نتائج کو حاصل کرے۔ اور مطلوبہ اعمال کو احسن طریقے سے سرانجام دے۔ اور مناسب ہے کہ عمومی طور پر ترغیبی پروگرامات ایسے ہوں

جس طرح لوگ سننا پسند کرتے ہیں۔ اور وہ مقابل میں اضافہ ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دوچند کردے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔ Surah نساء Aya count ۴۰۔

یہ ساری وہ چابیاں ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالی نے تکریم دی ہے۔ رزق میں اضافے کے لیے، تاکہ ہمیں اس کے ذریعے سے ابھارے اور قرآن پاک کی تلاوت اور اس میں تدبر کا فائدہ ہے کہ اس میں رزق میں اضافے کی مفاتیح ہیں۔ ان اوامر کی اتباع کے ساتھ جن کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اور جن کی ہمیں ترغیب دی گئی ہے۔ تاکہ ہمارے رزق میں اضافہ ہو۔

توکیا چاہتا ہے کہ اللہ پاک اس کے رزق میں اضافہ کرے؟

بالکل ہم سارے چاہتے ہیں۔

اپنی زندگی میں جنت کی کامیابی کی کوشش کی ترغیب

اولا: جو بھی اللہ پاک نے وعدہ فرمایا وہ حق ہے۔ خدائے عظیم نے سچ فرمایا۔

کچھ آیات ہیں جن میں بشارت الٰہی وارد ہوئی ہے۔ جیسے کہ کوئی مسئول امتحانات کے نتائج کے اعلان سے پہلے خوشخبری سنادے۔ پس اللہ تعالی کے لیے مثل اعلی ہے اپنے بندوں کو قرآن پاک میں کئی جگہوں پر خوشخبری دی۔ اور بشارت میری رائے میں ایسی خبر ہوتی ہے۔ جو ہر حال میں متحقق ہوتی ہے۔ اور اللہ پاک اسے جانتا ہے۔ پس وہ اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑی خیر ہے۔

یہاں پر اللہ تعالی اپنے بندوں کو عظیم اجر پر ابھارتا ہے - اور بے شک وہ اجر فوری اور زندگی میں ہے - ان کو دنیوی اور اخروی دونوں زندگیوں میں کامیابی اور کامرانی کی بشارت دی گئی ہے۔ اور یہ بشارت عام ہے خاص نہیں۔

میں پسند کرتا ہوں کہ میں کہوں کہ بے شک اللہ تعالی نے بہت سارے دروازے اور راستے بنائے ہیں جو ان کو سمجھے گا۔ اس کے لئے جنت میں دخول آسان ہو گا۔ اور ان ابواب اور طرق میں سے جو اپنے فاعل کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ مثلا ایمان، تقوی، احسان، اللہ تعالی کی راہ میں خرچ صبر وشکر ہیں۔

یہ سارے وہ دروازے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے تاکید فرمائی ہے کہ یہ جنت کی طرف راستے کو کھولتے ہیں۔ جو بھی ان کو استعمال کرے گا اس کے لیے خوشخبری ہے۔ اور اس شخص پر صرف یہ لازم ہے کہ اللہ تعالی نے اس پر جو اطاعت کا انعام فرمایا ہے۔ اس کی حفاظت کرے۔ پس اللہ پاک فرماتا ہے:

۱- اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے، یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔ اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔Surah بقرہ Aya count ۲۵۔

۲- اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ Surah بقرہ Aya count ۱۵۵ -

۳- تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دو۔ Surah بقرہ Aya count ۲۲۳ -

۴- کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنا دو۔ اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے پروردگار کے ہاں ان کا سچا درجہ ہے۔ (ایسے شخص کی نسبت) کافر کہتے ہیں کہ یہ صریح جادوگر ہے۔Surah یونس Aya count ۲ -

۵- اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی چارپائے خدا نے ان کو دیئے ہیں (ان کے ذبح کرنے کے وقت) ان پر خدا کا نام لیں۔ سو تمہارا معبود ایک ہی ہے تو اسی کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ Surah حج Aya count ۳۴ -

۶- خدا تک نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون۔ بلکہ اس تک تمہاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح خدا نے ان کو تمہارا مسخر کر دیا ہے تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اسے بزرگی سے یاد کرو۔ اور (اے پیغمبر) نیکوکاروں کو خوشخبری سنا دو۔Surah حج ۳۷ Aya count ۔

۷- اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہو گا۔Surah اَحزاب ۴۷ Aya count۔

۸- یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے۔Surah اِسراء۹ Aya count -

۹- جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں۔ اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں، ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی اور خوشنودی کی اور بہشتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے نعمت ہائے جاودانی ہے۔ Surah توبہ Aya count ۲۱-۲۰۔

اور اس طرح کی بے شمار آیات جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔

اللہ پاک کی رحمت اور کرم کی لالچ مجھے اس قابل بنا رہی ہے کہ میں کہوں کہ گویا اللہ پاک اپنے بندے کو یہ خوشخبری دے رہا ہے کہ ان کے لیے جنت میں ایک مکان ہے۔ جس کی ان کو خوشخبری دی گئی ہے۔ اور ان بندوں پر صرف اس کامیابی کی حفاظت ہے۔

یہ ساری آیات جو گذر چکیں اور اس طرح کی بے شمار دیگر آیات امید کا سبب ہیں۔ ان کے ذریعے سے اللہ پاک فوراً نتیجے کی تاکید فرماتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے اور کونسی ترغیب اس سے بڑھ کر ہے؟

پس اللہ پاک جانتا ہے کہ انسان ایک ایسی مخلوق ہے جس کے ہاں شکوک بھی ہیں اور ارادے بھی۔ اور میری رائے میں اگر زندگی میں نتائج کی تاکید ہو تو یہ طاعات اور عمل صالح پر ابھارنے کا سبب ہو گا۔

ہماری زندگی میں ضروری ہے کہ ہم یہ سبق سکھیں کہ محنت کرنے والوں کے لیے فوری انعام ہونا چاہیے۔ اور ان کو یہ انعام دینے کے لیے بہت زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہیے۔

ہم یہ کیوں نہیں سیکھتے کہ ہم محنتی شخص کو یہ خوشخبری دیں کہ اس کے لیے انعام فوری اور متاکد ہے جو اس کے اس عمل کے فورا بعد دیا جائے گا جس کی وجہ سے اس کی تکریم کی جائے گی۔

بے شک تکریم میں سرعت اور اس کی بشارت یہ وہ منہج ہے جو اللہ تعالی ہمارے لیے بیان کرتا ہے۔ وہ اپنی مخلوق کے ساتھ جیسے کہ انسان نتائج آتا ہے۔ پس علم والے خالق جب انسان کے ساتھ تعامل کے قواعد بنائے تو ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم کوشش کریں کہ ہم ان کو جمع کریں جو ہم استطاعت رکھتے ہیں۔ اور ہم ان چیزوں کو انسانوں کے ساتھ معاملہ کے منہج میں رکھیں۔

اور یہاں فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ مجتہدین کے لیے کامیابی اور انعام کی خوشخبری جب کہ وہ اپنے کام کو اچھے انداز سے سرانجام دیں حوصل افزائی کے مناہج میں اہم ترین منہج ہوتا چاہیے۔

تو ہم لوگوں کو ان کی زندگی میں تکریم کیوں نہیں دیتے جب کہ ان کی وفات کے بعد ان کے نام کو عزت دیتے ہیں؟

قرآن پاک میں ترغیب کے جو ربانی Tools ہیں ہمیں ان میں غور و فکر کرنا چاہیے۔ اور ان پر عمل کرنا چاہیے۔ اللہ تعالی اپنی مخلوق کو خوب جانتا ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے کہ کس طرح اس انسان کو ترغیب دیتا ہے۔

استعمالِ رأفت کی طلب کے اسباب میں کثرت کی ترغیب

میرے انداز کے مطابق اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ زندگی میں کتنی نظم وضبط کیا جاتا ہے۔ بے شک جنت میں داخلہ اللہ تعالی کی رحمت سے ہی ہوگا نہ کہ صرف انسان کے عمل سے۔

اور تحقیق اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اس انداز سے ترغیب دی ہے کہ اس نے اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان تعلق کو بیان کرنے کے لیے اپنے ناموں میں سے وہ نام اختیار کیا ہے جو اس تعلق کو اچھے انداز سے تعبیر کرتا ہے۔

بے شک اللہ پاک اپنے بندوں کو مخاطب فرماتا ہے۔ اور انہیں یاد دلاتا ہے کہ بے شک وہ اول وآخر رحمن ور حیم ہے۔ پس اس نے ان دو کلمات کو اختیار فرمایا جو رحمت وتسامح کے معانی سے بھرپور ہیں۔ تاکہ وہ امید کو لوگوں میں عام کرے گویا کہ باری تعالی لوگوں سے فرمارہا ہے کہ کوئی مایوسی نہیں ہے۔ ہمیشہ تمہارے پاس امید ہونی چاہیے اور رحمن ور حیم کے ساتھ تعلق ہونا چاہیے۔ پس ہم پر لازم ہے کہ ہم کوشش کریں تاکہ ہم اس رحمت کے اہل ہو جائیں۔

میں نے ابتدا میں نائب عام کے وکیل کے طور پر کام کیا۔ اس کے بعد بطور وکیل کام کیا۔ اور عدالتوں میں، میں نے بے شمار وکیلوں کو دیکھا ہے کہ وہ متہم کی وکالت تو کرتے ہیں لیکن اس چیز میں بحث نہیں کرتے کہ اس نے اس واقعہ کا ارتکاب کیا ہے۔ پس متہم شخص نے اپنے فعل کا اعتراف کیا ہے۔ اور وکیل عدالت میں اس کے لیے مہربانی کی استدعا کرتا ہے۔ اور اس متہم شخص کے لیے مہربانی کے ساتھ پیش آنے کے لیے اسباب پیش کرتا ہے۔ اس کے اچھے اعمال جو اس نے اپنی زندگی میں کیے ہیں۔ مثلا متہم شخص فوج کے ساتھ مل کر جنگ کی ہو۔ یا کوئی ایسا کام کیا ہو جو یہ ثابت کرے کہ وہ ایک اچھا باشندہ ہے۔ مگر حالات نے اس کو یہ غلط کام کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور وکیل اس کی طرف سے جو کچھ بھی

پیش کرتا ہے وہ اس لیے کہ عدالت اس کی سزا میں کمی کرے۔(اور یہ عدالت کے اختیار میں ہے) یا کم از کم سخت سزاؤں کے مقابلے میں عام سزا پر اکتفا کرے۔

اور اللہ پاک کے لیے بڑی مثال ہے۔

ضروری ہے کہ بندے کے پاس حساب کے وقت ایسے اعذار ہوں جن کو حصول رافت کے لیے استعمال کر سکے۔ پس وہ اللہ پاک اس کی رحمت طلب کرے جو ہر شے سے وسیع ہے۔ اس کے تامیہ اعمال میں نیکیاں موجود ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نیکیاں اس کے لیے شفاعت کا باعث ہوں۔ اللہ پاک مہربانی کرتے ہوئے اس پر رحم فرمائے۔ کیوں نہیں؟ وہ خود فرماتا ہے:

- جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ Surah انسان Aya count ۳۱ -
- (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو۔ Surah مریم Aya count۸۷۔
- جو لوگ کافر ہیں، اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر (و برکت) نازل ہو۔ اور خدا تو جس کو چاہتا ہے، اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔ Surah بقرہ Aya count ۱۰۵۔
- یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روک دیا اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے سے رکی رہیں۔ اور اگر ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم جانتے نہ تھے کہ اگر تم ان کو پامال کر دیتے تو تم کو ان کی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا۔(تو بھی تمہارے ہاتھ سے فتح ہو جاتی مگر تاخیر) اس لئے (ہوئی) کہ خدا اپنی رحمت میں جس کو چاہے

داخل کرلے۔ اور اگر دونوں فریق الگ الگ ہو جاتے تو جو ان میں کافر تھے ان ہم دکھ دینے والا عذاب دیتے۔ Surah فتح ۲۵ Aya count -

- اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو خدا کی قُربت اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ دیکھو وہ بے شبہ ان کے لیے (موجب) قربت ہے خدا ان کو عنقریب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah توبہ ۹۹ Aya count -
- اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ معتدل بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزماں) تم پر گواہ بنیں۔ اور جس قبلے پر تم (پہلے) تھے، اس کو ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ معلوم کریں، کون (ہمارے) پیغمبر کا تابع رہتا ہے، اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور یہ بات (یعنی تحویل قبلہ لوگوں کو) گراں معلوم ہوئی، مگر جن کو خدا نے ہدایت بخشی (وہ اسے گراں نہیں سمجھتے) اور خدا ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو یونہی کھو دے۔ خدا تو لوگوں پر بڑا مہربان (اور) صاحبِ رحمت ہے۔ Surah بقرہ ۱۴۳ Aya count -
- کیا تم نہیں دیکھتے کہ جتنی چیزیں زمین میں ہیں (سب) خدا نے تمہارے زیر فرمان کر رکھی ہیں اور کشتیاں (بھی) جو اسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں۔ اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر (نہ) گر پڑے مگر اس کے حکم سے۔ بے شک خدا لوگوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ Surah حج ۶۵ Aya count -

اور اس طرح کی بے شمار آیات کے ذریعے اللہ تعالی نے اپنے بندوں میں کشادہ امید کو اجاگر کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ وہ ذات اپنی مخلوق کو جانتی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ مایوسی امتوں کو ضائع کر دیتی ہے۔

جب تک انسان یہ سوچتا ہے کہ اس کے بے شمار گناہ ہیں۔ اور اس کی بخشش کی کوئی امید نہیں۔ اور لازمی طور پر اس کا ٹھکانہ جہنم ہے تو وہ مزید گناہ کرے گا۔ تو اللہ تعالی نے ایک وسیع امید کا قاعدہ راسخ کر دیا ہے تاکہ ہم سارے یہ سیکھیں کہ وسیع امید کی طاقت کے بغیر کسی کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ یہ غیر منطقی بات ہے۔

تو خالق ہے یہ ارادہ فرمایا کہ وہ لوگوں کے نفوس میں امید کو بو دے اگر چہ وہ اس سے دور ہی کیوں نہ ہوں۔ اور کتنی دل لگتی بات ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو کہہ کر پکارا باوجود اس کے کہ انہوں نے جو کچھ بھی کیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا: (اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں کو) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah زمر Aya count ۵۳ -

جب تک اللہ پاک بنی آدم کو یا عبادی (اے میرے بندوں) کی ندا سے پکارتا ہے تو وہ اس کے بندے ہی ہیں۔ وہ انہیں یاد دلاتا ہے کہ وہ رحمن ورحیم ہے۔ اور اس کی رحمت ہر شے سے وسیع ہے۔

تب ہم سے مطلوب یہ ہے کہ ہم یہ چیز سمجھیں اور ہم بھروسہ کریں کہ اس کا وعدہ سچا ہے اور ہم اپنی استطاعت کے مطابق وہ اعمال کریں۔ میری رائے میں جو رافت کے استعمال کے اسباب بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جسے کہ صدقہ، اور لوگوں کی مدد اور اس طرح کے دیگر اعمال جو اللہ پاک کو پسند ہیں اور جو کتب سماویہ میں ہیں۔

اور انسان جب اللہ پاک کے پسندیدہ اعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ان کے ذریعہ قیامت کے دن وہ مہربانی کے حصول کے اسباب میں اضافہ کرتا ہے۔ کیونکہ امید کی کرن موجود ہے اور اللہ تعالی سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ اور اس بات کو اللہ تعالی نے کئی مواقع پر ذکر فرمایا ان میں سے اللہ پاک کا فرمان:

- اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے ہیں اور نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ Surahیوسف Aya count ۵٦ -
- تو ان کے پرردگار نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا تم ایک دوسرے کی جنس ہو تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے میں ان کے گناہ دور کردوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (یہ) خدا کے ہاں سے بدلہ ہے اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔ Surah آل عمران Aya count ۱۹۵ -
- (اور) جو ایمان لائے اور کام بھی نیک کرتے رہے تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ Surah کھف Aya count ۳۰ -
- اہل مدینہ کو اور جو ان کے آس پاس دیہاتی رہتے ہیں ان کو شایاں نہ تھا کہ پیغمبر خدا سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ یہ اس لیے کہ انہیں خدا کی راہ میں تکلیف پہنچتی ہے پیاس کی، محنت کی یا بھوک کی یا وہ ایسی جگہ چلتے ہیں کہ کافروں کو غصہ آئے یا

دشمنوں سے کوئی چیز لیتے ہیں تو ہر بات پر ان کے لیے عمل نیک لکھا جاتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ Surah توبہ ۱۲۰ Aya count -

یہ ساری آیات امید کی کرن ہیں۔ اور قیامت کے دن حصول رافت کا ایک نقشہ ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔ Surah آل عمران ۱۸۵ Aya count -

وہ لوگ جو گناہگار ہیں یا اپنے رب سے دور ہیں یا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ان کے لیے یہ آیات ربانی ترغیب کا مظہر ہیں۔ پس وہ اپنی مخلوق کو خوب جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ سب سے بڑی چیز جو اس کے بندوں کو اعمال صالحہ پر ابھارتی ہے وہ اس کی رحمت کی وسیع امید ہے۔ پس ہم یہ یہی ہے کہ ہم اپنے لیے صالح اعمال آگے بھیجیں جو تمہارے لیے رافت کا ممکنہ سبب بن سکیں۔

کونسی رحمت ہے جو اس سے بڑھ کر ہے؟

اور کونسا الہ ہے جو اس سے بڑا ہے؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔

حصول رزق کے لیے سمندری سفر کی ترغیب

میں قرآن پاک کے مطالعے کے دوران بہت ساری ایسی آیتیں پائی ہیں جن میں سمندر کا ذکر ہے۔ اور اسی لیے میں نے ارادہ کیا کہ میں خلاصہ پیش کروں کہ کیسے اللہ تعالی نے ہمیں سمندری سفر کی ترغیب دی ہے؟ تو میں نے بہت ساری آیات پائیں۔ ان میں سے بعض کو ذکر کروں گا۔ اللہ تعالی کا فرمان:

- خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لیے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔Surah ابراھیم Aya count ۳۲۔
- اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لیے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔ Surah نحل Aya count ۱۴۔
- اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔ Surah إسراء Aya count ۷۰ -
- وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں (سوار) ہوتے اور کشتیاں پاکیزہ ہوا (کے نرم نرم جھونکوں) سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہیں اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں زناٹے کی ہوا چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف

سے ان پر (جوش مارتی ہوئی) آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (اب تو) لہروں میں گھر گئے تو اس وقت خالص خدا ہی کی عبادت کرکے اس سے دعا مانگنے لگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم (تیرے) بہت ہی شکر گزار ہوں۔ Surah یونس Aya count ۲۲۔

پھر اللہ تعالی نے اس ترغیب کو اس طرح مؤکد فرمایا کہ لوگوں کے لیے سمندری شکار کو حلال قرار دیا۔ جیسے کہ اللہ پاک کا فرمان: تمہارے لیے دریا (کی چیزوں) کا شکار اور ان کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے (یعنی) تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لیے اور جنگل (کی چیزوں) کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں رہو تم پر حرام ہے اور خدا سے جس کے پاس تم (سب) جمع کئے جاؤ گے ڈرتے رہو۔ Surah مائدہ Aya count ۹۶ -

اور سمندر میں صرف کھانا ہی نہیں ہے بلکہ اس میں زیور بھی ہے اور بے شمار اللہ تعالی کا فضل بھی ہے جیسے کہ اللہ تعالی کے فرمان میں: اور دونوں دریا (مل کر) یکساں نہیں ہو جاتے۔ یہ تو میٹھا ہے پیاس بجھانے والا۔ جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے کڑوا۔ اور سب سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو۔ اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو۔ Surah فاطر Aya count ۱۲ -

گویا کہ یہ سارا کچھ خدائی ترغیب ہے لوگوں کے لیے تاکہ وہ اس خول سے باہر نکلیں جس میں ان کو پیدا کیا گیا۔ اور انہیں سفر پر اور رزق کی کوشش پر ابھارا جائے۔ کیونکہ سفر اور سعی و کوشش میں بے شمار فوائد ہیں۔

ہماری زندگی میں جو ہم سیکھ سکتے ہیں وہ یہ کہ ہم جس جگہ پر پیدا ہوئے اسی کو ہی زندگی گذارنے کے لیے ضروری خیال نہ کریں کیونکہ اللہ پاک کی زمین بہت وسیع ہے۔ بس انسان پر لازم ہے کہ واسباب اختیار کرے اور اللہ پاک کی وسیع سرزمین میں رزق کو تلاش کرے۔ اور شکار کے مواقع کو تلاش کرے کیونکہ زندگی ہمیشہ آسان نہیں ہوتی بلکہ کبھی کبھی ہمیں کوشش، تلاش اور انتہائی محنت کی ضروت ہوتی ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ بطور اقتناص ہو۔ پھر واپسی یا ہجرت کی راہ ہو۔

دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے سارے کے سارے مواقع ہمیں آسانی سے نہیں دیے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ ہم کوشش کریں۔ ہم زمین کے کناروں میں چلیں اور اس کے رزق سے کھائیں۔

ایام نے یہ ثابت کر دیا کہ سمندروں میں سفر کا نتیجہ صرف کھانا، یا ہیرے اور زیور نہیں جو ہم بنتے ہیں۔ بلکہ یہ سمندری سفر پٹرول کے بڑے بڑے کنوؤں کے اکتشاف و ظہور کا سبب بنا جس نے دنیا کی معاشیات کو تبدیل کر دیا اور عالمی تجارت کی سہولت کا سبب ہے۔ سو بھلائی عام ہو گئی بے شمار ممالک نے ایکسپورٹ اور امپورٹ کے ذریعے فوائد حاصل کیے اور سمندر ہی بحری تواصل کو بڑھانے۔ گیس کے سلینڈر۔ مختلف لائنز ہم رکاب ہوئیں پانی کو میٹھا کرنا اور اس طرح کی بے شمار چیزیں جو انسانیت کے لیے بہترین کا سبب ہے۔

اور ایام ان خیرات کا ظہور کرتے رہیں گے جو اللہ پاک نے اپنی مخلوق کے لیے سمندر میں رکھی ہیں اور جن کا ابھی تک سراغ نہیں لگا۔

یہاں سے ہم نے سیکھا کہ ہمیں لوگوں کو ابھارنا چاہیے کہ وہ اپنے ارد گرد سے باہر نکلیں کام کو تلاش کریں اور ترقی حاصل کریں۔ اور اس راہ میں مشکلات برداشت کریں تاکہ ہم جانیں کہ بے شک سفر میں خیر ہی خیر ہے۔

ہمیں اپنے بچوں کو محنت پر ابھارنا چاہیے کام میں مشقت برداشت کرنے پر ابھارنا چاہیے۔ اور اس بات کی بھی ترغیب دینی چاہیے کہ اللہ پاک کے ملکوں میں وہ رزق کو تلاش کریں۔ اور اس کے دیے ہوئے میں سے کھائیں۔

کیا ہم میں سے کوئی یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کہ کناروں تک جائے جیسے اللہ پاک نے ہمیں حکم دیا ہے تا کہ وہ اس کے رزق میں سے کھائے؟

کیوں نہیں؟

محبت کے اظہار کی ترغیب

اللہ تعالی جو خالق ہے وہ جانتا ہے کہ انسان کے پاس بنیادی طور پر عاطفت موجود ہے اور وہ محبت ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ یہ محبت انسان کے لیے زندگی میں بنیادی محرک ہے۔ اور اسی کے ذریعے سے نفس بشری میں توازن قائم رہتا ہے۔ تو اللہ تعالی نے چاہا کہ لوگوں کے لیے حوصلہ افزائی کے طور پر واضح فرمائے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں اللہ پاک ہر اس شخص سے محبت کرے گا جو وہ کام کرے گا جس کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے۔ یا ایسا کام کرے گا جو اللہ تعالی کو پسند ہے۔ اور بے شمار آیات اس بات کی تایید کرتی ہیں ان میں سے اللہ پاک کا فرمان:

- اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے۔ سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔ اور جب تک پاک نہ ہوجائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہوجائیں تو جس طریق سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔ کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah بقرہ Aya count ۲۲۲۔
- ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (خدا سے) ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران ۷٦ Aya count -
- اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصبتیں ان پر راہِ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران - ۱۴٦ Aya count ۔

- (اے محمد ﷺ) خدا کی مہربانی سے تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ تو ان کو معاف کر دو اور ان کے لئے (خدا سے) مغفرت مانگو۔ اور اپنے کاموں میں ان سے مشورت لیا کرو۔ اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کرلو تو خدا پر بھروسا رکھو۔ بے شک خدا بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران ۱۵۹ Aya count -
- (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے جاسوسی کرنے والے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کروگے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah مائدہ ۴۲ Aya count ۔
- تم اس (مسجد) میں کبھی (جاکر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو کہ پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ Surah توبہ Aya count ۱۰۸۔

سابقہ بیان کردہ آیات اور اس طرح کی دیگر آیات میں اللہ پاک ان لوگوں کو اپنی محبت کا یقین دلاتا ہے جو ایسے اعمال کرتے ہیں جو اس کو پسند ہیں۔ اور اپنے بندوں کے لیے اس کو قطعی قرار دیتا ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کی حوصلہ افزائی کے لیے وہ اپنی محبت کے حافز کو استعمال کرتا ہے۔ وہ ان کو خوب جانتا ہے۔ اور جس سے بھی اللہ پاک محبت فرماتا ہے تو دنیا اور آخرت میں اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے کتنی اچھی ترغیب ہے۔

اور سوال یہ ہے کہ کتنی دفعہ ہم نے کسی لیڈر یا مینجر یا باپ اور ماں سے کلمۂ (میں محبت کرتا ہوں)؟

جب کہ اللہ پاک نے اس لفظ کو لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لیے استعمال فرمایا۔ یہ ہم سب کے لیے ایک درس ہے۔ کاش کہ ہم کسی کمپنی کے سپروائزر سے سنیں کہ وہ ان لوگوں کے بارے میں اپنی محبت کا اعلان کرے جو ان کو اشیاء فراہم کرتے ہیں یا اپنے کام کو اچھے انداز سے ختم کرتے ہیں۔ کاش کہ ہم باپ سے اپنے بیٹوں میں سے ملتزم اور کامیاب ہونے والے سے اپنی محبت کا اظہار سنیں۔ اسی طرح خاوند اپنی فرمابردار بیوی یا جو بیوی بچوں کی اچھی دیکھ بھال کرتی ہے سے اپنی محبت کا اظہار کرے۔

یہ سارے خالقِ عالم کی طرف سے ترغیب کے اسلوب ہیں۔ وہ یقینی طور پر جانتا ہے کہ انسان کے ساتھ اس کے نتائج متاکد ہیں۔

لہذا اس بات ہماری حوصلہ افزائی کے نقطۂ نظر میں موجود کیوں نہیں ہے؟

اور بے شک اللہ پاک نے لفظ (یحب) وہ محبت کرتا ہے۔ وہ منھجی استعمال ہے۔ میرے رائے میں۔ اللہ پاک جانتا ہے کہ انسانی بشری طبیعت یہ کلمہ سننے سے مانوس ہے۔ اور اس کے لیے کوشش اور حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور اگر خالقِ مطلق انسان کو جانتا ہے۔ اور اس کے ساتھ بہترین ترین الفاظ میں خطاب فرمایا۔ اور اتنی بڑی تعداد میں آیات قرآنیہ میں اس لفظ کا استعمال کیا۔

اور اسی لیے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم منہج الٰہی سے استنباط کریں تو ہمیں لفظ (نحب) ہم محبت کرتے ہیں کا استعمال کثرت سے کریں تاکہ لوگوں کو ابھارا جائے۔

تو قائد اپنی ماننے والوں کے لیے یہ لفظ استعمال کیوں نہیں کرتا کہ وہ اظہار کرے کہ وہ محنتی، متطور اور نئی افکار پیش کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ وہ اجتہاد، تطور اور ابتکار کے لیے ترغیب ہے۔

اور مجھے یقین ہے کہ یہ کلمہ مخاطبین کے لیے ان کی معنوی ترغیب میں اضافہ کرے گا۔ اور وہ اپنا سب کچھ لگادیں گے تاکہ اس قائد کی محبت کو حاصل کریں۔

اسی طرح ہمارے گھروں میں والد اپنے متفوق یاماہر بیٹے سے محبت کا اظہار کیوں نہیں کرتا ہے؟

بے شک اس لفظ میں بے شمار اسرار ہیں۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی بھی اللہ پاک اس تکرار سے اس کلمہ کو استعمال نہ کرتا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تکرار تاکید کا سبب ہے۔ گویا کہ اللہ پاک تاکید فرمارہا ہے کہ کلمہ (یحب) انسان کو ترغیب دلانے کے اسباب کا راز ہے۔ اور اس کے ذریعے ہماری رہنمائی فرمائی کہ ہم بھی اس کلمہ کے ذریعے سے حوصلہ افزائی کریں۔ تو کیا ہم تیار ہیں کہ اپنی یومیہ زندگی میں اس کلمہ کا کثرت سے استعمال کریں تاکہ اپنے اردگرد کے لوگوں کو ترغیب دلائیں۔

کیوں نہیں؟

آسانی کی ترغیب

اللہ پاک نے اپنے بندوں کو مختلف قسم کی عبادات مکلف ٹھہرایا ہے۔ پس اللہ تعالی ان کے مراتب کو جانتا ہے۔ اس لیے متنوع عبادات ان کے لیے مقرر فرمائیں تاکہ ان کے لیے آسانی رہا ہے۔ بعض کو ان میں سے حج وزکوۃ کا مکلف ٹھہرایا ہے اور بعض کو زکوۃ وحج کا مکلف نہیں ٹھہرایا ہے کیونکہ وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

اللہ پاک کی رحمت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے کوئی بھی عبادت مشروع نہیں کی۔ مگر یہ کہ ان کے لیے آسانی کے طریقے بتائے تاکہ لوگوں پر مشقت نہ رہے۔ اللہ پاک کا فرمان: (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو حق وباطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔ Surah بقرہ Aya count ۱۸۵ -

اس آیت کے ذریعے سے اللہ تعالی نے عبادات میں ربانی ترغیب کے منہج کے مظاہر کو رکھا ہے۔ اللہ پاک اپنی مخلوق کو خوب جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آسانی اطاعت کی قدرت میں اضافہ کرتی ہے۔ وہ مہربان ہے اور کسی کی ناکامی نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے اور عبادات ان کے لیے آسان فرمائیں تاکہ وہ اطاعت کریں اور التزام اختیار کریں۔

مثال کے طور پر اللہ پاک نے ہمیں دن میں پانچ نمازوں کا مکلف بنایا۔ اور اس طریقے سے پڑھے کا مکلف بنایا۔ جس طرح آقا علیہ السلام ہمارے لیے بیان فرمایا۔ پھر نماز کے لیے وضو کو شرط قرار دیا۔ پھر آسانی پیدا فرمائی کہ اگر پانی نہ پاؤ تو تیمم کر لیا کرو۔ پھر نماز کی ادائیگی میں آسانی پیدا فرمائی پھر جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اس کے لیے جائز ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ اور پھر جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے وہ سر کے اشارے سے پڑھے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو آنکھوں کے اشارے سے ہی پڑھے۔

اسی طرح مسافر کے لیے آسانی پیدا فرمائی۔ جمعہ کی فرضیت اس سے اٹھالی اور رکعات کی تعداد میں کمی کر دی۔ تو اب مسافر نمازِ دوپہر چار رکعت کے بجائے دو رکعتیں پڑھے گا۔ اسی طرح دو نمازوں کو جمع بھی کر سکتا ہے۔ پس دوپہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع کرنے کی صراحت فرمائی ہے۔ یہ آسانیاں نماز کے التزام پر ترغیب دلاتی ہیں۔

اسی طرح روزے میں استطاعت نہ رکھنے والوں اور مسافروں اور مریضوں کے لیے آسانی فرمائے ان کو افطار کی اجازت دی ہے۔ اور ان کو ان دنوں ماہِ رمضان کے بعد قضاء کی اجازت دی ہے۔ اور بچوں اور بڑی عمر کے لوگوں کو استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے معاف کر دیا۔ اسی طرح مریض شخص اگر روزہ نہیں رکھ سکے گا تو بدیل کے طور پر غریبوں کو کھانا کھلائے گا۔ تو یہ آسانیاں روزے کے التزام کی ترغیب ہیں۔

اسی طرح حج کا ہمیں مکلف بنایا۔ اور وہ جانتا ہے کہ اس میں مشقت اور سختی ہے تو غیر مستطیع لوگوں پر آسانی فرماتے ہوئے ان سے حج کو اٹھالیا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور

جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو خدا بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے۔Surah آل عمران Aya count ۹۷۔

پس جو شخص مادی طور پر یا صحت کے طور پر یا کسی دوسرے اسباب کی وجہ سے استطاعت نہیں رکھتا تو اس پر سے بھی تکلیف اٹھا دی۔ اسی طرح حج کو آسان بنانے کے لیے اس کی بے شمار اجراءات کو آسان کر دیا۔

اور رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے اس آسانی کو مزید مکمل فرمایا۔ انہوں نے حجاج کو مخاطب کرتے ہوئے بے شمار مواقع پر فرمایا کہ (کرو اور کوئی حرج نہیں)۔

اور اسی طرح آسانی کا منہج تمام عبادات کو محیط ہے۔ یہاں تک اللہ پاک نے مجبور و مضطر شخص پر آسانی فرماتے ہوئے اس کے لیے خنزیر اور دیگر محرمات کا کھانا مباح قرار دیا۔

اور اسی طرح تیسیر لوگوں کو عبادات کے التزام پر ابھارنے کے لیے ربانی منہج کا اساس ہے۔

ہماری طرف سے اس منہج کو کیوں نہیں اپنانا جاتا تاکہ آسانی کے منہج کو اختیار کرتے ہوئے لوگوں کو ان اشیاء کے قبول کرنے پر ابھاریں جن کا ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں؟

بے شک ترقی یافتہ ممالک انٹرنٹ اور اس طرح کے دیگر وسائل کے ذریعے سے حکومتی کاغذات کو نکلوانا، بینکوں کے ساتھ تعامل اور بہترین Tools استعمال کر کے آسانی پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے باشندگان کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو۔ پس اس طرح وہ ان کو التزام پر ابھارتے ہیں۔

استاد کلاس میں طلبہ پر آسانی پیدا کرے تو وہ اپنے ہوم ورک کو اچھے انداز سے کریں۔

ہم سب پر لازم ہے کہ ہر اسی آسانی والے منہج کو اپنا منہج بنائیں تاکہ ہم اپنے اردگرد لوگوں کے لیے التزام کو ممکن بنا سکیں۔ ایک حکیمانہ قول ہے: اگر تم چاہتے ہو کہ اطاعت کی جائے تو اس کام کا حکم دو تو بقدر طاقت ہو۔

پس ہم میں سے ہر شخص اپنے اردگرد والے یہ آسانی پیدا کرے۔ اپنے گھر میں، اپنے عمل میں اور اپنی زندگی میں۔

کیا ہم آسانیاں بانٹنے کے لیے تیار ہیں تاکہ اللہ پاک ہم پر آسانی پیدا فرمائے؟

کیوں نہیں؟

اکاونٹ کھلوانے کی ترغیب تاکہ آخرت میں اس سے خرچ کیا جائے

بعض لوگوں کو اللہ پاک نے دنیاوی زندگی میں عزت دی ہے۔ اور ہمیں اس کے شکر کی طرف بلایا ہے۔ اور لیے صدقہ وغیرہ کے ذریعے سے اپنے ساتھ تجارت کا دروازہ کھولا ہے۔

یہاں پر مجھے یہ سوچ آتی ہے کہ ہم آخرت میں اکاونٹ کیوں نہیں کھولتے ہیں جیسے کہ ہم دنیا میں بینک اکاونٹس کھولتے ہیں؟

اور کیا آخرت میں مجازی طور پر ممکن ہے کہ ایسا اکاونٹ ہو کہ ہم اس میں اپنا کام رکھیں اور جب وہاں پہنچیں تو اس میں خرچ کر سکیں؟

یقینی طور پر وہاں ہے کیونکہ حق سبحانہ وتعالی کے ہاں کچھ ضائع نہیں ہوتا۔

اسی بناء پر میں نے بے شمار مقامات میں یہ چیز تلاش کی کہ کیسے ہم اپنا مال آخرت کے اکاونٹ میں رکھ سکتے ہیں؟

اور بہت ساری آیات اس امر کی شرح کرتی ہوئی ملیں ان میں سے اللہ تعالی کا فرمان:

- اور خدا سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت بیچو اور) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ (کیونکہ ایفائے عہد کا) جو صلہ خدا کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ Surah نحل Aya count ۹۵ -
- اور جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ اور اس کی زینت ہے۔ اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟۔ Surah قصص Aya count ٦٠ -

- اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور جو بھلائی اپنے لیے آگے بھیج رکھو گے، اس کو خدا کے ہاں پا لو گے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ Surah بقرہ Aya count ۱۱۰۔
- تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات قیام کیا کرتے ہو۔ اور خدا تو رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے۔ اس نے معلوم کیا کہ تم اس کو نباہ نہ سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی۔ پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اتنا) قرآن پڑھ لیا کرو۔ اس نے جانا کہ تم میں بعض بیمار بھی ہوتے ہیں اور بعض خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں اور بعض خدا کی راہ میں لڑتے ہیں۔ تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک (اور خلوص نیت سے) قرض دیتے رہو۔ اور جو عمل نیک تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے۔ اور خدا سے بخشش مانگتے رہو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah مزمل ۲۰ Aya count -
- جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی۔ اور خدا کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دیتے ہیں ان کو دوچند ادا کیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا صلہ ہے۔ Surah حدید ۱۸ Aya count -

ہمارے خواب قبروں کے پاس ہی کیوں کھڑے ہیں؟ ہم اپنے خیال کو آزادی کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ تاکہ وہ سوچے کہ جب ہم آخرت میں پہنچیں گے تو ہمارے پاس بیلنس ہو گا جس میں سے ہم

خرچ کریں گے۔ پس ہم چیک بک رسیو کریں گے۔ ہمیں اس میں سے خرچ کرنے کی اجازت ہو گی (یقینی طور پر یہ مجازی بات ہے) پس ہم اس کے ذریعے سے کامیاب ہوں گے۔

اللہ کا شکر ہے کہ میرا خیال اس تخیل کی اجازت دیتا ہے۔ اور میں سب کو اسی سوچنے کی طرف بلاتا ہوں۔ اللہ پاک کا کرم اور اس کی رحمت ہے اپنے بندوں پر اور وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے پاس مالی اکاونٹ کھلوانے کی استطاعت نہیں ہو گی تو ان کو کسی بھی عبادت کے ذریعے اکاونٹ کھلوانے کی اجازت دے دی۔ مثال کے طور پر نماز یا روزہ یا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا کر، یا عدل کے ذریعے سے یا ہر ایسا اچھا عمل جو کسی بھی شخص کے لیے ممکن ہو۔ یا صرف صبر و شکر کے ذریعے سے ہی تا کہ اللہ پاک کے عدل سے سب کے لیے بغیر حدود کے اکاونٹ کھلوانا ممکن ہو۔

آخرت کا اکاونٹ ہمیشہ صرف نقدی کی صورت میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی مختلف قسمیں ہیں اور سب کے لیے اجازت ہے۔ اور سارے لوگ اپنی نیکیوں کے بیلنس (دائن) کو اضافہ کر دے اور برائیوں کے بیلنس (مقروض) کو ختم کر دے۔

یہ خدائی ترغیب کے مظاہر ہیں تو سب پر لازم ہے کہ آخرت میں اپنا اکاونٹ کھلوانے میں جلدی کریں۔ اور اس اکاونٹ میں ڈیپازٹ میں اضافہ کریں۔ اور وہ ڈیپازٹ اعمال صالحہ ہیں۔ تا کہ ان کے لیے مستقل بیلنس ہو۔ اور آخرت کے گھر میں منتقل ہوتے وقت وہ خرچ کے قابل ہو۔

اور دوسری جانب ہم نے دنیاوی بینکوں کے فوائد ریٹس سنے ہوئے ہیں جو میرے مطابق ۳۵٪ ہے۔ جب کہ اللہ پاک جو فائدہ لوٹاتا ہے وہ اس کو کئی گنا بڑھا دے گا۔ جیسے کہ اللہ پاک کا فرمان: کوئی ہے کہ خدا کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اس کو کئی حصے زیادہ دے گا۔ اور خدا ہی روزی کو تنگ کرتا

اور (وہی اسے) کشادہ کرتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ Surah بقرہ Aya count ۲۴۵۔

کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ ہم اپنے اکاونٹس کی تحویل کروا دیں ایسے بینکوں سے جو منافع کم دیتے ہیں۔ ان بینکوں کی طرف -مجازی طور پر- جن میں مال کی ضمانت بھی ہے اور محفوظ بھی ہے۔ اور منافع بھی بہت زیادہ ہے؟

پس جب اللہ تعالی فرماتا ہے (کثیرۃ) کہ منافع بے شمار ہے۔ تو اس بے شمار کی کوئی حد نہیں ہوتی تو کونسے معاملات اس سے زیادہ اچھے ہیں؟

پس ہم اپنے اکاونٹس کھلوانے میں جلدی کرنے چاہیے۔ اور ان امانتوں میں مزید اضافہ کرنا ہو گا۔

کیا ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ہم آخرت میں امیریوں اور ہمارے پاس مستقل بیلنس ہو اور وہ خرچ کے قابل ہو؟

پس ہمیں اپنا اکاونٹ کھلوانا چاہیے۔ اور صدقات وطاعات کے ذریعے اس میں مزید اضافہ کرنا چاہیے تا کہ اللہ پاک اس میں ہمارے لیے مزید اضافہ فرمائے۔ اور ہم کامیاب لوگوں میں سے ہو جائیں۔

چھوٹے بچوں کے لیے انشورنس پالیسی صادر کرنے کی ترغیب

جس کے ہاں چھوٹے بچے ہوں یقینی طور پر وہ ان کی وجہ سے پریشان رہتا ہے۔ اور ان کی زندگی انشورنس میں رغبت رکھتا ہے۔ اور اسے یہ خوف دامن گیر رہتا ہے کہ اگر وہ فوت ہو گیا اور وہ چھوٹے رہ گئے تو کون ان کا خیال کرے گا؟ اور کون ان کی رعایت کرے گا؟ کون ان کے امور میں غور و فکر کرے گا؟ اور کون ان پر خرچ کرے گا؟

اللہ تعالی نے ہمیں اپنے ساتھ تجارت کی ایک قسم جو کہ بیمہ پالیسی سے عبات ہے یہ ان بچوں کے ساتھ متعلق ہے۔ اللہ تعالی نے ہمیں فرمایا ہے کہ یہ موجود ہے۔ اور ہماری حوصلہ افزائی کی ہے کہ ہم یہ پالیسی اپنی بچوں کے لیے جاری کریں۔ اور اللہ پاک عادل ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ اگر اس کے مقابلے میں کوئی مادی شرط رکھ دی گئی تو یہ بعض لوگوں کی استطاعت میں ہی ہو گا۔ اور بعض دیگر لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے تو اللہ پاک نے اپنے عدل سے یہ ارادہ فرمایا کہ قیمت ایسی ہو جس کی ادائیگی ہر ایک کے لیے ممکن ہو۔ تو اللہ پاک فرمایا:

اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے جو (ایسی حالت میں ہوں کہ) اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جائیں اور ان کو ان کی نسبت خوف ہو (کہ ان کے مرنے کے بعد ان بیچاروں کا کیا حال ہو گا) پس چاہیئے کہ یہ لوگ خدا سے ڈریں اور معقول بات کہیں۔ Surah نساء Aya count ۹ -

تو دشمن بنی آدم کے لیے بغیر کسی استثناء کے متاح ہے اور وہ تقوی ہے۔ اللہ پاک کا ڈر ہے۔ یعنی وہ کام کرو جو وہ پسند فرماتا ہے۔ اور ان کاموں سے دور ہو جاؤ جو اسے ناپسند ہیں۔ اور وہ اس چیز کی عادت ڈال دیں۔ اور لوگوں کے درمیان ان کا قول صدق و امانت پر مشتمل ہو۔ کتنی عام قیمت ہے پالیسی کی عظمت کے سامنے۔

اور انسانی نفس کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا راحت ہو سکتی ہے کہ وہ مطمئن ہو جائے کہ اس کی بچے امان میں ہے؟ اور ان کی رعایت و دیکھ بھال کرنے والا بھی اللہ سبحانہ وتعالی ہے؟

کیا وہ وقت نہیں آگیا کہ ہم سارے اس عظیم پالیسی کو صادر کرنے کی کوشش کریں؟

کیوں نہیں؟

نکلنے کی راہ پیدا کرنے کی بیمہ کی ترغیب

اللہ پاک سچ فرمایا، وہ فرماتا ہے: پھر جب وہ اپنی میعاد (یعنی انقضائے عدت) کے قریب پہنچ جائیں تو یا تو ان کو اچھی طرح (زوجیت میں) رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کر دو اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ کرلو اور (گواہ ہو!) خدا کے لئے درست گواہی دینا۔ ان باتوں سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج ومحن سے) مخلصی (کی صورت) پیدا کرے گا۔ Surah طلاق ۲ Aya count -

اور ہمیں یہ شعور ہونا چاہیے کہ کون یہ مخرج بناتا ہے؟

بے شک وہ اللہ سبحانہ وتعالی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ وہ چیز جو ہو چکی یا ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے۔ وہی ذات ہے جو یہ طاقت رکھتی ہے کہ کسی چیز کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ تو اسی طرح وہ نکلنے کی راہ سے فرماتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔

اپنے ساتھ تجارت کی ایک اور قسم پر اللہ تعالی نے ہمیں ابھارا ہے۔ اور ہم بیمہ پالیسی کو صادر کریں تا کہ نکلنے کا راستہ پائیں۔

ہم میں سے کون ہے جس کو مخرج کی ضرورت نہیں ہے۔ ان پر پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ جن میں سے وہ گذر رہا ہے۔ مالی مشکلات سے نکلنے کا راستہ، فیملی کے کسی فرد کو لاحق بیماری سے نکلنے کا راستہ وغیرہ۔

ہمیں اپنی زندگی میں ایک کے بعد دوسرے مخرج کی کتنی حاجت ہے۔ اور یہاں پر اللہ پاک نے ہمیں اس پالیسی کو صادر کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اور یہاں اس کی قیمت صرف اللہ پاک کا تقوی ہے۔

اور عام فہم انداز میں تقوی یہ ہے - جیسے میں سمجھا ہوں - کہ جب ہمارے سامنے بہت سارے اختیارات ہوں تو ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم اس چیز کو اختیار کریں جو ہمارے اللہ کو پسند ہو اور کے قریب کرنے والی ہو۔ اور ہم اپنی عادت بنالیں کہ اپنے آپ کو ان چیزوں سے دور رکھیں گے جو اللہ تعالی کو پسند نہیں۔

اور سابقہ بیان کردہ آیت کریمہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا کہ (سیجعل) وہ عنقریب بنائے گا۔ بلکہ فرمایا وہ بناتا ہے۔ اور یہ فعل مضارع ہے۔ جو سرعت، جدت، اور استمرار پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی احتمال نہیں ہے کہ وہ مخرج بنائے گا یا نہیں بنائے گا۔ بلکہ یقینی طور پر وہ مشقتوں سے نکلنے کا راستہ بنائے گا۔

اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ اس مخرج سے مقصود روزِ قیامت کا مخرج ہی نہیں ہے بلکہ دنیا میں وہ راستہ بنائے گا۔

پس ہم میں سے ہر شخص اس پالیسی سے لیس دار ہو۔ کسی کو بھی یہ ضمانت نہیں ہے کہ کل اس نے آپ کے لیے کیا رکھا ہوا ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالی کی طرف سے مخرج کے وجود پر ایمان ہونا چاہیے۔ اور وہی بہترین حفاظت فرمانے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے احسان کے حصول کی کوشش کی ترغیب

اللہ پاک نے ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اور سارے لوگ اس کے لیے کوشش کرتے ہیں تاکہ اللہ پاک کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ اس میں وفا اور شکر کے اعلیٰ ترین معانی ہیں اولاد کی طرف سے اپنے والدین کے لیے اور نیکی یہاں پر یہ ہے کہ ہم وہ کام کریں جس کو والدین پسند کریں۔ اور وہ کام نہ کریں جو ان کو راضی نہ کرے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ اور بے شمار جگھوں پر منفقین سے دوگنا اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ پھر ایک بڑا انعام اللہ پاک کے اس فرمان: (مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمھیں عزیز ہیں (راہِ خدا میں) صرف نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے اور جو چیز تم صرف کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ Surah آل عمران ۹۲ Aya count - میں دیکھتے کو ملتا ہے۔

لغت عرب میں اور مفہوم مخالفت کے اعتبار سے گویا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرما رہا ہے کہ: تم ضرور نیکی حاصل کرو گے۔ جب تم اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ کرو گے۔ کیا کوئی چاہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسان کے حصول کا ذریعہ ہے؟

یہ بات درست ہے کہ قیمت آسان نہیں ہے۔ لیکن اللہ پاک نے اس بڑے انعام کا دروازہ کھولا ہے۔ سو جب انسان اپنے پاس سے لباس کا صدقہ کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس سے پائے گا۔ لیکن بڑا انعام یعنی اللہ پاک کے احسان کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ وہ، اس لباس کو صدقہ نہیں کرے گا جو اس کو بہت پسند ہے۔

اور اس عظیم انعام کو صرف وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر سکتا ہو۔ اور اپنی محبوب ترین چیز کو خرچ کر سکتا ہو کیونکہ اس کو اپنے اللہ تعالی پر مکمل اعتماد ہوتا ہے۔ اور جو کچھ اس نے نازل فرمایا اس پر قوی ایمان ہوتا ہے۔ اور ایثار کی اعلی ترین صورت یہ ہے کہ انسان اپنی محبوب چیز کسی دوسرے کو دے دے۔ پس اللہ تعالی یہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو اس طرح دیکھے کہ وہ دوسروں کے لیے وہی پسند کریں جو اپنے لیے پسند کریں۔ اور اسی طرح وہ اللہ تعالی کے بندوں کو خوش کرنے کی کوشش کریں اپنی اشیاء اور مال میں سے وہ چیزیں ان کو دے کر جو ان کو پسند ہیں تو ان کا اجر بہت بڑا ہے۔ اور وہ اللہ تعالی کا احسان ہے۔

کیا ہم سب یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ پاک ہم پر اپنا خصوصی احسان فرمائے؟

آیئے ہم اپنی محبوب ترین چیزوں کو خرچ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بن جانے کی ترغیب

قرآن پاک کی آیات بینات میں غور وفکر کرتے ہوئے میں نے کوشش کی کہ میں ان لوگوں کو تلاش کروں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔ تو میں نے ان آیات کو تلاش کیا۔ جن میں اللہ پاک نے اپنے بندوں سے اپنی محبت کا صراحت سے اظہار فرمایا ہے۔ تو میں نے بہت سی آیات پائی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے لیے جو عبادات واطاعت پر کاربند ہیں اپنی محبت کا صراحت سے اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

- (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ Surah آل عمران Aya count ۳۱ -
- ور خدا کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surahبقرہ Aya count ۱۹۵ -
- اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ وہ تو نجاست ہے۔ سو ایام حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔ اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو۔ ہاں جب پاک ہو جائیں تو جس طریق سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے ان کے پاس جاؤ۔ کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah بقرہ Aya count ۲۲۲۔
- ہاں جو شخص اپنے اقرار کو پورا کرے اور (خدا سے) ڈرے تو خدا ڈرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران Aya count ۷۶ -

- اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصبتیں ان پر راہِ خدا میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور خدا استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران Aya count ۱۴۶۔
- (اے محمد ﷺ) خدا کی مہربانی سے تمہاری افتاد مزاج ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے۔ اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ تو ان کو معاف کردو اور ان کے لئے (خدا سے) مغفرت مانگو۔ اور اپنے کاموں میں ان سے مشورت لیا کرو۔ اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کرلو تو خدا پر بھروسا رکھو۔ بے شک خدا بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah آل عمران Aya count ۱۵۹ -
- (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے جاسوسی کرنے والے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کروگے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ Surah مائدہ Aya count ۴۲۔
- تم اس (مسجد) میں کبھی (جاکر) کھڑے بھی نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس قابل ہے کہ اس میں جایا (اور نماز پڑھایا) کرو۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو کہ پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور خدا پاک رہنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ Surah توبہ Aya count ۱۰۸۔

- جو لوگ خدا کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جما کر لڑتے کہ گویا سیسہ پلائی دیوار ہیں وہ بے شک محبوب کردگار ہیں۔ Surah صف ۴ Aya count -

یہاں حدا کی راہ میں لڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی زمین یا حقوق کی حفاظت کے لیے ملک کی باقاعدہ فوج کے پرچم کے تحت لڑائی۔اور اسلام میں یہی حدا کی راہ میں لڑنے کا واحد مطلب ہے۔

یہ ساری وہ مفاتیح ہیں جن کے ذریعے بندہ اپنے اللہ پاک کی محبت حاصل کرتا ہے۔

جب اللہ پاک اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لیے اس کی زندگی آسان ہو جاتی ہے۔ اور مخلوق خدا بھی اس سے محبت کرنے لگتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اس Key کو تلاش کرے جس کے ذریعے سے وہ اللہ پاک کی محبت کی چابیوں کو حاصل کر سکے۔

یہ کام آسان ہے۔ اور طہارت پر دوام سے شروع ہوتا ہے۔ اور میرا مقصد لفظ طہارت کا وسیع معنی ہے۔یعنی مادی اور معنوی طہارت جو نفس کی طہارت سے حاصل ہوتی ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کوشش کرے کہ سابقہ بیان کردہ واجب عبادات کو اختیار کرے۔ اور اس نیت اور لالچ سے کہ اللہ تعالی اس سے محبت کرے۔ جب کہ اللہ پاک نے ہم خوشخبری دی ہے کہ وہ قریب بھی ہے۔ دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو اس کا جواب بھی دیتا ہے۔اور جو کوشش کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے قریب آئے تو یقینا قرب حاصل کرتا ہے۔

ہمیں اپنی چابی کو اختیار کرنا چاہیے تاکہ ہم اللہ پاک کی محبت کو حاصل کر سکیں۔

اللہ کے فیصلوں کو قبول کرنے اور شکریہ ادا کرنے کی ترغیب

قرآن کریم میں غور وفکر کرنے والے شخص پر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ انسانی عقل اللہ تعالی کی قضاء کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ تو کبھی کبھی یہ بات آپ آیات میں پاتے ہیں۔ مثلا اللہ پاک کا فرمان:

- (مسلمانو) تم پر (خدا کے رستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہو گا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو۔ اور ان باتوں کو) خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ Surah بقرہ Aya count ۲۱۶ -
- مومنو! تم کو جائز نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ اور (دیکھنا) اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو انہیں (گھروں میں) میں مت روک رکھنا ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں (تو روکنا مناسب نہیں) اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔ Surah نساء Aya count ۱۹ -

اور کبھی کبھی انبیائے کرام کے قصص ہم یہ بات سمجھاتے ہیں۔ سو سیدنا یوسف علیہ السلام کا واقعہ یہ کتنا عظیم واقعہ ہے جس کو اللہ پاک نے ہمارے لیے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے سیدنا یوسف سے نفرت کی۔ اور یہ خیال کیا کہ وہ ان کے لیے برے ہیں۔ تم طویل عرصہ گذرنے کے بعد پتہ چلا کہ وہ ان کے لیے خیر وبھلائی تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ہلاک ہو جاتے۔

قصۂ سیدنا موسی علیہ السلام کا سیدنا خضر علیہ السلام کے ساتھ جب کشتی کو عیب دار کیا۔ سیدنا موسی علیہ السلام نے اس کو برا خیال کیا۔ لیکن بعد میں سمجھ آئی کہ یہ تو سراسر خیر تھی۔

اور کبھی کبھی اللہ پاک خود ہمیں یہ بات سمجھاتا ہے۔ اس آیت میں غور کرنے والا:

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ Surah بقرہ Aya count - ۱۵۵ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ Surah بقرہ ۱۵۶ Aya count -

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔ Surah آل عمران ۱۴۴ Aya count - سمجھ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے مکمل وضاحت کر دی گئی ہے کہ چیزوں کو صرف ظاہر دیکھ کر نہ لیا کرو۔ اور نہ ہی چیزوں کے ظاہر کو دیکھ حکم لگایا کرو۔ اور ان کو خوشخبری سناتی ہے کہ جس نے بھی صبر و شکر کا دامن تھامے رکھا اس کے لیے جنت ہے۔

انسان جب اپنے قاصر فہم سے یہ سمجھ لے گا کہ جس چیز کو وہ مصیبت تصور کر رہا ہے۔ وہی چیز جنت کی خوشخبری کا سبب ہے۔ اس وقت اس کو یقین ہو جائے گا۔ یہ چیز اس کے لیے بری نہیں بلکہ اچھی ہے۔

رہی یہ بات کہ اللہ پاک شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا کیونکہ شکر کرنے والے اعلی مرتبہ پر فائز ہیں -اس حال میں- کیونکہ انہوں نے حالت غم میں بھی اللہ تعالی کا شکر ادا کیا۔ اور انہوں نے یہ گمان نہیں کیا جو حادثہ ہوا وہ شر ہے۔ پس انہوں نے ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ادا کیا۔

ہماری زندگی میں ضروری ہے کہ ہم اس سے سیکھیں۔ پس جو شخص ایف-اے میں اتنے نمبر حاصل نہ کر سکا جو میڈیکل میں داخلے کے لیے مددگار ثابت ہوتے اور وہ انجنیرنگ میں داخل ہو گیا۔ جب کہ وہ اور اس کی فیملی اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ یہ سوچ لیں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ بہترین اور نفع بخش انجنیر بن جائے۔ اور ان کو یہ سمجھ آ جاتے کہ یہی خیر ہے تو وہ اللہ پاک کا شکر خبر سنتے ہی ادا کرتے۔

اسی طرح وہ شخص جس کو اس کے کام سے استغناء کا عندیہ دیا گیا تو وہ سوچتا ہے کہ یہ اس کے لیے برا ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالی اس کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔ اور اس کا رزق وسیع فرمائے گا۔ اور وہ دوسرے کام سے زیادہ خوش ہو گا۔ اور اگر وہ جان لے کہ کام کے آخر میں بہتر ہی ہو گا۔ تو اللہ پاک کا شکر ادا کرتا لیکن اس کا فہم قاصر ہے۔ لہذا اس چیز کو وہ برا خیال کرنے لگا اور وہ نہیں جانتا کہ یہی بہتر ہے۔

لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم سمجھیں کہ اشیاء کے ظاہر کو دیکھ کر حکم لگا دینا عیب ہے۔ اور ہمیں اشیاء وافراد پر حکم لگانے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

اور جب اللہ تعالی نے مصیبت میں بھی بھلائی کو مستور رکھا ہے۔ وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ وہ اپنے بندوں پر رؤوف ہے۔ اور جو کچھ بھی اللہ پاک کی طرف سے ہوتا ہے۔ بہتر ہی ہوتا ہے۔ اور جب ہم کسی

اسی طرح اللہ پاک نے مصر میں موجود بعض اماکن کا ذکر بھی کیا ہے۔ مثال کے طور پر الیم جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ: اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا۔ ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچادیں گے اور (پھر) اُسے پیغمبر بنادیں گے۔ Surah قصص ۷ Aya count -

الیم وہ دریائے نیل ہے جو اللہ پاک نے مصر کو ہدیہ کی ہے۔ اور اس کے گرد عظیم فرعونی تہذیب اور دیگر تہذیب نے جنم لیا۔

اور مؤرخین و مفسرین کے مطابق مصر میں سیدنا ادریس، سیدنا یعقوب، سیدنا یوسف، سیدنا موسی، سیدنا ھارون علیہم السلام نے زندگی گذاری۔ اور سیدنا ابراھیم، سیدہ مریم اور سیدنا عیسی علیہم السلام نے مصر کی زیارت کی۔

اور اسی طرح مصر سے سیدہ ھاجر سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ، سیدہ ماریہ قبطیہ آقا علیہ السلام کی زوجہ محترمہ اور سیدنا ابراھیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نکلیں۔

اور مصر میں ان ممالک میں سے ہے جس میں موجود بعض جگہوں کی اللہ پاک نے قرآن پاک میں قسم کھائی ہے: "انجیر کی قسم اور زیتون کی"۔ Surah تین ۱ Aya count - ۔ "اور طور سینین کی"۔ Surah تین Aya count - ۲۔ طور سینین یہ پہاڑ ہے جو مصر کے منطقہ سینا میں واقع ہے۔ اور مفسرین کا اس پر اجماع ہے۔

اور بہترین بات یہ ہے کہ مصر وہ سرزمین ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی تجلی کا ظہور ہوا (سارے اس پر متفق ہے)۔ جب اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر اپنی تجلی نازل فرمائی تو کوہ طور پر اللہ پاک کی تجلی کے نور کی ہیبت اور جلال سے سیدنا موسی علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔ اور وہ جیسے کہ اللہ پاک

نے ہمیں اپنے فرمان کے ذریعے سے خبر دی ہے: اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر (کوہ طور) پر پہنچے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) دیکھوں۔ پروردگار نے کہا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔ جب ان کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوارِ ربانی) نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور جو ایمان لانے والے ہیں ان میں سب سے اول ہوں۔ Surah اَعراف ۱۴۳ Aya count -

جب اللہ پاک نے ایک ملک کے زمین پر موجود ممالک میں مختص کیا ہے کہ وہ تھیٹر ہو ان تمام تاریخی حوادث کا تو کیا وہ ہمیں ابھارتا نہیں ہے۔ اور پوری دنیا سے لوگوں کے شوق کو ہوا نہیں دیتا۔ اور اسی طرح ریسرچرز اور تاریخ دانوں کو بھی کہ وہ اس ملک کی زیارت کریں۔ اور اس میں چھپے تاریخی رازوں کا مشاہدہ کریں؟

ہماری رائج سیاحتی پروگرامز ایسے ٹورز کو شامل ہونے چاہیں جن مصر کی فضیلت کو واضح کیا جائے۔

بے شک کوہ طور کے بارے میں اگر ہم دنیا کا میڈیا کو اس کا احساس دلا دے۔ تو ساری انسانیت اس کی زیارت کے لیے ٹوٹ پڑے۔

اگر میں مصری نہ ہوتا اور مجھے مصر کے بارے میں یہ سب کچھ بتایا جاتا تو میں سب سے پہلے ملک مصر کی زیارت کا پختہ ارادہ کرتا۔

اسی طرح اللہ پاک نے مصر میں موجود بعض اماکن کا ذکر بھی کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایلم جیسے کہ فرمان باری تعالی: اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ جب تم کو اس کے بارے میں کچھ خوف پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو خوف کرنا اور نہ رنج کرنا۔ ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچادیں گے اور (پھر) اُسے پیغمبر بنادیں گے۔ Surah قصص ۷ Aya count -

ایلم وہ دریائے نیل ہے جو اللہ پاک نے مصر کو ہدیہ کی ہے۔ اور اس کے گرد عظیم فرعونی تہذیب اور دیگر تہذیب نے جنم لیا۔

اور مؤرخین ومفسرین کے مطابق مصر میں سیدنا ادریس، سیدنا یعقوب، سیدنا یوسف، سیدنا موسی، سیدنا ھارون علیہم السلام نے زندگی گذاری۔ اور سیدنا ابراھیم، سیدہ مریم اور سیدنا عیسی علیہم السلام نے مصر کی زیارت کی۔

اور اسی طرح مصر سے سیدہ ھاجر سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ، سیدہ ماریہ قبطیہ آقا علیہ السلام کی زوجہ محترمہ اور سیدنا ابراھیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نکلیں۔

اور مصر میں ان ممالک میں سے ہے جس میں موجود بعض جگہوں کی اللہ پاک نے قرآن پاک میں قسم کھائی ہے: "انجیر کی قسم اور زیتون کی"۔ Surah تین ۱ Aya count - ۔ "اور طور سینین کی"۔ Surah تین Aya count - ۲۔ طور سینین یہ پہاڑ ہے جو مصر کے منطقہ سینا میں واقع ہے۔ اور مفسرین کا اس پر اجماع ہے۔

اور بہترین بات یہ ہے کہ مصر وہ سرزمین ہے جس پر اللہ تعالی کی تجلی کا ظہور ہوا (سارے اس پر متفق ہے)۔ جب اللہ تعالی نے کوہ طور پر اپنی تجلی نازل فرمائی تو کوہ طور پر اللہ پاک کی تجلی کے نور کی ہیبت اور جلال سے سیدنا موسی علیہ السلام بے ہوش ہوگئے اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔ اور وہ جیسے کہ اللہ پاک

نے ہمیں اپنے فرمان کے ذریعے سے خبر دی ہے: اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر (کوہ طور) پر پہنچے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) دیکھوں۔ پروردگار نے کہا کہ تم مجھے ہر گز نہ دیکھ سکو گے۔ ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔ جب ان کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوارِ ربانی) نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور جو ایمان لانے والے ہیں ان میں سب سے اول ہوں۔ Surah اَعراف ۱۴۳ Aya count -

جب اللہ پاک نے ایک ملک کے زمین پر موجود ممالک میں مختص کیا ہے کہ وہ تھیٹر ہو ان تمام تاریخی حوادث کا تو کیا وہ ہمیں ابھارتا نہیں ہے۔ اور پوری دنیا سے لوگوں کے شوق کو ہوا نہیں دیتا۔ اور اسی طرح ریسرچرز اور تاریخ دانوں کو بھی کہ وہ اس ملک کی زیارت کریں۔ اور اس میں چھپے تاریخی رازوں کا مشاہدہ کریں؟

ہماری رائج سیاحتی پروگرامز ایسے ٹورز کو شامل ہونے چاہیں جن مصر کی فضیلت کو واضح کیا جائے۔

بے شک کوہ طور کے بارے میں اگر ہم دنیا کا میڈیا کو اس کا احساس دلا دے۔ تو ساری انسانیت اس کی زیارت کے لیے ٹوٹ پڑے۔

اگر میں مصری نہ ہوتا اور مجھے مصر کے بارے میں یہ سب کچھ بتایا جاتا تو میں سب سے پہلے ملک مصر کی زیارت کا پختہ ارادہ کرتا۔

خلاصۂ کلام

اللہ پاک کے پاس اس کی مخلوق انسان کے بارے میں اسرار ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ بغیر ترغیب کے اس کی زندگی مستقیم نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی وہ اس ترغیب کے بغیر اس دین کی پیروی کر سکتا ہے جو دین اس نے اپنے رسولوں پر اتارا۔ سو اللہ پاک نے اپنے بندوں کو ابھارا۔ اور اس کی ترغیب دین کی دعوت کا راستہ ہے۔ نہ کہ ترھیب (ڈرانا) جیسے کہ کچھ قلیل لوگوں نے ہمیں منہج ترھیب کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی۔

مجھے امید ہے کہ میں ترغیب کے Tools کے مظاہر وخدوخال کو پیش کرنے میں کامیاب ہوا ہوں گا جیسے کہ میں نے قرآن کریم میں غور وفکر سے سمجھا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ میری یہ کتاب ہمارے تعلق کو ہمارے اللہ تعالی کے ساتھ دوبارہ استوار کرنے کی چابی ثابت ہوگی۔ ہر شخص اس کے ذریعے سے اللہ پاک کے ساتھ تجارت کا لطف اٹھا سکے گا۔ جو کہ سراسر فائدہ مند ہے۔ اور ہم میں سے ہر شخص اس ترغیب کے ذریعے جس کے دوران اس کو اللہ پاک کے قرب کا تحرک ملا ہے کے ذریعے سے راہ نمائی حاصل کرے گا۔ اور ان Tools کے ذریعے سے وہ اپنی عام زندگی میں تعامل کے لیے بھی رہنمائی حاصل کرے گا۔ پس وہ نفس بشری کے ساتھ تعامل کی چابیوں سے لیس ہوگا۔ اور یہ چیز یقینی طور پر اس کی زندگی میں اس کو بہتر کامیابی کے حصول میں مددگار ثابت ہوگی۔

پس ہمیں ربانی ترغیب کے تمام Tools کو اپنانا ہوگا۔

اور ہمیں دیکھنا چاہیے کہ کیسے ہمیں اللہ سبحانہ وتعالی نے ترغیب دی ہے؟

خاتمہ

اللہ سبحانہ وتعالی نے انسان سے جس شے کا بھی ارادہ کیا ہے اس پر کسی نہ کسی ترغیب کے ذریعے ابھارا ہے۔ تاکہ انسان اس کام کو کرنے کی طرف متوجہ ہو۔

اور اللہ تعالی کی طرف سے انسان کی تکریم اور اللہ تعالی کی اپنے ترغیبی منہج کی تکمیل کے لیے اس کی صیاغت خود کی۔ گویا کہ اللہ پاک فرمارہا ہے: "آو! میرے ساتھ تجارت کرو۔ ایسی نفع بخش تجارت کہ جیسے اندیشہ زوال نہیں"۔

میں نے اس مختصر کتاب کے دوران، انسان کے لیے خدائی ترغیبی منہج کے مظاہر کے مشاہدے کی طرف دعوت دی ہے۔ اس کے بعد میں مزید آپ کو اس کتاب میں اللہ پاک کے ساتھ تجارت کی مختلف اقسام کو تلاش کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ پس یہ ترغیب دوسرے زاویے سے انسان اور اللہ تعالی کے درمیان تجارت کا موضع ہے۔ پس ہمیں ایسی تجارت تلاش کرنی چاہیے جو ہمارے لیے مناسب ہو۔ اور اس کے ذریعے سے ہم اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کر کے دنیا اور آخرت کے نفعے سے لطف اندوز ہو سکیں۔

اور یقینی طور پر جو شخص اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کے نفع کو محسوس کرتا ہے۔ اس کو کوئی دوسری تجارت اللہ تعالی کے ساتھ نمو تجارت سے مصروف نہیں کر سکیں۔

میں آپ کے لیے سعادت مند تجارت کی تمنا کرتا ہوں۔

فہرست

رقم	عنوان	صفحہ
۱	تقریظ کتاب عالم جلیل مفتی مصر پروفیسر ڈاکٹر/ شوقی ابراھیم علام کے قلم سے	
۲	مقدمہ منصور عامر کے قلم سے	
۳	اللہ تعالی کے ساتھ تجارت کی ترغیب	
۴	جنت میں گھر بنانے کی ترغیب	
۵	لوگوں کو لقب دینے کی ترغیب	
۶	آپس میں صلح جوئی کی ترغیب	
۷	سرمایہ کاری کی ترغیب	
۸	ٹیکس ادا کرنے والے معاشرے سے منسلک ہونے کی ترغیب	
۹	قوانین اور احکام کی پابندی کی ترغیب	
۱۰	دوسروں کو قبول کرنے اور ان کا احترام کرنے کی ترغیب	
۱۱	کسی بھی چیز کی بڑی منفعت کو بیان کرنے کی ترغیب	
۱۲	عدل کی ترغیب	
۱۳	اپنی مزدوری مکمل کرنے کے بعد اجرت لینے کی ترغیب	
۱۴	پاکیزگی کی ترغیب	

۱۵ نظافت اور زیب وزینت کی ترغیب ....
۱۶ ایسی تبدیلی پر ابھارنا جسے ہم پسند کرتے ہیں ....
۱۷ عذر قبول کرنے کی ترغیب ....
۱۸ دوسروں کے ساتھ مزاحمت نہ کرنے اور ان کو ترجیح دینے کی ترغیب ....
۱۹ رزق میں اضافے کی طلب کی ترغیب ....
۲۰ اپنی زندگی میں جنت کی کامیابی کی کوشش کی ترغیب ....
۲۱ استعمالِ رأفت کی طلب کے اسباب میں کثرت کی ترغیب ....
۲۲ حصول رزق کے لیے سمندری سفر کی ترغیب ....
۲۳ محبت کے اظہار کی ترغیب ....
۲۴ آسانی کی ترغیب ....
۲۵ اکاونٹ کھلوانے کی ترغیب تاکہ آخرت میں اس سے خرچ کیا جائے ....
۲۶ چھوٹے بچوں کے لیے انشورنس پالیسی صادر کرنے کی ترغیب ....
۲۷ نکلنے کی راہ پیدا کرنے کی بیمہ کی ترغیب ....
۲۸ اللہ تعالی کے احسان کے حصول کی کوشش کی ترغیب ....
۲۹ اللہ تعالی کے محبوب بندے بن جانے کی ترغیب ....
۳۰ اللہ کے فیصلوں کو قبول کرنے اور شکریہ ادا کرنے کی ترغیب ....
۳۱ مصر کی زیارت کی ترغیب ....
۳۲ خلاصۂ کلام ....
۳۳ خاتمہ ....

میری یہ چھوٹی سی کتاب اللہ پاک کے لیے وقف ہے۔

میں نے اس میں اپنی مخلوق کے لیے ربانی ترغیب کے منہج کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اسی کی کتاب میں غور و فکر کے دوران اور میری رائے میں وہ نفس بشری کے لیے ایک Catalogue ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کو قبول فرمائے۔ اور یہ بندوں اور اللہ تعالی کے درمیان مزید محبت، تجارت اور خیر و بھلائی کی بہترین ابتداء ہو گی۔

اہرام تجارتی پرنٹرز

مطابع الأهرام التجارية